موجودہ قیمت
304

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش منشی محمد عنایت اللہ صاحب مہتمم مساجد ریاست بھوپال

# خلاصۂ دینیات
## فائدہ الروح
۱۳۱۵

برای تعلیم ملازمان مساجد ریاست بھوپال باہتمام عاجز محمد ابوسعید عفی عنہ

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۳۲۱

Marfat.com

52839

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد محمد عنایت اللہ حنفی مذہب نقشبندی مشرب خدمت مین ارباب دین کی عرض کرتا ہے کہ جب مجکو سرکار عالیہ جناب **نواب سلطان جہان بیگم** صاحبہ رئیسۂ بھوپال سے مہتممی مساجد و وظائف وغیرہ ریاست بھوپال پر مامور فرمایا اکثر ملازمان مساجد کو کہ جنکا کام امامت و موذنی کا ہی مسائل نماز سے ناواقف پایا پورا علم فقہ کا حاصل کرنا اونکو مشکل ہے اسواسطے یہ مختصر رسالہ کتب فقہ سے موافق مذہب حضرت ابو حنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اخذ کیا اور طبع کراکے شایع کیا کہ ہر شخص بآسانی اوسکو یاد کرکے امتحان دیسکے اور سرکار عالیہ نے بنظر انتظام ایک شخص واسطے یاد کرانے اور امتحان لینے کے اسی کام پر مامور فرمایا ہی وہ مسائل یہ ہیں

309



## وضو مین چار فرض ہین

پہلے دہونا مونہہ کا پیشانی سے ٹھوڑہی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دوسرے دہونا دونو ہاتہونکا کہنیوں سمیت تیسرے دہونا دونو پیرونکا ٹخنون سمیت اور امام زفر کے نزدیک کہنیان اور ٹخنے دہونا فرض نہین چوتہے مسح چوتہائی سر کا

## سنت وضو مین چودہ ہین

پہلے دہونا ہاتہہ کا بند دست تک دوسرے شروع مین وضو کی اللہ کا نام لینا تیسرے مسواک پیلو یا تلخ درخت کی کرنا چوتہے تین بار کلی کرنا پانچوین تین بار ناک مین پانی ڈالنا اور کلی کیواسطے تین بار جدا پانی لینا اور پہر ناک مین ڈالنے کے واسطے تین بار لینا چھٹے ڈاڑہی کا خلال کرنا ساتوین خلال دونو ہاتہونکی انگلیونکا کرنا آٹہوین خلال دونو پیر کی انگلیونکا کرنا نوین ہر عضو کو تین بار دہونا دسوین سارے سر کا مسح کرنا ایکبار گیارہوین دونو کانونکا مسح کرنا سر کے مسح کے پانی سے اور امام شافعی کے نزدیک کانونکی مسح کیواسطے نیا پانی لیوے بارہوین نیت کرنا وضو کے شروع کرنیکے وقت تیرہوین ترتیب سے کرنا وضو کا اس طرح پر کہ پہلے منہہ کو دہونا پہر ہاتھ کو اسیطرح اخیر تک اور امام شافعی کے نزدیک نیت اور ترتیب دونون فرض ہین چودہوین پے درپے دہونا اعضا وضو کا کہ ایک خشک نہو جاوے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ فرض ہے اور ان سب کے سنت ہونے پر ہمیشگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہے اور مستحب وضو مین دو چیزین ہین پہلے شروع کرنا دہونے مین اعضا کے داہنی طرف سے اور اسکا نام تیامن ہے دوسرے گردن کا مسح کرنا کیونکہ حضرت نے مسح کیا ہے گردن پر

## ناقض وضو کی بارہ چیزین ہین

Marfat.com

پہلے نکلنا کسی چیز کا آگے سے یا پیچھے سے برابر ہے کہ وہ چیز معتاد ہو یعنی اوسکے نکلنے کی عادت ہو جیسے
کہ پیچھے سے بائی یا کیڑہ یا غیر معتاد یعنی اوسکے نکلنے کی عادت نہو جیسے کیڑہ یا ریح قبل سے یا ذکر سے نکلے اور
اسمین اختلاف مشائخ کا ہے دوسرے نکلنا کسی چیز کا اگر نجس ہو سوا ان دو راہون سے مانند
خون اور پیپ کے جب بہ آوے اوس جگہ تک جسکا دہونا وضو یا غسل مین واجب ہے
اور امام شافعی کے نزدیک جو ان دو راہون کے سوا اور جگہ سے نکلے اوس سے وضو
نہین ٹوٹتا تو اگر نہ بہے بلکہ اپنے مقام پر جم جاوے تو وضو نہ ٹوٹیگا اور امام زفر کے نزدیک ٹوٹ
جاویگا اور اگر زخم کو دبایا اور اوس سے خون نکلا اور تجاوز کر گیا اور اگر نہ نچوڑتا تو تجاوز نکرتا
وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر کسی چیز کو دانت سے کاٹا اور اثر خون کا دیکھا یا خلال کیا اور لکڑی پر
خون ظاہر ہوا یا ناک مین اونگلی کی اور اونگلی پر خون دیکھا یا ناک جہاڑی اور اوسمین سے
خون جما ہوا مثل دانے مسور کے نکلا ان سب صورتو مین وضو نہ ٹوٹے گا اور
امام زفر کے نزدیک ٹوٹ جاویگا اور اسیطرح اگر سوئی چبھو لی اور خون اپنے
مقام تک چڑہ آیا لیکن بہا نہیں وضو نہ ٹوٹے گا اور اگر بہا تو ٹوٹ جاویگا کیونکہ نجس
وہی خون ہے جو بہتا ہوا ہے اور اسیطرح اگر آنکہہ کے اندر آبلہ ہوا اور اوسپر سے
پوست اوتار اجاوے اور بہ نکلے مگر آنکہہ کے اندر رہے وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر باہر نکل
آوے تو ٹوٹ جاویگا اسواسطے کہ جو اندر آنکہہ کے ہے اوسکا پاک کرنا یا دہونا غسل
اور وضو مین واجب نہین اور اگر فصد لی اور نکلا بہت سا خون لیکن زخم کی جگہ
نہ بہری تو وضو ٹوٹ جاوے گا ہمارے نزدیک تیسرے قے اگر خون تہوک کی
برابر ہو اسطرح پر کہ تہوک سرخ ہو جاوے ۔ اور اگر تہوک خون سے زیادہ ہووے اور
تہوک زرد ہو جاوے وضو نہ ٹوٹے گا ۔ چوتہے بلغم یا کہانا یا خون بندہا ہوا منہہ

Marfat.com

بھر کے ہووے اور اگر بلغم اوترے یا پیٹ سے چڑھے وضو نہین ٹوٹتا اور ابو یوسف
کے نزدیک اگر پیٹ سے چڑھے اور منہہ بھر کے ہووے وضو ٹوٹ جاویگا لیکن
اگر سر سے اوترے تو اونکے نزدیک بھی نہین ٹوٹے گا اور اگر تھوڑی تھوڑی
قی کی تو ایسی کہ اگر جمع کیجاوے تو مونہہ بھر کے ہووے سو اسمین امام ابو یوسف
کا مذہب یہ ہے کہ اگر ایک مجلس مین ہووے وضو ٹوٹ جاویگا اور امام محمد کے
نزدیک اگر ایک متلی سے ہوگا تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اسکی چار صورتین ہین
کہ اگر مجلس اور متلی دونون ایک ہون امام یوسف اور امام محمد دونون کے
نزدیک ٹوٹ جاویگا اور اگر مجلس اور متلی دونون مختلف ہون کسیکے نزدیک
نہ ٹوٹے گا اگر مجلس ایک ہوا ور متلی بدل جاوے امام ابو یوسف کے نزدیک
ٹوٹ جاویگا اور امام محمد کے نزدیک نہ ٹوٹے گا اور متلی ایک ہوا ور مجلس بدل
جاوے امام محمد کے نزدیک ٹوٹ جاویگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ ٹوٹیگا اور
جو چیز ایسی ہے کہ اوسکے نکلنے سے وضو نہین ٹوٹتا وہ چیز نجس بھی نہین ہے تو خون
کہ مقام زخم سے جدا نہووے پاک ہے اور اسیطرح تھوڑی سی قی بھی پانچوین پہلو
یا پیٹھہ پر سونا چتے اسطرح پر سونا کہ سر اپنا دونون زانو پر رکھے یا دونون ہاتھون
پر رکھے یا ایک سرین پر سوتا ہوا اسطرح پر کہ مقعد اوسکا زمین سے جدا ہو ساتوین
سونا کسی چیز پر تکیہ کر کے کہ اگر وہ چیز ہٹا لیجاوے تو سونیوالا گر پڑے اول کو اضطجاع
کہتے ہین اور دوسرے کو اتکا کہتے ہین اور تیسرے کو استناد اور اگر ان تین طرح کے
سوا سووے وضو نہین جاتا مثلاً کھڑے یا بیٹھے یا راکع یا ساجد آٹھوین بیہوشی
نوین جنون اور بیہوشی مین مستی بھی داخل ہے کہ چلنے مین پیر اوسکا لغزش کرے

Marfat.com

گیارہوین قہقہہ نماز پڑھنے والے بالغ کا اوس نماز مین جس مین رکوع اور سجدہ ہو اور اگر لڑکا قہقہہ کرے تو وضو اوسکا نہین ٹوٹتا اور اگر نماز جنازہ مین کوئی بالغ یا لڑکا قہقہہ کرے وضو نہین ٹوٹتا اسیطرح سجدۂ تلاوت مین تو جو ایسی نماز ہو کہ اوسمین رکوع اور سجدہ نہین اوسمین قہقہہ کرنے سے وضو نہین ٹوٹتا بلکہ نماز ٹوٹ جاویگی اور قہقہہ نماز کو جب توڑتا ہے کہ جب وہ شخص جاگتا ہو تو اگر نماز مین سوتے ہوے قہقہہ کیا وضو نہین ٹوٹیگا اور امام شافعی کے نزدیک وضو قہقہے سے کبھی نہین ٹوٹتا جاگتا ہو یا سوتا ہنسی کی تین قسمین ہین پہلی قہقہہ اسطرح ہنسے کہ اوسکو اور اوسکے پاس والونکو سنائی دیوے اور یہ نماز اور وضو دونون کو توڑتا ہے دوسرے ضحک اسطرح ہنسے کہ فقط اوسیکو سنائی دیوے اور اوسکے پاس والونکو سنائی نہ دیوے اس سے نماز ٹوٹتی ہے وضو نہین ٹوٹتا تیسرے تبسم اسطرح ہنسے کہ نہ اوسکو نہ اوسکے پاس والون کو سنائی دیوے اس سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ نماز۔ بارہوین مباشرت فاحشہ اور وہ یہ ہے کہ مرد عورت دونون ننگے ہون اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے چھو جاوے اور آلت مرد کے کھڑی ہووے اور عورت کی فرج سے چھو جاوے اور امام محمد کے نزدیک مباشرت فاحشہ سے وضو نہین ٹوٹتا اگر کیڑا زخم سے نکلے تو وضو کو نہین توڑتا اسواسطے کہ وہ پاک ہے اور جو اوس پر نجاست ہے وہ تھوڑی ہے اور اسیطرح اگر مرد کے ذکر سے کیڑا نکلے وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر دُبر سے نکلے تو ٹوٹ جاویگا اسواسطے کہ دُبر سے نکلنا تھوڑے کا بھی ناقض ہے اور اگر قبل سے عورت کے نکلے تو اسمین اختلاف ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر گوشت زخم سے جدا ہو کر پڑے وضو نہ ٹوٹیگا اور وضو کو نہین توڑتا ہے چھونا عورت کا اور چھونا ذکر کا بھی وضو کو نہین توڑتا اور امام شافعی کے نزدیک وضو ان دونون سے ٹوٹ جاتا ہے

## غسل مین تین چیزین فرض ہین

پہلے پانی موںہہ مین ڈالنا دوسرے ناک مین پانی ڈالنا اور امام شافعی کے نزدیک یہ دونون چیزین غسل مین سنت ہین تو اگر غسل کیا اور بعد کلی کے اوسکے دانتو نمین کہانا رہا غسل درست ہوجاویگا تیسرے پہونچانا پانی کا تمام ظاہر بدن پر اور ملنا واجب نہین مگر امام مالک کے نزدیک واجب ہے تو اگر آٹا ناخون مین باقی رہا غسل درست نہوگا بلکہ اوسکے نیچے کا دہونا واجب ہوگا اور اگر میل ہے یا مٹی یا رنگ یا حنا وغیرہ درست ہوجاویگا اسواسطے کہ پانی اوسمین سما جاتا ہی اور اگر بدن پر روغن ملا بعد اوسکے غسل کیا جائز ہی اگرچہ روغن پانی کو قبول نہین کرتا اور اگر وہ جانتا ہی کہ بالی کے چھید مین بغیر بالی ہلائے پانی نہ پہونچیگا ہلاوے اور اگر بالی سوراخ مین نہین ہی اور وہ جانتا ہی کہ بے تکلف پانی سوراخ مین پہونچیگا تکلف نکرے اور اگر جانتا ہی کہ بغیر تکلف کے نہین پہونچیگا تکلف کرے اور اگر بعد بالی نکلنے کے سوراخ بند ہوگیا ہی اور جانتا ہے کہ اگر پانی گذریگا داخل ہوویگا اور اگر غافل ہوگا نہ گذریگا پانی اور نہ داخل ہوگا۔ پانی کو اوس پر سے گذارے اور لکڑی وغیرہ کے داخل کرنے سے تکلف نکرے اور اگر اوسکی انگلی مین تنگ انگوٹھی ہے واجب ہے کہ وضو اور غسل مین اوسکو ہلاوے تاکہ پانی وہان پہونچ جاوے اور جس کسیکا ختنہ نہوا ہووے اوسکو غسل مین قلفی کے اندر پانی پونہچانا بعضون کے نزدیک واجب ہے اور بعضون کے نزدیک نہین باوجود اسکے کہ اگر پیشاب قلفی تک آجاوے اور باہر نہ نکلے وضو جاتا رہتا ہے۔

## غسل مین سنت پانچ چیزین ہین

پہلے دہونا دونون ہاتہہ کا دوسرے دہونا فرج کا تیسرے دور کرنا نجاست کا بدن سے بعد فرج دہونیکے چوتہے وضو کرنا لیکن اگر غسل کی جگہ مین پانی مستعمل جمع ہوتا ہو پاؤن کے دہونے مین تاخیر کرے اور بعد غسل کے دوسری جگہ ہو وے تو اگر غسل کرتا ہو

کسی لوح یا پتھر پر کہ پانی اوس سے بہتا جاتا ہی وہین پیر دھولیوے پانچوین تین بار تمام بدن پر پانی روان کرنا عورتون پر واجب نہین کہ اپنی چوٹی کھولین بلکہ بالونکی جڑ کو تر کرلین کیونکہ حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا کہ کافی ہے تجکو جب پانی تیرے بالون کی جڑ مین پہونچ جاوے اور اسیطرح ترکرنا بھی سب بالون کا واجب نہین اور بعض مشایخ نے کہا ہے کہ تر کرلے گیسو ونکو اور نچوڑ ڈالے اور یہ سب صورتین جب ہین کہ بال عورت کے گندھے ہوے ہون اور لیکن جب کھلے ہون تو سبکو دھوے کیونکہ حرج نہین جیسا کہ مرد سب ڈاڑھی کو دھووے کیونکہ کچھ حرج نہین اور مرد اگر اپنی چوٹی باندھی ہو تو کھولنا واجب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ واجب نہین لیکن احتیاط اسمین ہے کہ کھولے ۔

## غسل فرض ہونیکی چار چیزین ہین

پہلے نکلنا منی کا اپنی جگہ سے کود کرکے شہوت سے تو اگر بغیر شہوت کے انزال ہو غسل ہمارے نزدیک واجب نہین اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہو اور امام ابی یوسف کے نزدیک فقط سر عضو سے بشہوت نکلے اگرچہ وقت جدا ہونیکے شہوت نہو تو اگر منی اپنی جگہ یعنے پشت سے بشہوت جدا ہوئی اور اوس شخص نے قبل اسکے کہ نکلے سر عضو کا تھامایہانتک کہ شہوت جاتی رہی بعد اوسکے منی بغیر شہوت کے نکلی امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک غسل واجب ہوگا اور امام ابی یوسف کے نزدیک غسل واجب نہوگا اور اگر پیشاب سے پہلے غسل کیا بعد اوسکے پھر بقیہ منی نکلے طرفین کے نزدیک غسل واجب ہوگا اور امام ابی یوسف کے نزدیک غسل واجب نہوگا اور ایسا ہی اگر خواب مین ہووے غسل واجب ہوگا اور مرد عورت سب برابر ہین اور ایک روایت مین امام محمد سے منقول ہے کہ اگر عورت کو احتلام اور لذت وغیرہ یاد ہو اور تری نہ دیکھے غسل

Marfat.com

واجب ہے اور شمس الائمہ نے کہا کہ اس روایت پر عمل کیا جاوے گا دوسرے غائب
ہوجانا حشفہ کا قُبل یا دُبر مین سو دونون مین غسل دونون یعنی فاعل و مفعول پر واجب ہوگا تیسرے دیکھنا جاگتے
والے کا منی یا مذی کو اگرچہ احتلام یاد نہووے چوتھے منقطع ہونا حیض و نفاس کا اور اگر عورت کافرہ
بعد انقطاع یعنی بند ہونے خون کے مسلمان ہوئی غسل اوسکی اوپر واجب نہوگا اور بعد جنابت کی اگر
مسلمان ہوئی غسل واجب ہوگا اور چارپائی کی وطی کرنے سے غسل واجب نہ ہوگا
اور غسل مستحب ہی واسطے جمعے کے یعنی نماز جمعے کے نہ واسطے دن جمعے کے اور یہی صحیح ہی دوسرے
دونون عیدون کے واسطے یعنی عید الفطر اور عید الاضحی مین تیسرے واسطے احرام کے چوتھے دن عرفے کے

## بیان اوس پانی کا کہ جس سے وضو جائز ہی اور جس سے جائز نہین

جائز ہے وضو مینہہ کے پانی سے اور چشمہ سے یعنی زمین کے پانی سے مثل کوئین وغیرہ کی
اور برف کے پانی سے اگر جما ہوا نہو اور اگر جما ہو تو جائز نہین اور جائز ہی وضو اوس پانی سے
جو رکھے رکھے بدبودار ہوگیا ہو یا اوسکے کسی وصف کو پاک چیز نے مثل خاک یا اشنان یا
صابون یا زعفران کے بدل دیا ہو اور امام ابی یوسف کی نزدیک اگر پاک چیز ایسی ہو کہ پاک کرنا
اوس سے مقصود ہوتا ہے تو وضو اوس سے جائز ہے مگر یہ کہ غالب ہوجاوی اوپر پانی کے
مثلاً گاڑہا کر دی اور اوسکی رقت اور سیلان یعنی بہنے کو کہو دے تو وضو اوس سے
جائز نہین اور اگر وہ چیز ایسی نہو یعنی اوس سے پاک کرنا مقصود نہو تو اس صورت مین اون سے
دونون روایتین ہین ایک روایت مین غلبہ شرط ہے یعنی اگر غلبہ پانی پر نکری تو وضو جائز ہے
اور ایک روایت مین غلبہ شرط نہین یعنی چاہے غالب ہوجاہے نہو وضو اوس سے جائز
نہین اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ چیز کہ پانی مین مل گئی ہے زمین کی قسم سے نہین وضو
اوس پانی سے جائز نہین اگرچہ غالب نہووے اگر پانی جاری مین کوئی چیز نجس پڑ جاے اور

Marfat.com

اثر اوسکا یعنے رنگ و بو مزہ نہ بدلے وضو اوس سے جائز ہے پوشیدہ نرہے کہ جاری کسکو
کہتے ہین علما کا اسمین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک پانی جاری اوسے کہتے
ہین کہ گہانس اور تنکے وغیرہ کو بہالے جاے تو اگر ندی اوپر سے روک دی جاوے اور
پانی رسان رسان نکلتا ہے وضو اوس سے جائز ہے کیونکہ وہ پانی جاری ہے
اور پانی ضعیف مین جو آہستہ بہتا ہے اسطرح پر وضو کرے کہ پھر پانی مستعمل کو
نہ اوٹھالیوے یا وہ چلو مین اتنی دیر کرے کہ پانی مستعمل نہ جاوے اور مستعمل پانی کا
بیان آگے آجاویگا اگر حوض دہ در دہ سے کم ہو اور ایکطرف سے اسمین پانی آتاہی
اور دوسری طرف سے نکلتا جاتاہی ہر طرف مین اوس حوض کے وضو جائز ہے اور
اسی پر فتوی ہے اور بعضون کے نزدیک اگر چار در چار ہے یا کم تو جائز ہے اور اس سے
زیادہ مین جائز نہین اور اگر پانی بدبودار ہووے اور معلوم ہوجاوے کہ بو اوسکی
نجاست سے ہے وضو اوس سے درست نہین اور اگر معلوم نہووے تو وضو جائز ہے
کیونکہ کبھی بو بسبب زیادہ رکہنے کے ہوجاتی ہے واللہ اعلم اور اگر مرا ہوا کتا روانی
مین پڑا اور اوسکے عرض کو بند کیا اور پانی کتے کے اوپر جاری ہے اگر وہ پانی جو کتے
سے ملا ہوا ہے کم ہے اوس پانی سے جو کتے سے الگ ہے اوسکے نشیب مین وضو
جائز ہے ورنہ نہین جائز ہے فقیہ ابوجعفر نے کہا ہے کہ ہمنے اسی پر اپنے مشائخ کو پایا اور
امام ابی یوسف سے مروی ہے کہ اگر کوئی وصف پانی کا نہین بدلاہی تو اوس سے وضو
کرنے مین کچھ خوف نہین اور اگر پانی مین ایسا جانور مرجاوے کہ پانی مین پیدا ہوتاہی
اور اوسمین جیتا ہے جیسے مچھلی اور مینڈک وضو اوس سے جائز ہے اور اگر پانی مین
ایسا جانور مرا جسمین بہتا خون نہین جیسے مچھر اور مکھی وضو اوس سے جائز ہے کیونکہ خون

جو نجس ہو وہ بہتا ہی خون ہو اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک پانی نجس ہو جاتا ہے جو پانی درخت یا میوے سے نچوڑا جاوے جیسے پانی ریواج کا درخت سے نچوڑا جاتا ہے اور پانی سیب اور انار کا کہ میوے سے نچوڑا جاتا ہے وضو اوس سے جایز نہیں اور اگر خود درخت سے ٹپکے جایز ہے اور وضو اوس پانی سے جسپر کوئی چیز غالب آجاوے اسطرح پر کہ پانی کو اوسکی طبیعت سے نکالدیوے یا پکانیکے سبب سے غالب ہو جاوے جیسے کہ پانی باقلے کا یا شوربا جائز نہیں اور اگر پتے درخت کے پانی مین پڑے اور اوسکا رنگ یا کوئی وصف بدل گیا وضو اوس سے جائز نہیں کیونکہ وہ مانند پانی باقلے کے ہے اور جو پانی بہتا نہیں اوسمین اگر نجاست پڑی برابر ہے کہ تھوڑا ہو یا بہت وضو اوس سے جائز نہیں مگر یہ کہ وہ دردہ ہو اور نہ کہل جاتی ہو زمین چلو لینے سے تو حکم اوسکا حکم پانی جاریکا ہے تو اگر اتنا پانی ہے کہ چلو لینے مین زمین کہلجاتی ہو اوسمین بھی اگر نجاست پڑیگی تو وضو جائز نہوگا مگر اوسجگہ پر جہان نجاست ظاہر نہووے تو اگر نجاست دہ در دہ پانی مین دکھلائی دیتی ہے نہ وضو کرے مقام نجاست مین بلکہ دوسری جانب سے اور اگر دکھلائی نہیں دیتی وضو کرے سب جانبون سے اور جہان پانی مستعمل گرتا ہو وہان بھی وضو جائز نہیں مگر اگر حوض دہ در دہ

## پانی مستعمل کے بیان مین

اور اوسمین علما کے تین اختلافات ہین پہلا اختلاف اسمین یہ ہے کہ پانی کو مستعمل کون چیز کر دیتی ہے۔

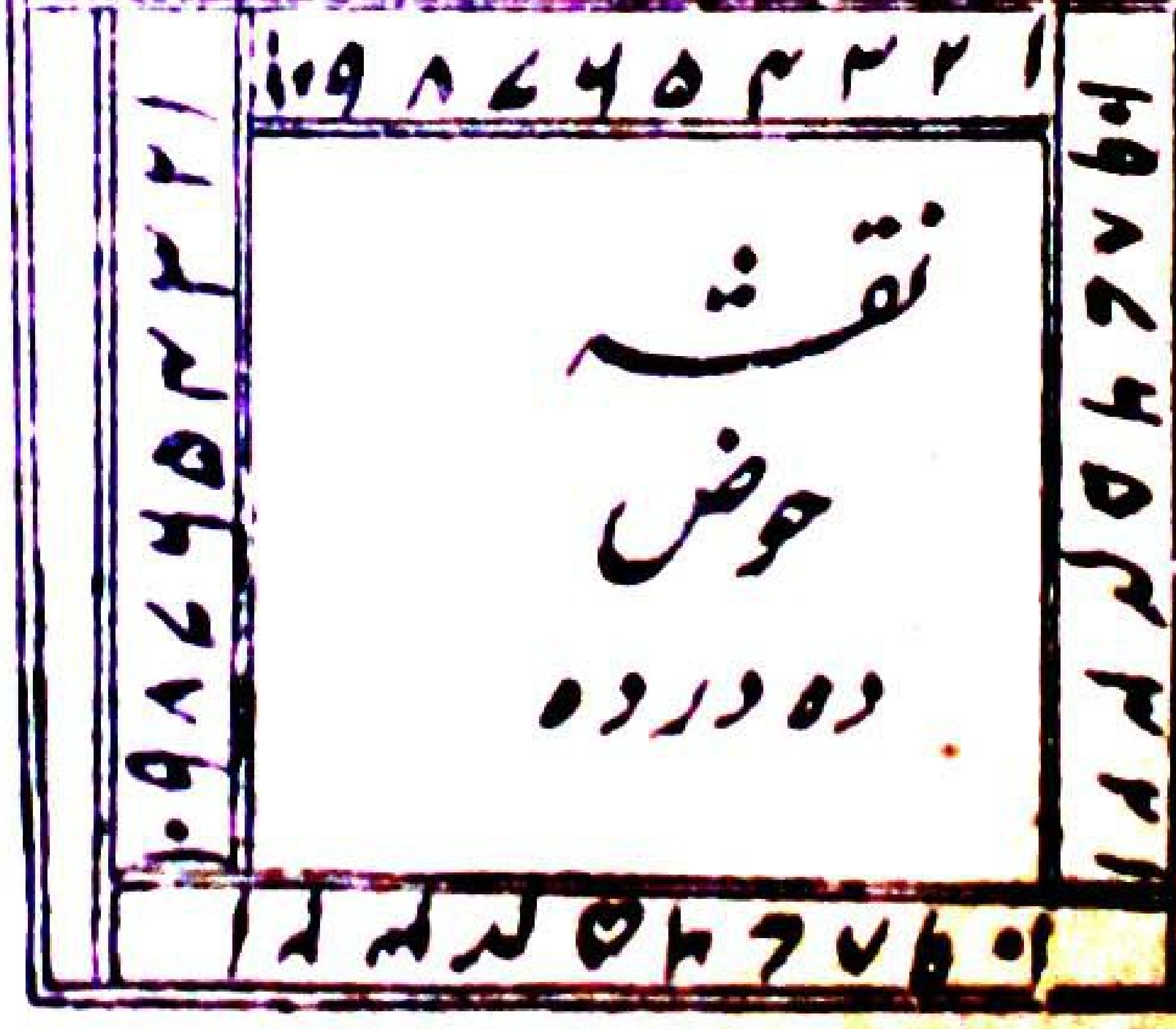


Marfat.com

شیخین کے نزدیک پانی مستعمل ہوجاتا ہے حدث کے دفع کرنے اور یا نیت عبادت سے تو اگر دو... کیا بے وضو نے بغیر نیت کے پانی مستعمل ہوجائیگا اور اگر پھر وضو کیا باوضو نے تو بھی پانی مستعمل ہوجاویگا اور امام محمدؒ کے نزدیک فقط نیت عبادت سے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فقط دفع حدث سے مگر دفع حدث تو ہوتا ہے وضو سے اور وضو مین اونکے نزدیک نیت فرض ہے تو اب دفع حدث بھی بغیر نیت کے نہوگا دوسرا اختلاف یہ ہے کہ کسوقت مین مستعمل ہوجاتا ہے تو ہدایہ مین ہے کہ صحیح یہ ہے کہ جب گرا عضو سے مستعمل ہوگیا اور جامع صغیر مین ہے کہ جب گرا اور ایک مقام پر تھم گیا جب مستعمل ہوا تیسرا اختلاف اسمین یہ ہے کہ اوسکا حکم کیا ہے امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک نجس غلیظ ہے یعنے اگر برابر ایک درم کے کپڑے یا بدن مین بھر جائیگا نماز نہوگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نجس خفیف ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے مگر پاک نہین کرتا نجس کو اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک قول قدیم مین وہ پاک ہے اور پاک کرتا بھی ہے اور ہم کہتے ہین کہ اگر پاک ہوا اور پاک کرے بھی تو جائز ہوگا سفر مین وضو اوس سے پھر پینا اوس سے اور اس کا کوئی قائل نہین ہوا۔

## دباغت کے بیان مین

ہر جانور کی کہال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے مگر سور اور آدمی کی اور دباغت کہتے ہین نجاست دور کرنیکو کہال سے تو اگر دوائیون سے ہو مانند قرظ اور مثل اوسکی کے تو ایسی دباغت مین کہال پاک ہوجاویگی اور پھر کبھی اوسمین نجاست نہین اتی اور اگر خاک یا آفتاب سے ہو تو اوس صورت مین جبتک کہال سوکھی رہتی ہے پاک رہتی ہے اور پھر اگر اوسکو پانی پونہچے تو اوسمین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایتین ہین ایک

Marfat.com

روایت مین نجس ہوجاتی ہے اور دوسری روایت مین نہین نجس ہوتی اور امام ابی یوسف کے نزدیک اگر ایسی آفتاب سے سوکہی ہے کہ اوسکے چہوڑ دینے سے سڑ نجاویگی تو پہر نجاست اوسکی نہ لوٹیگی اور امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کہال مردے کی اگر سوکہہ جاوے اور پہر پڑے پانی مین نجس نہوگی۔ اور نافہ مشک کا اگر کوئی اوسکو لئے نماز پڑہتا ہو تو صحیح یہ ہے کہ جائز ہے اور وہ پاک ہے تر ہو یا خشک وہ جانور ذبح کیا ہوا ہو یا نہو جسکی کہال دباغت سے پاک ہوتی ہے اوسکی کہال بہی اور گوشت ذبح سے پاک ہوتا ہے خواہ مسلمان ذبح کرے یا اہل کتاب مگر قصداً اللہ کے نام کو نچہوڑے اگرچہ گوشت اوسکا کہایا نہ جاتا ہو یعنے حرام ہو اور جسکی کہال دباغت سے پاک نہین ہوتی ذبح بہی پاک نہین ہوتی پانچ چیزین مردیکی پاک ہین بال اور ہڈی اور کہر اور سینگ اور پٹھے اور آدمی کے بال اور ہڈی بہی پاک ہے اور جس شخص نے اپنے ٹوٹے دانت کو اپنے موںہہ مین رکہ لیا اور نماز پڑہی نماز اوسکی جائز ہے اگرچہ درم سے بڑہ جاوے اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر درم سے زیادہ ہوگا نماز نہین درست ہوگی۔

## کنوئین کے بیان مین

اگر کنوئین مین نجاست پڑے یا کوئی حیوان مرجاوے اور پہول یا پہٹ جاوے یا آدمی یا بکری اور کتا مرجاوے سب پانی اوسکا کہینچ ڈالا جاویگا اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہووے تو دو آدمی جنکو پانی مین پہچان ہو معین کردین اور جتنا پانی بتاوین کہینچ ڈالا جاوے اور امام محمد کے نزدیک دوسو ڈول یا تین سو کہینچین اور اگر کبوتر کے مثل یا مرغی کے مرجاوے چالیس ڈول سے ساٹہہ ڈول تک کہینچین

اور اگر مانند چڑیا یا چوہے کے مرا ہی بیس ڈول سے تیس ڈول تک کھینچے جاوینگے
اور ڈول اوسط کے ہون اگر کنوئین سے نجاست نکلی یا حیوان مرا ہوا نکلا
اور پھولا یا پھٹا نہین ہے اور معلوم نہین کہ کسوقت گرا ہے امام صاحب کے
نزدیک اوسکی نجاست کا حکم ایکدن ایک رات سے کرینگے اور اگر پھولا یا پھٹا
ہے تو نجاست کا حکم تین دن تین رات سے کیا جاویگا اور امام محمد اور ابو یوسف
کے نزدیک جسوقت سے کہ وہ جانور یا وہ نجاست معلوم ہووے اوسیوقت
سے حکم نجاست کا کرینگے ۔ جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور جس جانور کا گوشت
حلال ہے پاک ہے اور جھوٹا کتے اور سور اور درندونکا نجس ہے اور جھوٹا بلی
اور اوس مرغیکا جو چھوٹی پھرتی ہے اور پرندون شکاری اور حشرات الارض
کا مکروہ ہے اور جھوٹا گدہے اور خچر کا مشکوک یعنے اوسمین شک ہے کہ پاک ہے
یا نجس تو اگر سوا مشکوک پانی کے اور پانی نپاوے تو وضو او تیمم دونون کرے اور
جو مکروہ پانی ہے اوسمین فقط وضو کرے اور پسینا بھی مانند جھوٹے کے ہے اور
اگر سوا نبیذ تمر یعنے چھوہارے کے پانی کے پانی نملا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
وضو اوس سے کرے اور تیمم نکرے اور امام ابو یوسف کے نزدیک تیمم کرے اور امام محمد کے نزدیک
وضو اور تیمم دونون کرے اور یہ اختلاف اوس پانی مین ہے جو شیرین اور رقیق ہو
بہتا ہو مانند پانی کے اور اگر سخت ہوجاوے اور نشہ دینے لگے کسیکے نزدیک اوس سے
وضو جائز نہین ۔

## تیمم کے بیان مین

تیمم جائز ہے محدث یعنے بے وضو اور جنب کو اور حائض اور نفسا کو جب کہ

پانی پر قادر نہو یعنے اتنے پانی پر کہ طہارت کو کافی ہو تو اگر جنب نے موافق وضو کے
پانی پایا تو وضو اوس پر واجب نہو گا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب ہو گا
اور غسل کے لئے تیمم کرے لیکن اگر جنب کو حدث بھی ہو تو وضو واجب ہو گا سو تیمم واسطے
جنابت کے ہے بالاتفاق اور جبکہ بے وضو کیواسطے اتنا پانی ہو کہ بعض اعضاء ہو سکتا ہے
اور بعض نہیں ہو سکتا تو اوس میں بھی خلاف ہے ہمارے نزدیک تیمم کرے اور امام شافعی
کے نزدیک بعض کو دہووے اور باقی کو تیمم کرے اور قدرت نپاوین یہ لوگ پانی پر واسطے
دور ہونے پانی کے ایک میل برابر کہ مسافر ہوں یہ لوگ یا شہر کے باہر ہوں اور میل تیسرا حصہ فرسخ کا ہوتا ہے
اور بعضوں کے نزدیک تین ہزار پانسو گز کا ہوتا ہے چار ہزار گز تک یہ حکم ظاہر روایت کا ہے
اور حسن کی روایت میں دو میل جانب توجہ میں ہووے تو تیمم جائز ہے یا ایک میل جانب غیر
توجہ میں ہووے کہ آنے جانے میں دو میل ہو جاوین تو اس صورت میں اگر جانب
توجہ ایک میل ہو گا تیمم جائز نہو گا اور پہلی صورت کے موافق جائز ہو ویگا وہ بیمار جسکو
قدرت پانی کے استعمال کے نہیں یا قدرت ہے لیکن خوف زیادتی مرض کا ہے اوسکو
تیمم جائز ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک جب تیمم جائز ہو ویگا کہ خوف تلف عضو کا
ہووے اور اگر استعمال پانی کا سردی سے ضرر کرتا ہے یعنے بیمار کر دیگا یا جان یا کوئی
عضو تلف کر دیگا تیمم جائز ہے اور تیمم جائز ہے دشمن کے خوف سے آگ یا درندے
وغیرہ کے اور بھی جائز ہے پیاس کے خوف سے یعنے اگر پانی سے وضو کرے گا تو
پیاسا رہیگا یا پانی کسی نے فقط پینے کے واسطے مباح کیا ہے اور وضو یا غسل کی
اوس سے اجازت نہیں دی تو اگر مسافر نے پانی پایا اور وہ جانتا ہے کہ یہ پانی فقط
پینے کے واسطے رکھا گیا ہے تیمم اوسکو جائز ہے مگر جبکہ پانی بہت ہو تو اوس سے

معلوم ہوا کہ پینے اور وضو دونون کے واسطے ہے اور اگر پانی پایا اور وہ جانتا ہے
کہ یہ پانی وضو کے واسطے ہے پینا بھی اوسکا جائز ہے اور امام فضلی کے نزدیک
اگر واسطے پینے کے ہے تو وضو جائز ہے اور اگر واسطے وضو کے ہے پینا جائز نہین
اور اسیطرح اگر ڈول یا رسی موجود نھو تو بھی تیمم جائز ہے اگر نماز عید کی قضا ہونیکا
خوف ہو درست ہے کہ تیمم کر کے نماز شروع کرے اور یہ بالاتفاق ہے اور اگر نماز
عید مین اوسکا وضو ٹوٹا اور جانتا ہے کہ اگر وضو کریگا نماز جاتی رہے گی تیمم سے
بنا کرنا جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک تیمم نہ کرے اور
اگر تیمم سے شروع کی تھی اور تیمم سے بنا کی سبکے نزدیک جائز ہے اور اگر نماز جنازے
کی فوت ہونیکا خوف ہے تیمم جائز ہے مگر ولی کو جائز نہین اور اگر خوف فوت نماز
جمعہ یا کسی ایک نماز کا پانچ نمازون مین سے ہو تو تیمم جائز نہین۔ اور دو بار
ہاتھہ مارنا تیمم مین فرض ہے ایک تو واسطے مسح کرنے مونہہ کے اور دوسرے واسطے
مسح کرنے دونون ہاتھون کے مع کہنیون کے اور ترتیب ہمارے نزدیک شرط نہین
لیکن استیعاب شرط ہے یہانتک کہ اگر کچھہ تھوڑا سا باقی رہیگا کہ اوس پر ہاتھہ نہ پھر جاوے
گا تیمم جائز نھوگا اور اچھا طریق مسح کا اسطرح پر ہے کہ چھنگلیان کیطرف سے تین اونگلیان
بائین ہاتھہ کی لیکے مع ہتیلی کے اوپر ظاہر سیدھے ہاتھہ کی اونگلیون کے سرون
سے کہنیون تک کھینچے بعد اوسکے اونگلی شہادت اور انگوٹھے سے باطن ہاتھہ کا
مسح کرے اونگلیون کے سرونتک اور اسیطرح پھر بائین ہاتھہ کو مسح کرے بعد اوسکے
اگر اونگلیونکے اندر غبار نہ پہونچا ہو تو خلال کرنا واجب ہے تو اب تیسری بار ہاتھہ مارنا پڑیگا
واسطے خلال کے۔ طرفین کے نزدیک جائز ہے تیمم اوس چیز سے کہ جو جنس مین

Marfat.com

سے اور پاک ہووے جیسے خاک اور ریگ اور پتہر اور سرمہ اور ہرتال وغیرہ جو زمین
کی قسم سے ہین اگرچہ بغیر غبار کے ہون اور چاندی سونیکے ساتھہ تیمم جائز نہین مگر
جب گرد آلودہ ہون اور اسیطرح گیہون اور جو سے بھی جائز نہین مگر یہ کہ گرد آلودہ ہون
اور اوس جگہ جہان نجاست پڑی تہی اور وہ خشک ہوگئی تیمم جائز نہین اور نماز
جائز ہے اور راکہہ سے بھی درست نہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک تیمم جائز نہین
ہوتا مگر خاک اور ریگ سے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہین مگر خاک سے
باوجود قدرت کے زمین پر غبار سے تیمم جائز ہے تو اگر کسینے جہاڑو دی یا گیہون ناپے
یا دیوار گرائی اور اوسکے ہاتہہ اور موتہہ پر غبار جما اور پہر اوس نے اوسکے اوپر ہاتہہ
مل لیا تیمم درست ہوگیا اور بغیر ہاتہہ ملے درست نہوگا۔ اور نیت تیمم مین فرض ہے
اور امام زفر کے نزدیک فرض نہین اور اگر کسی شخص کو دو حدث ہون جیسے جنابت
اور حدث دونون کی نیت کرے اور ایک تیمم کافی ہوجاویگا اور اگر ایک کی نیت
کرے دوسری حدث سے کفایت نکریگا اور اگر کافر نے واسطے اسلام کے تیمم
کیا اور مسلمان ہوا نماز اوس تیمم سے درست نہین نزدیک طرفین کے اور
امام ابی یوسف کے نزدیک نماز پڑہنا اوس تیمم سے جائز ہے اور اگر کسینے تیمم کیا
واسطے نماز جنازے یا سجدہ تلاوت کے تو اس تیمم سے فرض نمازون کا پڑہنا
درست ہے اور اگر واسطے قرآن شریف چہونیکے یا مسجد مین داخل ہونیکے تیمم
کیا نماز اوس سے درست نہوگی بلکہ داخل ہونا مسجد کا اور چہونا قرآن کا اوسکے
لئے جائز ہوجاویگا اور اگر کافر نے بے نیت کے وضو کیا اور پہر مسلمان ہوا تو نماز
اوس سے جائز ہوگی اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہین اور اسیطرح اگر ساتہہ

Marfat.com

نیت کے بھی کیا تب بھی خلاف ہے اور تیمم درست ہے نماز کیوقت مین اور
وقت سے پیشتر بھی درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک قبل وقت کے درست
نہین اور اگر دو برتنون مین پانی بھرا ہے اور اونمین ایک کا پانی پاک اور دوسرے کا
ناپاک ہے اور مصلی نہین جانتا کہ نجس کون سے ہے اور پاک کون سے ہے تو اس صورت
مین ہمارے نزدیک تیمم کرے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وضو کرے اگر
ایک شخص نے پانی اپنے ساتھی سے مانگا اور اوس نے ندیا تیمم اوسکو جائز ہی
اور اگر بعد نماز پڑہنے کے دیا تو نماز جائز ہی نماز کو پھر نہ پڑہے اور تیمم اوسکا ٹوٹ جاویگا
اور اگر اوس نے اپنے رفیق سے پانی نہ مانگا اور تیمم سے نماز پڑھی امام اعظم رحمہ اللہ کے
نزدیک نماز جائز ہوئی اور صاحبین کے نزدیک نہین درست ہوئی اور ہدایے
مین ایسا ہی لکھا ہے اور مبسوط مین ہے کہ اگر اوسنے بغیر مانگے نماز پڑہی نماز درست
نہوگی اور بھی مبسوط مین ایک جگہ لکھا ہے کہ اپنے رفیق سے پانی مانگے مگر قول
حسن بن زیاد پر نہ مانگے کہ مانگنا ذلت کی بات ہے اور اسمین حرج ہے اور تیمم
واسطے دفع حرج کے ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ پانی وضو کا اکثر خرچ کیا جاتا ہے
اور جو چیز کہ احتیاج کی ہے اوسکی مانگنے مین کچھ ذلت نہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہت حاجتین اپنی غیرون سے مانگی ہین۔ اور زیادات مین لکھا ہے کہ ایک
شخص مسافر تیمم سے نماز پڑہ رہا ہے اور دیکھا اوسنے کہ ایک شخص کے پاس بہت سا
پانی ہے اور اوسکو گمان غالب ہوا کہ ندیگا یا شک ہوا نماز پڑہ لیوے اور نہ توڑے
اور جبکہ باہر نماز کے دیکھا تو بغیر مانگے نماز پڑہنا اوسکو تیمم سے درست نہین اور
اگر نماز کے اندر گمان غالب ہوا کہ دیگا تو نماز توڑے اور پانی مانگے اور بھی زیادات

مین ہے کہ اگر بعد فارغ ہونیکے نماز سے پانی اوس سے مانگا اگر اوس نے دیدیا نماز
پھر پڑہے اور یا قیمت دستور کے موافق مانگے اور اوسکو اوس پر قدرت ہے پانی
لیوے اور نماز پھر دوہراوے اور اگر اوسنے انکار کیا نماز اوسکی ہوگئی اور بعد انکار
کے پھر اگر دیدیا نماز کو پھر نہ پڑہے لیکن تیمم ٹوٹ جاویگا اور اگر اوسنے نماز مین پانی
دیکھا اور گمان کیا کہ دیگا اور یا شک کیا اور توڑ دیا نماز کو تو اگر پانی دیا تو تیمم باطل ہوگیا
اور اگر انکار کیا تو تیمم باقی ہے اور اگر گمان غالب ہے کہ دیگا اور پھر نماز نہ توڑی اور پوری
پڑھ لی پھر بعد نماز کے مانگا تو اگر دیا نماز باطل ہوئی اور اگر انکار کیا تو نماز تمام ہوئی
اور ایک تیمم سے فرض و نفل جو چاہے پڑھ لیوے جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی
توڑتی ہے اور پانی پانا اتنا کہ اوسکی طہارت کو کافی ہو تیمم کو توڑتا ہے تو اگر اوس
شخص نے موافق وضو کے پانی پایا اور وضو نکیا اور پھر پانی نملا تو پہلا تیمم اوس کا
ٹوٹ گیا اب دوسرا تیمم کرے اور جنب نے اگر تمام بدن کو دہویا مگر پیٹھ اوسکی باقی
رہی اور پانی ہو چکا بعد اوسکے حدث ہوگیا اور دونون حدث کے لئے ایک تیمم
کیا بعد اوسکے اتنا پانی پایا کہ وضو اور پیٹھ دونونکے دہونے کو کفایت کرتا ہی تیمم
دونون حدثونکا باطل ہوگیا اور اگر اتنا ہے کہ نہ وضو کو کفایت کرتا ہے نہ پیٹھ دہونیکو
تیمم دونون حدثون کا باقی رہا اور اگر فقط غسل کو کفایت کرتا ہے غسل کے حق مین
تیمم ٹوٹ گیا اور وضو کے حق مین باقی ہے یا فقط وضو کے لئے کفایت کرتا ہی
پیٹھ دہونے کو کفایت نہین کرتا ہے وضو کے حق مین تیمم ٹوٹ گیا اور غسل
کے حق مین باقی ہے اور اگر اتنا پانی ہے کہ اوس سے فقط وضو ہو سکتا ہی یا فقط پیٹھ کا دھونا
دونون نہین ہو سکتے تو پہلے پیٹھکو دہووے جو اوس غسل مین باقی رہی تھی اب

Marfat.com

وہ جو تیمم واسطے حدث کے تہا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ٹوٹ گیا اب پھر تیمم کرے
اور امام ابی یوسف کے نزدیک وہی تیمم کافی ہے اور اگر اوسنے پہلے تیمم کرلیا حدث کا اور بعد
اوسکے پیٹھہ کو دہویا اسمین بہی دو روایتین ہین ایک روایت مین پھر تیمم کرے اور دوسری روایت
مین وہ تیمم کافی ہوجاویگا اور اگر اوسنے اوس پانی سے پیٹھہ کو نہ دہویا بلکہ پہلے وضو کیا جنابت کے
حق مین اوسکا تیمم ٹوٹ گیا دونون روایتون مین اب پھر تیمم کرے اور اگر مصلی نے دو تیمم کیے
تہے ایک واسطے جنابت کے اور دوسرا واسطے حدث کے اور پھر پانی اگر اتنا پایا کہ دونون
کے لیے کافی ہو دونون تیمم ٹوٹ جاوینگے اور اگر ایک کے لئے بہی کافی نہین کوئی تیمم نہ ٹوٹیگا اور اگر دونون مین
سے ایک کیلیے کافی ہے پہلے جنابت کو دفع کرے اور باقی سب وہی صورتین ہین اور وہی حکم ہین
جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر مصلی نے تیمم واسطے جنابت کے کیا اور پھر اوسکو حدث ہوا اور ابہی تیمم
حدث کا نہین کیا ہے اور پانی پایا اگر دونون کے واسطے کافی ہے جنابت کا تیمم ٹوٹ گیا اور اب
غسل اور وضو کرے اور اگر اتنا پانی ہے کہ کسیکے واسطے نہین جنابت کا تیمم باقی رہا اور حدث
کیواسطے تیمم کرے اور مستحب یہ بات ہے کہ اوس پانی سے جتنی پیٹھہ دہوئی جاوے دہووے
تاکہ جنابت کم ہووے اور اگر اتنا پانی پایا کہ پیٹھہ کیواسطے کافی ہے دہووے اور جنابت کا تیمم
ٹوٹ جاویگا اور حدث کیواسطے تیمم کرے اور اگر پیٹھہ کو کافی نہین وضو کو کافی ہے وضو کرے اور
جنابت کا تیمم باقی رہیگا اور اگر دونون مین سے ایک کیلیے کافی ہے تو جنابت مین سے جو باقی ہے
اوسکو دہووے اور حدث کیواسطے تیمم کرے اور اگر وضو کرلیا جائز ہے اور تیمم جنابت کا پھر کرے اور
اگر پانی اوسنے موافق اوس جگہ کے دہونیکے پایا لیکن پہلے اوس نے حدث کا تیمم کیا بعد اوسکے
پیٹھہ دہوئی اب پھر تیمم حدث کا کرے یا نکرے اسمین دو روایتین ہین زیادات کی روایت مین
پھر تیمم حدث کا کرے اور اصل روایت مین پھر نکرے اور اگر اوسکے بدن یا کپڑے پر ایک درم

Marfat.com

سے زیادہ نجاست ہووے تو پہلے نجاست کو دہووے اور جنابت کیلیے تیمم کرے
مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک جماعت کو کہ تیمم کرتی تہی پانی مباح کردیا مثلاً کہدے کہ
اے جماعت تیمم کرنیوالی یہ پانی تمہارے واسطے مباح ہے جونسا شخص تم مین سے
چاہے اس سے وضو کرے اور وہ پانی ایک شخص کے وضو کے موافق ہے سب کا تیمم باطل
ہوجائیگا تو اس صورت مین جبکہ ایک شخص اوس سے وضو کریگا سب لوگ پہر اپنا تیمم
دوبارہ کرینگے کیونکہ ہر شخص کو اکیلے اکیلے قدرت پانی پر ہوگئی تہی اور اگر کہے کہ اتنا پانی مینے
تم سبکو دیا اور اونہونے لیلیا تو کسیکا تیمم نجاویگا کیونکہ اوس پانی مین سب کا حصہ ہے
اور اتنا پانی نہین جو سب وضو کرین تو گویا کسینے پانی موافق اپنی طہارت کے نہ پایا پہر اگر وہ
سب مل کے سارا پانی ایک شخص کو دیدین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم اوس کا
باطل نہوگا اور صاحبین کے نزدیک باطل ہوجائیگا اور تفصیل اصل کتاب مین ہے
اگر تیمم کرنیوالا مرتد یعنے کافر ہوجاوے معاذ اللہ تو تیمم اوسکا نہ ٹوٹیگا تو اگر پہر اسلام لاوے
اور تیمم اوسکا باقی ہو اوس تیمم سے نماز درست ہے اگر کسی شخص کو امید پانی ملنے کی ہو مستحب
ہے اوسکو نماز کا تاخیر کرنا اور جب اول وقت مین اوس نے نماز تیمم سے پڑہ لی اور پہر پانی
پایا اور وقت باقی ہے پہر نماز کا اعادہ نکرے اور اگر گمان ہو کہ پانی یہان سے ایک غلوہ
ہے ڈہونڈہنا پانی کا واجب ہوجاویگا اور غلوہ تین سو قدم سے چار سو قدم تک کا ہوتا ہے اور
امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اگر پانی اتنا دور ہو کہ پانی لانے سے
قافلہ غائب ہوجاویگا تیمم جائز ہے اور صاحب محیط نے اوسکو اچہا کہا ہے اور اگر مسافر
کے اسباب مین پانی ہووے اور وہ بہول جاوے اور تیمم سے نماز پڑہے پہر پانی یاد
آوے اور اگرچہ وقت موجود ہو نماز پہر نہ پڑہے اور امام ابی یوسف کے نزدیک پہر پڑہے اور

Marfat.com

اختلاف اوس صورت مین ہے کہ اوسنے پانی کو خود یا غیر نے اوسکے حکم سے رکھا ہو اور جسکو غیر نے بغیر حکم اوسکے کے رکھا ہے بعضون نے کہا تیمم اوسکو سبکے نزدیک جائز ہے اور بعضون نے کہا کہ اس صورت مین بہی اختلاف ہے ایسا ہی لکھا ہے ہدایہ مین اور اگر وضو کا مانع بندون کے طرف سے ہووے تیمم جائز ہے جیسے مسلمان کافرون کے قبضے مین ہون اور وہ وضو سے منع کرین یا قید مین ہون اور اگر کسی شخص نے مصلی سے کہا کہ اگر تو نے وضو کیا تو قتل کرونگا تیمم اوسکو جائز ہے مگر جب وہ شخص چلا جاوے اور مانع جاتا رہے نماز کو پہر وضو سے پڑہنا چاہئے ایسا ہی ہے ذخیرے مین۔

## مسح موزونکے بیان مین

بے وضو کو واسطے حدث کے موزے پر مسح درست ہے مگر یہ کہ جنب کو مسح جائز نہین اور صورت اوسکی یہ ہے کہ جنب نے تیمم کیا بعد اوسکے اوسکو حدث ہوا اور اوسکے پاس وضو کے موافق پانی ہے اوسنے وضو کرکے موزہ پہنا بعد اوسکے موافق غسل کے پانی پایا اور غسل نکیا اور پہر پانی گم ہوگیا پہر پانی مقدار وضو کے پایا سو اوسنے پہر تیمم کیا واسطے جنابت کے تو اگر اب حدث کرے تو وضو کرے اور موزہ اوتارے اور پہر دہووے اسواسطے کہ جنب کو مسح جائز نہین اور سنت مسح موزہ مین یہ ہے کہ تین اونگلیون سے ہاتہہ کے کشادہ کر پانون کی اونگلیون کے سرے سے پنڈلی تک تین خط موزہ پر کہینچے اور اگر اونگلیان کشادہ نکین مگر تین اونگلیون سے مسح کیا جائز ہوا اور اگر پہلے ایک اونگلی تر کی اور مسح کیا اور پہر تر کی اور مسح کیا اور پہر تر کی اور مسح کیا اور تینون بار علیحدہ علیحدہ جگہ پر مسح کرے تو درست ہے لیکن اگر تینون بار ایک ہی جگہ کہینچا درست نہین اور اگر انگوٹھے اور شہادت کی اونگلی سے مسح کیا جائز ہے اور امام محمدؒ مسح موزے سے پوچھے گئے فرمایا آپنے ہاتھ کی اونگلیون کو

52839

Marfat.com

سر موزہ پر رکھے مع ہتیلی کے یا بغیر ہتیلی کے پنڈلی تک کہینچ لے اور اگر اونگلیونکے سرے
سے مسح کیا درست نہین مگر جبکہ موزہ اتنا تر ہو جاوے کہ جتنا واجب ہے تو جائز ہے اسیطرح
لکہا ہے محیط مین اور ذخیرے مین لکہا ہے کہ اگر اونگلیون سے قطرے بہتے ہون درست
ہے اور مسح سنت ہے ہتیلی سے اور اگر ہتیلی کی پشت سے مسح کیا جائز ہوا اور پیر کی انگلیون
کیطرف سے مسح شروع کرنا سنت ہے لیکن اگر پنڈلی سے شروع کریگا درست ہو جاویگا
اگر مسح کو بہول گیا اور مینہہ کا پانی اوسکے موزیکی پیٹہ پر پڑا مسح درست ہو گیا اور اسیطرح اگر سر کا
مسح بہولگیا اور پانی اوسکے سر پر پڑا مسح درست ہے اور اگر گہانس مین چلا اور ظاہر موزے
کا تر ہو گیا اگرچہ شبنم سے ہووے درست ہے اور یہی صحیح ہے اور مسح ظاہر موزہ پر کرے
اور موزہ اوسے کہتے ہین جو ٹخنے کو چہپاوے اور پیر کی جو چہوٹی اونگلیان ہین اوسمین سے
اگر تین اونگلیون کے برابر ظاہر ہوگا مسح درست نہین اور اگر اوس سے کم ہے درست ہے
اور اگر موزہ ڈہیلا ہے کہ اوپر سے دیکہنے مین پاؤن دکہلائی دیتا ہے مسح اوسپر جائز ہے اور جرموق پر مسح جائز ہے
اور جرموق اوسے کہتے ہین جو موزہ کے اوپر پہنے جاتے ہین واسطے حفاظت موزیکی
کیچڑ اور نجاست وغیرہ سے تو اگر چمڑے کے ہین یا مانند اوسکے اونپر مسح جائز ہے
اگرچہ فقط جرموق ہون اور موزہ اوسکے نیچے نہو اور اگر کپڑے کے ہین یا مانند اوسکے
تو اگر اونکے تئین اکیلے بغیر موزونکے پہنا ہے مسح جائز نہین اور اسیطرح اگر موزے بہی
اوسکے نیچے ہون تب بہی جائز نہین لیکن اگر تری اوسکی موزے کو پہونچ جاتی ہے تو مسح
جائز ہے تو اگر جرموق چمڑے کے ہین یا مانند اوسکے اور موزون پر مسح کرکے بعد حدث
کے اونکو موزے پر پہنا مسح اونپر درست نہین عوزی پر کری اور اگر قبل حدث کے اونکو پہنا
اور مسح کیا اونپر پہر جرموق کو اوتار ڈالا اور موزون کو نہ اوتارا موزونپر پہر مسح دوبارہ کرے

اور دو تہہ کے موزے پر اگر مسح کیا بعد اوسکے ایک تہ کو اوتارا دوسری تہ پر پہر مسح کرنا
واجب نہین ہے اور اگر ایک پیر کی جرموق کو اوتارا اوسکے موزے پر مسح کرے اور دوسرے
پیر کے جرموق پر پہر دوبارہ مسح کرے اور امام ابی یوسف سے مروی ہے کہ دوسرا جرموق
بہی اوتار ڈالے اور مسح کرے دونون پیر کے موزون پر اور جورب پر مسح درست
ہے اگر سخت ہو اور بغیر باندہنے کے تہم سکے اور نیچے اونکے چمڑا لگا ہو یا تمام چمڑے کا
ہووے تو اگر بغیر باندہے تہم سکتے ہین لیکن چمڑا اوسمین نہین لگا امام ابو حنیفہ کے نزدیک
مسح اوپر درست نہین ہے اور صاحبین کے نزدیک درست ہے اور مروی ہے کہ امام صاحب نے رجوع کیا صاحبین کے قول
کیطرف اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے رحمہم اللہ اجمعین اور مسح موزہ کا اوسوقت
درست ہے کہ بعد پہننے کے وقت حدث کے طہارت تمام ہووے تو اگر اوسنے وضو
غیر مرتب کیا جیسے پہلے دونون پیر دہو کے موزہ پہنا بعد اوسکے باقی اعضا دہوئے
بعد اوسکے حدث لاحق ہوا پہر اوسنے وضو کیا یا ترتیب سے وضو کیا تو داہنے پیر کو دہو کے
موزہ پہنا اور دوسرے پیر کو دہو کے دوسرا موزہ پہنا بعد اوسکے حدث ہوا تو
دونون صورتون مین مسح جائز ہی پہلی صورت مین وقت پہننے موزے کے طہارت
اوسکی تمام نرہی اور دوسری صورتمین وقت پہننے داہنے موزیکے لیکن وقت حدث کی دونون
صورتونمین طہارت اوسکی پوری ہے اور مسح جائز نہین ہے عمامے اور ٹوپی اور برقع اور دستانون پر
اور فرض مسح موزے مین برابر تین انگل کے ہین ہاتہ کی اور اس سے زیادہ فرض نہین اور نیت وغیرہ
مسح مین فرض نہین اور مدت مسح کی مقیم کو وقت حدث سے ایک رات اور ایکدن ہی اور مسافر
کو تین دن اور تین رات جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہی مسح کو بہی توڑتی ہی اور نکالنا موزے کا بہی
مسح کو توڑتا ہی پہر دونون پیر کا دہونا واجب ہوگا کیونکہ جمع غسل اور مسح مین نہین درست ہے اور

Marfat.com

جو موزیکے اندر پانی چلا جاوے اور تمام پیر بھیگ جاوے مسح ٹوٹ جاتا ہے اور فقیہ
ابو جعفر کے نزدیک اگر اکثر پیر بھیگ جاوے مسح ٹوٹ جاوے گا اور جب
مدت مسافر اور مقیم کی تمام ہوجاوے دھونا پیر کا اوس پر فقط واجب ہوگا اگر وہ باوضو ہے
اور اگر بے وضو ہے تو سارا وضو کرے اور باہر نکلنا اکثر قدم کا موزے سے مسح کو
توڑتا ہے اور یہی لفظ قدوری کا ہے اور تبیین میں جو لکھا ہے کہ نکلنا زیادہ ایڑیکا طرف سے
پنڈلی کے مسح کو توڑتا ہے مروی ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور اگر موزہ موافق
تین اونگلی چھوٹیکے پھٹ جاوے اور پیر اتنا ہی موزہ سے کھلجاوے مسح جائز نہیں
اور اس سے اگر کم پھٹا ہو تو درست ہے اور اگر لنبا پھٹا ہے کہ اوسمین تین اونگلیاں
برابر سما جاتی ہین لیکن اتنا کھلتا نہیں مسح درست ہے اور اگر ملا ہوا ہے لیکن
چلنے کیوقت اتنا کھلجاتا ہے مسح درست نہین اور جو موزہ رسّی وغیرہ سے بنا ہو
اور نیچے سے ٹخنا کھلا ہو اگر سوت وغیرہ سے باندہ لیا جاوے اسطرح پر کہ کچھ
اوسمین سے کھلا نہیں رہتا تو اوس پر مسح درست ہے اور اگر کھلا رہتا ہے
تو اگر مقدار تین اونگلی کے یا زیادہ کھلا ہوگا مسح درست نہین ورنہ درست ہے
اور اگر ایک موزہ مین بہت جگہ پھٹا ہووے کہ جمع کرنے سے تین اونگلی کے
موافق ٹھیرے تو اوس پر مسح درست نہین اور اگر دونون موزے پھٹے ہون اور
دونون جمع کر کے اسقدر ٹھیرے تو مسح درست ہے اور اگر مقیم نے موزے
پر مسح کیا اور ایکدن رات گذرنے سے پہلے مسافر ہوا تین رات دن کے بعد اوتارے
اور اگر ایک دن ایک رات گذرنیکے پہلے مقیم ہوا ایکدن اور ایک رات کے بعد اوتارے
اور اگر مسافر بعد ایک رات اور ایکدن کے مقیم ہوا یا مقیم مسافر ہوا موزے کو پیر سے

Marfat.com

اوتار کے پہر پیر دہوکے مسح شروع کرے۔

## پٹی پر مسح کرنے کے بیان مین

پٹی پر مسح درست ہے اگرچہ وقت حدث کے باندہی ہو اور پٹی کا کہولنا مسح کو باطل نہین کرتا ہی مگر جبکہ زخم اچہا ہوگیا ہو پہر اگر مسح کرنا پٹی پر ضرر کرے تو ترک کرنا اوسکا درست ہے اور اگر ضرر نکرے تو اوسمین کئے روایتین ہین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے ترک کرنا اوسکا اور فتوی اس پر ہے کہ ترک کرنا درست نہین اور اسمین کچہہ شرط نہین ہے کہ پٹی طہارت کیوقت باندہی ہو اگرچہ بے طہارت کے باندہی ہو تو بہی درست ہے خواہ محدث ہو یا جنب جیساکہ گذرا پوشیدہ نرہے کہ مسح پٹی پر جب درست ہے کہ جب مسح اوس عضو کا نکرسکے جیساکہ دہو نہین سکتا اسطرح پر کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہے یا پٹی بندہی ہے اور کہولنے مین اوسکے ضرر کا خوف ہے تو اگر عضو کے مسح پر قادر ہو ویگا پٹی پر مسح جائز نہین اگر اعضا مسلی سکے پہٹے ہون اور اونکے دہونے سے عاجز ہووے پانی بہانا اوس پر لازم ہے تو اگر بہانہ سکے تو اوسی جگہ کا مسح کرلیوے اور اگر مسح سے بہی عاجز ہووے اوتنا چہوڑ دے اور گرد اوسکے دہولیوے اور اگر ہاتہہ اوسکے پہٹے ہین کہ خود وضو نہین کرسکتا دوسرے سے کراوے تو اگر دوسرے سے اوس نکرایا اور تیمم کرلیا جائز ہی ساورصاحبین کے نزدیک درست نہین اور اگر اوسنے پیر کی بوائی کی جگہہ دوائی لگائی ہی یا نیکو دوا پر گذار دیو اور اگر پانی بہایا اور پہر دوا اگر پڑی اگر تندرستی سے گری ہے اوس مقام کو پہر دہولیوے اور اگر تندرستی سے نہین گری ہے تو نہ دہووے اور اگر کسی شخص نے فصد لے اور گدی رکہکے اوسکو اوپر پٹی باندہی بعض لوگونکے نزدیک پٹی پر مسح درست نہین بلکہ گدی پر کرکر

Marfat.com

اور بعضون کے نزدیک اگر پٹی ایسی ہووے کہ بغیر دوسرے کے آپ باندھ سکے
تو مسح اوس پر جائز نہین اور اگر آپ نہین باندھ سکتا جبتک دوسرا شخص نہ باندھے
تو پٹی پر مسح جائز ہے اور بعضو نکے نزدیک اگر پٹی کھولنے سے اور اوسکے نیچے مسح کرنے
سے حرج ہووے اور زخم کو کچھہ ضرر پہونچے تو مسح پٹی پر جائز ہے اور اگر ضرر نہین
تو پٹی پر مسح درست نہین اگر کھولنا پٹی کا ضرر نہین کرتا لیکن مقام جراحت سے
اوتارنا ضرر کرتا ہی کھولے اور اوسکے نیچے کو مقام جراحت تک دہووے اور پھر باندھ
لیوے اور مقام جراحت کا مسح کرے اور اکثر مشائخ اس پر ہین کہ پٹی پر
مسح درست ہی اور گرد ہین دو گرہ پٹی کے اگر بدن کھلا ہی مسح اوسپر درست ہے کیونکہ
دہونے مین خوف اس بات کا ہی کہ پٹی تر ہو اور تری اوسکی زخم تک پہونچے اور تمام
پٹی اور عصابے کا مسح کرنا چاہیے حسن کی روایت مین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے اور یہ ہی مذکور ہے اسرار مین اور بعضون کے نزدیک اگر پٹی اور عصابے
کا اکثر مسح کرلیا تو بھی درست ہی اور اگر پٹی اور عصابے پر مسح کرلیا اور پھر انکو
اوتارا اور پھر باندھ لیا مسح پھر کرے اور اگر مسح نکریگا تو بھی درست ہے
اور اگر اوپر اوسکے دوسری پٹی یا عصابہ باندہے بہتر ہے کہ پھر مسح کرے اور اگر نکریگا
تو بھی درست ہی اور تین بار مسح کرنا پٹی یا عصابے کا کچھہ ضرور نہین بلکہ ایکبار
کافی ہے اور پٹی کے مسح کیواسطے کچھہ مدت نہین جیسا کہ مسح موزے کے واسطے
ہی تو اگر پٹی گر پڑی لیکن اچھے ہونے سے گری ہے اوسجگہ کا دہونا واجب ہے
خاص کرکے اور اگر بے اچھے ہوئے گری تو مسح باطل نہوویگا بخلاف مسح موزے
کے اگر ایک موزے کو اوتار لیا تو دونون پیر کا دہونا واجب ہوا

Marfat.com

## حیض کے بیان مین

تین خون خاص ہین عورتون کے ساتھہ حیض اور استحاضہ اور نفاس اور حیض اوس خون کو کہتے ہین جسکو رحم عورت بالغہ کا جہاڑتا ہی اور عورت بالغہ نو برس مین ہوتی ہے بغیر کسی بیماری کی اور سن نا امیدی کو بہی نہ پہونچی ہو وی تو جو خون رحم سے نہوویگا حیض نہین اور اسیطرح جو خون نو برس کے قبل آویگا اور ایسا ہی جو بیماری سے آویگا اور جو خون ہمیشہ جاری ہے بعض خون حیض ہوویگا اور بعض بیماری سے اور جو خون بعد جننے کے عورت کو آتا ہے اوسکو نفاس کہتے ہین وہ بہی حیض مین داخل نہین اور صحیح یہ ہے کہ حیض بعد سن ایاس کے نہین ہوتا اور سن ایاس بعض کے نزدیک ساٹھہ برس ہین اور بعضون کے نزدیک پچپن برس اور یہی تجویز کیا ہے مشائخ بخارا اور خوارزم نے تو جو خون عورت بعد اس سن کے دیکھے وہ ظاہر مذہب مین حیض نہین اور فتوی اس پر ہے کہ جب خون سیاہ یا سرخ دیکھے تو حیض ہے اور جس عورت کو حیض آتا ہو تو اوسکی عدت طلاق اور فسخ نکاح تین مہینے آزاد کے اور ڈیڑھ مہینہ لونڈیکا ہی پہر جو قبل تمام ہونے اس عدت کے اس عورت نے ایسا خون دیکہا عدت مہینون سی باطل ہو جاویگی اور بعد تمام ہونے عدت کے اگر ایسا خون دیکہا تو عدت باطل نہوگی اور اگر زرد یا سبز یا خاکی ہے تو وہ حیض نہین استحاضہ ہے اور کم مدت حیض کی تین دن ہین اور اکثر مدت دس دن ہین اور امام ابی یوسف رح کے نزدیک کم مدت دو دن اور اکثر تیسرے دن کا ہے اور نزدیک امام شافعی کے کم مدت ایکدن ایک رات اور اکثر مدت پندرہ دن شروع حیض کا جیسے ہوتا ہے کہ خون فرج خارج تک

آجاوے تو اگر کسی عورت نے فرج داخل مین کرسف رکہا ہے اور خون اوسکو
جہت سے بند ہے یعنی فرج خارج تک نہین پہونچا ہے حیض متحقق نہوگا اور نماز
کو نہ توڑیگا تو کرسف کے رکہتے وقت حیض جب متحقق ہوگا کہ خون فرج خارج سے
کرسف تک آجاوے تو اگر فرج داخل کا کرسف سرخ ہو گیا اور فرج خارج کا
سرخ نہین ہوا حیض متحقق نہوگا مگر جب کرسف اوٹھالیا جاوے تو اوٹھانیکے
وقت سے مدت مقرر ہوگی اور یہی حکم ہے خون استحاضہ و نفاس اور عورت
کے پیشاب کا یعنی فرج خارج تک انمین سے کوئی آویگا تب سے حکم اوس کا
متحقق ہوگا اور اگر مرد نے اپنے احلیل مین یعنی سوراخ ذکر مین روئی رکہی یہی حکم ہے
اور قلفہ خارج مین داخل ہے اور رکہنا کرسف کا بکر کو ایام حیض مین مستحب ہے اور ثیب
کو ہر وقت اور مقام رکہنے کرسف کا مقام بکارت کا ہے اور فرج داخل مین رکہنا
مکروہ ہے اور اگر کسی پاک عورت نے اول رات مین کرسف رکہا اور جب صبح ہوئی
اوس پر اثر خون کا دیکہا حکم حیض کا خون دیکہنے کے وقت سے ثابت ہوگا
اور اگر عورت حائضہ نے کرسف رکہا اور جب صبح ہوئی سفیدی دیکہی تو حکم طہارت کا
جسوقت سے رکہا تہا ثابت ہوگا اور جو طہر کہ دو حیضون کے بیچ مین واقع ہو مدت
حیض مین اگر ہوگا تو حیض سے ہے اور جو رنگ کہ مدت حیض مین سواے سفیدی
خالص کے دیکہا سب حیض ہے جو طہر کہ پندرہ دن سے کم ہووے جب دو
خونون کے بیچ مین آوے تو اگر تین دن سے بہی کم ہے تو وہ سب کے نزدیک
حیض ہے اور اگر تین دن پورے یا زیادہ ہین تو امام ابی یوسف کے نزدیک اور امام
اعظم سے ایک روایت مین بہی حیض مین داخل ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ

Marfat.com

اسی پر فتوی ہی کیونکہ اسمین آسانی ہی فتوی پوچھنے والے اور فتوی دینے والے پر رنگ حیض کا
اگر سرخ و سیاہ ہو تو سبکے نزدیک حیض ہی اور اسیطرح اگر خوب زرد ہووے تب بھی صحیح
مذہب مین حیض ہی او رسبزی اور زردی ضعیف اور تیرگی اور خاکی ہمارے نزدیک
حیض ہے عورت حائضہ نماز نہ پڑہے اور روزہ نرکھے اور جب پاک ہو جاوے
تو روزیکی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ کرے اگر کسی عورت کو اخیر وقت
نماز کے حیض آیا نماز اوسکے ذمہ سے ساقط ہو دیگی اور اگر دس دن کے بعد
پاک ہوئی آخر وقت مین نماز اوس پر واجب ہوگی اگرچہ وقت ایک لمحہ باقی ہو اور
دس دنون سے کم مین اگر پاک ہوئی تو اگر نماز کا اتنا وقت ہے کہ غسل اور تکبیر تحریمہ ہو سکتی
ہے نماز واجب ہوگی اور اگر اس سے کم وقت ہے تو واجب نہوگی اور اگر روزہ دار
عورت کو حیض آیا اور اگرچہ آخر وقت روزے مین ہووے تو اگر روزہ فرض ہے
قضا اوسکی واجب ہوگی اور اگر نفل ہے قضا اوسکی واجب نہوگی اور نماز مین اگر
حیض آیا قضا اوسکی واجب ہی اگرچہ نفل ہے اور اگر حائضہ عورت رمضان مین دنکو پاک
ہوئی اور کچھہ نکھایا وہ روزہ کافی نہو گا لیکن نکھانا اوسکو واجب ہے اور اگر رات
کو دس دن کے بعد پاک ہوئی اوسکو کل کا روزہ رکھنا واجب ہو گا اگرچہ رات
ایک لمحہ باقی ہووے اور اگر دس دن سے کم مین پاک ہوئی تو اگر اتنی رات باقی ہی
کہ غسل اور تکبیر تحریمہ کر سکتی ہے تو کل کا روزہ واجب ہو گا اور اگر اس سے کم ہی تو
واجب نہو گا اور اگر اتنا وقت رات مین باقی تہا اور اوس نے غسل نہین کیا
روزہ اوسکا باطل نہو گا اور حائضہ کو درست نہین کہ مسجد مین آوے اور طواف خانہ کعبہ کا کرے
اور اگر طواف کر لیا حلال ہو جاویگی اور حائضہ کو ناف سے نیچے زانو تک چھونا درست نہین

Marfat.com

اور چھونے سے مراد یہ ہے کہ مباشرت کرے یا ران مین ران ملائی اور بوسہ
لینا اور اوس مقام کے سوا کا چھونا درست ہے اور امام محمد کے نزدیک فقط
مقام فرج سے پرہیز کرے اور باقی سب بدن سے استمتاع اور فائدہ لینا
درست ہے اور حائض اور جنب اور نفسا کو قران پڑہنا درست نہین اگرچہ ایک
آیت سے کم ہووے یہی مذہب ہے کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام طحاوی کے نزدیک
پڑہنا ایک آیت سے کم کا درست ہے اور یہ اختلاف اوسمین ہے کہ قرات کے
قصد سے ہووے اور اگر بغیر قصد کے ہووے جیسیکہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
یا شُکْرًا لِلنِّعْمَۃِ تو کچھ حرج نہین عورت حائضہ کو تہجی قرآن کی درست ہے
اور جو عورت کہ پڑہاتی ہے اوسکو اگر حیض آیا امام کرخی کے نزدیک ایک ایک کلمہ
پڑہاوے اور ہر کلمہ کے اوپر ٹہیر جاوے اور امام طحاوی کے نزدیک آدہی آدہی آیت
پڑہاوے اور ہر آدہی کے بعد ٹہیرے پھر باقی آدہی پڑہاوے اسیطرح کرتی جاوے
اور دعا قنوت کا پڑھنا بعضون کے نزدیک مکروہ ہی اور بعضونکے نزدیک جائز ہی اور وظائف
اور اذکار کا پڑہنا مکروہ نہین اور توریت اور انجیل کا پڑہنا مکروہ ہے اور محدث بے وضو
کو قران پڑہنا درست ہے اور چھونا اوسکا حائضہ اور جنب اور نفسا اور محدث چارون
کو جائز نہین مگر غلاف کا اوپر سے درست ہی اور غلاف اوسی کہتے ہین کہ جدا ہوسکی تو اب جلد کا چھلا
ہونا حکم نہین لہذا چھونا بہی اوسکا درست نہین اور لکھنا قرآن مجید کا اگر چھوا نہین
جاتا ہے لکھے ہوئے کو درست ہے نزدیک امام ابی یوسف کے اور نزدیک امام
محمد رحمہ اللہ علیہ کے جائز نہین اور بے طہارت کے آستین سے چھونا مکروہ ہے
اور اوس روپیہ پیسون کو جسپر آیت قرآن کی لکھی ہو چھونا مکروہ ہے مگر تہیلی مین ہون

Marfat.com

تو چھونا تھیلی کا جائز ہی مکروہ نہین اور جو عورت کہ دس دن مین حیض سے پاک ہوئی قبل غسل کے اوس سے صحبت کرنا درست ہی اور جو اس سے قبل مین پاک ہوئی قبل غسل کے اوس سے صحبت جائز نہین اور یہی نفاس کا حکم ہی اور اگر دس دن سے کم مین پاک ہوئی اور اوسپر وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کے گذر گیا تو اب صحبت اوسکی بغیر غسل کے درست ہے اور اگر عورت حائضہ دس دن سے کم مین پاک ہوئی اور تین دن یا زیادہ گذر گئے ہین مگر عادت سے اوسکی کم ہو واجب ہی اوسکو کہ نماز کی تاخیر کرے اتنے وقت تک کہ مکروہ نہو جاے تو جب ڈر ہو جاوے قضا کا اوسوقت غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر عادت کے برابر ہووے یا زیادہ عادت سے ہو جاوے یا وہ عورت مبتدیہ ہووے تو تاخیر کرنی غسل کی مستحب ہی اور اگر تین دن سے کم مین پاک ہوئی نماز کی تاخیر کرے اور جب قضا ہونے کا خوف ہو غسل کرے اور پڑھ لیوے اور ان سب صورتون مین اگر پھر دس دن کے اندر خون آگیا حکم طہارت کا باطل ہو گیا مبتدیہ یا معتادہ ہو اور اگر کوئی عورت دس دن یا زیادہ مین پاک ہوئی دس دن کے گذرنے سے حکم طہارت کا کیا جاویگا اور غسل اوسپر واجب ہوگا اور معتادہ نے اگر ایکدن خون دیکھا اور دوسرے دن طہر تو جسدن خون دیکھے اوس دن نماز ترک کرے اور جسدن پاک ہووے اوس دن غسل کرے اور نماز پڑھے تو تیسرے دن پہر نماز ترک کرے اور چوتھے دن پڑھے اسیطرح دس دن تک کرے اور کم مدت طہر کی پندرہ دن ہین اور اکثر مدت کی حد نہین مگر معتادہ کا موافق عادت کے طہر ہوگا اور اختلاف ہی طہر کے اندازے مین اور صحیح یہ ہی کہ ایک گھڑی کم چھ مہینے مین صورت اوسکی یون ہی کہ ایک عورتکو اول بار حیض آیا اور اوسنے دس دن خون دیکھا اور چھ مہینے پاک رہی پہر خون اوسکا برابر جاری رہا عدت اوسکی اونیس ماہ تین گھڑی کم ہوگی سواسطے کہ تین حیض کا ایک مہینا ہوا اور تین طہر کے چھ ترک اٹھارہ مہینے ہوئے جس مین سے تین گھڑی کم ہو تین ایک ایک گھڑی ہر ہر طہر سے اونیس مہینے تین گھڑی کم ہوے۔

Marfat.com

# استحاضہ کے بیان مین

جو خون کہ تین دن تین رات سے کم ہووے یا دس روز سے زیادہ ہووے یا نفاس کے
چالیس روز سے زیادہ ہووے وہ استحاضہ ہے اسیطرح جو خون کہ عورت کی حیض کی
عادت سے زیادہ ہوا اور دس دن سے بڑھ جاوے یا نفاس کی عادت سے زیادہ
ہوا اور چالیس دن سے بڑھ جاوے وہ بھی استحاضہ ہے مثلاً اوسکی عادت حیض کی سات دن کی تھی
اور اوسنے خون بارہ دن تک دیکھا پانچ دن استحاضے کے ہین اور نفاس کی عادت
اوسکو تیس دن تھی اور خون اوسنے پچاس دن تک دیکھا بیس دن استحاضے کے ہین یہ حکم تو
معتادہ کا ہے اور مبتدیہ کا خون اگر جاری رہا ہر مہینے سے دس دن اوسکے حیض کے
ہونگے اور باقی استحاضہ اور پہلے نفاس مین اوسکا خون ہمیشہ جاری رہا چالیس دن نفاس
کے گنے جاوینگے اور باقی استحاضے کے اور جو خون حاملہ دیکھے وہ بھی استحاضہ ہے عورت
مستحاضہ نماز پڑہے اور روزہ رکھے اور وطی کرنا اوس سے درست ہے جس شخص کو
استحاضہ یا خون ناک کا یا کوئی اور حدث ہمیشہ لگا رہے اسطرح کہ کسی فرض کا وقت اوسپر
بغیر اوسکے نگذرے تو وہ ہر وقت فرض کے لئے وضو کرے اور امام شافعی کے نزدیک ہر
فرض کے لئے وضو اور نفلون کو فرض کی تبعیت مین پڑہے اور ہمارے نزدیک ساتھ ہر وقت
نماز کیواسطے وضو کرے اور اوس وقت مین جتنی چاہے فرضین اور نوافل پڑہے اور اوسکی
وضو کو وقت کا جانا توڑ دیتا ہے اور امام زفر کے نزدیک دوسرے وقت کا آنا توڑ دیتا ہے
اور امام ابی یوسف کے نزدیک دونون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو جس شخص نے قبل
وقت ظہر کے وضو کیا وہ وقت آنیکے بعد ظہر کی نماز پڑہے آخر وقت تک ہمارے نزدیک
اور امام ابی یوسف کے نزدیک درست نہین کیونکہ وقت کے داخل ہونے سے اونکے

Marfat.com

نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی اور بعد آفتاب کے نکلنے کے وضو ہمارے نزدیک ٹوٹ جاویگا اور امام زفر کے نزدیک نہین ٹوٹے گا کیونکہ جانا وقت کا ہمارے نزدیک وضو توڑتا ہی اور امام زفر کے نزدیک نہین اور امام ابو یوسف کے نزدیک بہی ٹوٹ جاویگا۔

## نفاس کے بیان مین

نفاس اوس خون کو کہتے ہین جو جننے کے بعد آتا ہی اور اوسکی کم مدت کی حد نہین اور اکثر مدت اوسکی چالیس دن ہین اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک اکثر مدت ساٹھہ دن ہی اور جس عورت کا ایک بچہ پیدا ہووے اور چھ مہینے سے کم مین دوسرا بچہ پیدا ہووے تو اونکو توامین کہتے ہین اوسکی ماں کا نفاس اول لڑکے سے معتبر ہوگا اور عدت اوسکی دوسرے لڑکے سے گذریگی اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دوسرے لڑکے سے اعتبار نفاس کا ہوگا اور جو بچہ ایسا ہووے کہ بعضے اعضا اوسکے مخلوق نہوئے ہون اور اوسکے بعد خون آوے تو وہ خون نفاس کا ہی اور ایسے بچہ پیدا ہونے سے لونڈی ام ولد ہوجاویگی اور ایسے بچہ کو سقط کہتے ہین اگر کسی خاوند نے جورو سے کہا کہ اگر تو جنیگی تو تجھہ پر طلاق ہی اور وہ سقط جنے تو شرط ادا ہوجاویگی اور عورت پر طلاق پڑجاویگا اور عدت بہی تمام ہوجاویگی۔

## نجسون کے بیان مین

اگر بدن یا جگہ یا کپڑا انسان کا نجس ہوجاوے ایسی نجاست سے جو دکھائی دیتی ہے پانی اور سرکہ اور گلاب اور جو چیز کہ بہتی ہے پانی کی سی اوس سے پاک کرے اور اگر اوسکا اثر باقی رہ جاوے اور زائل نہووے تب بہی پاک ہوجاویگی جو چیز کہ ناپاک ہوجاوے اوس نجاست سے کہ دکھائی نہین دیتی تین بار کے دہونے اور ہر بار کے نچوڑنے سے پاک ہوجاویگی اور تیسرے بار مین خوب موافق زور اپنے کے نچوڑے تو اگر خوب زور سے نہ نچوڑیگا تو پاک نہوگا ایسا ہی ہے خزانہ مین اور جسکا نچوڑنا ممکن نہین

مین بلا دہونے اور بہر بار کے خشک کرنے سے پاک ہوجاویگی اور خشک کرنا یہ ہے کہ قطرہ نہ بہے اور ٹپکنا
موقوف ہوجاوے اگر موزہ مین ایسی نجاست جسکا دل ہو وے بھر جاوے اور خشک ہوجاوے زمین
پر ملنے سے پاک ہوجاتا ہے اور امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر تر دلدار ہی
ہووے اور خوب ملی پاک ہوجاویگا اور اوسی پر فتوی ہے اور جو دلدار نہووے ہونے
سے فقط پاک ہوگا جیسے کہ پیشاب غلط ہونے سے پاک ہوتا ہے اگر کسی چیز مین منی
بھر جاوے و تر ہو یا خشک نہ ہونے سے پاک ہوتی ہے اگر سر ذکر کا پاک ہے اس طرح پر کہ پیشاب
نے مخرج سے تجاوز نکیا اور بعد پیشاب کے استنجا کیا اور منی خشک ہوگئی کہر چنے سے
پاک ہوجاویگی کپڑا ہووے یا بدن اور حسن بن زیاد نے امام صاحب سے روایت کیا
ہے کہ بدن مین اگر منی لگ کے خشک ہوجاوے کہر چنے سے پاک نہوجاویگی جبتک
نہ دہو ویگا تلوار یا چہری یا اور جو اوسکے مثل چیزین ہین ملنے سے پاک ہوجاتی ہین
زمین پر یا کسی اور پر ہووے اور جو بچہونا ایسا ہو کہ دہونا اوسکا دشوار ہو ایک رات
دن اوس پر پانی بہادی پاک ہوجاویگا زمین ناپاک یا اینٹین بچہی ہوئین یا نرکل کا گہر اور
درخت اور گہانس اگر کٹی نہووے اور خشک ہوجاوین اور اثر نجاست کا باقی نرہے پاک
ہوجاویگی اور یہی مختار ہے اور زمین خشک پر جسکے اوپر اثر نجاست کا باقی نرہے
نماز درست ہے لیکن تیمم جائز نہین۔

## نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے بیان مین

ایکدرم برابر نجس غلیظ جیسے پیشاب اور خون اور شراب اور بیٹ مرغی کی اور پیشاب
بلی گدہے اور چوہے کا اور لید اور گوبر معاف ہے اور اس سے زیادہ نہین اور چوتہائی
سے کم کپڑے پر اگر نجس خفیف جیسے پیشاب گہوڑے کا اور جسکا گوشت حلال ہے اور بیٹ

طائرون حرام سے نجس ہوجاوے معاف ہے اور اس سے زیادہ معاف نہین اور چوتہائی
کپڑے سے اوس کپڑیکا چوتہائی مراد ہے جتنے مین نماز درست ہوجاوے اور بعضونکے
نزدیک چوتہائی اوس کپڑیکا جسمین نجاست لگی ہووے جیسے دامن اور آستین اور کلی مراد ہے
اور امام ابو یوسف نے اوسکا اندازہ کیا ہے کہ طول مین بہی ایک بالشت ہو اور عرض
مین بہی ایک بالشت ہو اور اگر نجس رقیق ہے پانی سا تو قدر درم سے مراد ہتیلی کے
گڑہے کا عرض ہے اور اگر کثیف ہے تو مراد قدر درم سے ایک مثقال ہے اور خون
مچہلی کا نجس نہین اور خچر اور گدہے کا لعاب پاک چیز کو نجس نہین کرتا اور اگر پیشاب
سوئی کی نوکون کیطرح پڑجاوے دہوتا اوسکا واجب نہین اور جو پانی کہ نجس پر پڑجاوے
وہ بہی نجس ہے یا نجس چیز پانی پر پڑجاوے تب بہی پانی نجس ہے اور نجس کی راکہہ نجس نہین
اور گدہا اگر نمکدان مین گر پڑا اور نمک ہوگیا پاک ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
راکہہ نجس کی بہی نجس ہے اور جس کپڑیکا استر نجس ہو اور سیا ہوا نہو اوس پر نماز درست
ہے اور اگر ایک جانب بچہونیکا نجس ہو اور دوسرا جانب پاک ہو اوس پر نماز درست
ہے اور بعضونکے نزدیک اگر بچہونا اتنا بڑا ہو کہ ایک طرف کے ہلانے سے دوسرا
طرف نہ ہلے تو درست ہے اور اگر ہل جاوئے تو درست نہین اور ہمارے نزدیک
دونون صورتون مین درست ہے اور اگر کپڑے نجس کو پاک کپڑیکے ساتہہ لپیٹے اور اوسکی
تری پاک کپڑے مین آجاوے تو اگر ایسی تری ہے کہ نچوڑنے سے پانی نہین ٹپکتا
تو نماز اوسپر درست ہے اور اگر ٹپکے تو نماز اوسپر درست نہین اور زمین خشک جو ایسی مٹی جسمین
گوبر ملا ہو لیپی گئی ہے اوس پر تر کپڑا بچہا کر نماز پڑہے درست ہے اور اگر ایک کنارہ
کپڑیکا جو نجس ہوا تہا بہول گیا اور دوسرا کنارہ بغیر سوچنے کے دہو لیا نماز اوسپر

جاتا ہے کیونکہ کپڑے کے دہونے مین سوچنا شرط نہین اور اگر گیہون وغیرہ کے روندنے مین بیل پاگدہے نے موتا اور پہر وہ گیہون بانٹے گئے یا اوسمین سے نکال کے کسیکو کچہ دیدیا سب پاک ہوجاوینگے ضرورت کے سبب سے۔

## استنجے کے بیان مین

استنجا کرنا اوس حدث سے جو دونوں راہون سے نکلے پتہر وغیرہ سے یہان تک کہ صاف ہووے بغیر گنتی کے سنت ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گنتی بہی سنت ہے اور سونے اور روپے سے استنجا نہین گرمی کے دنون مین پہلے اور تیسرے پتہر سے پیچہے کیطرف سے پاک کرے اور جاڑے کے دنون مین پہلے اور تیسرے پتہر سے آگے کیطرف پاک کرے اور پہلی صورت مین دوسرے پتہر سے آگے سے پاک کرے اور دوسری مین پیچہے سے اور عورت جاڑے گرمی مین ہمیشہ پہلے پتہر سے پیچہے سے پاک کرے اور بعد پتہر لینے کے پانی سے دہونا ادب ہے تو پہلے دو ہاتہہ دہووے پہر مخرج کو خوب صاف کر کے ملکے دہووے اور ایک اونگلی یا دو تین اونگلیون باطن سے دہووے نا اونگلیون کے سرے سے دہونا درست نہین پہر دونون ہاتہہ دہووے اور اگر نجاست مخرج سے درم برابر بہی تجاوز کرے گی دہونا اوسکا شیخین کے نزدیک واجب ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر مخرج سمیت درم سے بڑہ جاوے اوسکا بہی دہونا فرض ہے اور کہانے اور ہڈی اور گوبر اور داہنے ہاتہہ سے استنجا درست نہین اور پیخانے مین قبلے کیطرف پیٹہہ کرنا اور مونہہ کرنا مکروہ ہے تحریمی اور جنگل اور میدان مین بہی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

## نماز کے وقتون کے بیان مین

وقت فجر کا عرض صبح سے آفتاب نکلنے تک ہے اور جو طولی صبح ہو اوسکو صبح کاذب کہتے ہین اور

اوسوقت نماز صبح کا وقت نہین ہوتا اور ظہر کا وقت زوال سے جبتک کہ سایہ ہر چیز کا دونا
ہوجاوے سواے سایہ زوال کے اور ایک روایت مین امام صاحب سے ظہر کا وقت
جبتک ہے کہ سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوجاوے سوا سایۂ زوال کے اور یہی قول
ہے صاحبین اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا اور طریقہ پہچاننے زوال کا دائرہ ہندیہ سے
معلوم ہوتا ہے اور وہ شرح عربی مین مذکور ہے ہمنے بنظر فہم عوام اوسکو ترک کیا اور کیونکہ
ہندوستان کے ملک مین زوال کے پہچاننے کے بہت طریقے ہین اور عصر کا وقت
اوسوقت سے آفتاب کے ڈوبنے تک اور مغرب کا اوسوقت سے شفق غائب ہونے
تک اور شفق کہتے ہین سرخی کو صاحبین کے نزدیک اور اسی پر فتوی ہے اور امام
صاحب کے نزدیک شفق سفیدی کو کہتے ہین جو سرخی کے بعد ہوتی ہے اور
عشا کا اوسوقت سے اور وتر کا عشا کے بعد سے صبح تک دونون کا وقت رہتا ہے
تاخیر فجر کی یہان تک کہ روشنی ہوجاوے مستحب ہے اتنی کہ چالیس آیتین
پڑھ سکے اور پھر اگر فاسد ہووے وضو تو لوٹ سکے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو فجر کی کہ اس مین بہت اجر ہے گرمی مین تاخیر کرنا
ظہر کی مستحب ہے اور جاڑے مین جلدی کرنا صحیح بخاری مین ہے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی کیونکہ شدت گرمی
کی جوش جہنم سے ہے اور عصر کی تاخیر جبتک کہ آفتاب نہ بدلے مستحب ہے
اور تاخیر عشا کی تہائی رات تک مستحب ہے اور وتر کی آخر رات تک
اگر جاگنے کا یقین ہو مستحب ہے اور اگر جاگنے کا یقین نہووے تو عشا کے ساتھ پڑھ لیوے اور مغرب
کی جلدی مستحب ہے ابر کے دن عصر اور عشا کی جلدی مستحب ہے

Marfat.com

اور اور نمازون کی تاخیر آفتاب کے طلوع کیوقت اور غروب کے وقت اور ٹھیک عین دوپہر ہو نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی جائز نہین اور آفتاب کے غروب کے وقت فقط اوس دن کی عصر البتہ جائز ہے جب امام دن جمعے کی خطبے کیواسطے اوٹھے نفل اور قضا اور نماز جنازہ پڑھنا اور سجدہ تلاوت کا کرنا مکروہ ہی اور بعد فجر کے سوا سنت فجر کے اور درمیان عصر اور مغرب کے نفل مکروہ ہی اور قضا اور نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت ان وقتون مین مکروہ نہین اور دو نماز ونکو ایک وقت مین جمع کرنا جائز نہین مگر حج کے سفر مین عصر وقت ظہر کے پڑھے اور مغرب وقت عشا کے جیسا کہ آگے آویگا جو عورت عصر کیوقت یا عشا کے وقت پاک ہوئی جس مین پاک ہوئی وہی نماز اوس پر لازم آویگی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر عصر کیوقت پاک ہوئی ظہر کی بھی پڑہے اور اگر عشا کے وقت پاک ہوئی مغرب بھی پڑھے اور اگر وقت موافق تکبیر تحریمہ کے باقی رہا تھا کہ لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا وہ نماز اوسپر لازم ہوگی اور قضا اوسکی واجب ہوگی اور امام زفر کے نزدیک واجب نہوگی اور جو عورت کہ آخر وقت نماز مین حائض ہوئی اوسکو یہ نماز لازم نہ آویگی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لازم آویگی اذان سنت ہے پانچون فرض اور نماز جمعے کیواسطے اور سوا اوسکے نوافل وغیرہ مین اور قبل وقت کے سنت نہین تو اگر قبل وقت کے اذان کہے پھر لوٹا وے وقت مین اور امام شافعی اور امام ابی یوسف کے نزدیک فجر کیواسطے آدھی رات سے اذان درست ہے اور قضا کیواسطے بھی اذان کہنا بعد وقت کے سنت ہے اور مؤذن کو چاہیے کہ وقتون کو خوب پہچانتا ہو تاکہ ثواب عود کو پہونچے جب اذان دے تو قبلے کی طرف مونہہ کرے اور دونون اونگلیون کو شہادت کے کانونمین کرے اور ٹھہر ٹھہر کے کہے اور نگاہ دے اسطرح پر کہ کچھ حرکت یا حرف یاد کو نہ بڑہا وے اور فقط اچھی آواز سے

کہنا مکروہ نہین بلکہ اچھا ہے اور ترجیع یعنی پہلے شہادتین کو آہستہ سے کہے پھر پکار
کے کہے ایسا نکرے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ جب کہے تو داہنے طرف مونہہ پھیرے اور
جب حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو بائین طرف مونہہ پھیرے اور اوسی جگہ کھڑا رہے
اور اگر جانے کہ اتنے مین اواز نہ پونچے گی داہنے طرف مین دریچے سے سر نکال کے کہے
دوبار حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور بائین طرف کے دریچے سے سر نکال کے دوبار کہے حَيَّ
عَلَى الْفَلَاحِ اور فجر مین بعد حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے دوبار اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ
مِنَ النَّوْمِ کہے اقامت یعنی تکبیر بھی مثل اذان کے کہے مگر اوسمین کلمے جلدی جلدی
کہے اور بعد حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے دوبار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہے اور اذان او
اقامت مین باتین نکرے اور بعد اذان کے پھر پکارنا متاخرین کے نزدیک اچھا ہے
اور اوسکو تثویب کہتے ہین اذان اور اقامت مین بیٹھے مگر مغرب مین اور جو نماز قضا ہو گئی
ہو اوسکو فائتہ کہتے ہین تو ایک فائتہ کیواسطے بھی اذان اور اقامت کہے اور جب بہت فائتہ
ہون پہلے فائتہ کے واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی کیواسطے اختیار رہے
چاہے ہر مین اذان اور اقامت کہے یا فقط اختصار اقامت پر کرے اور بے وضو
کو اذان کہنا درست ہے اور تکبیر مکروہ ہے اور اگر کہدے تو اعادہ نہوگا اور اذان جنب
کی مکروہ ہے اور ایسی ہے اقامت اوسکی تو اگر جنب نے اذان کہی پھر اعادہ کیا جاویگا
اور اگر اقامت کہی تو اقامت کا اعادہ نہوگا اور اذان عورت و مست اور مجنون کی
مکروہ ہے اور اعادہ اوسکا مستحب ہے اور اگر مسافر یا کوئی شخص جو مسجد مین
جماعت سے نماز پڑہتا ہے اذان اور اقامت کو ترک کرے تو مکروہ ہے لیکن اگر
مسافر اقامت کو فقط کہے تو جائز ہے جو شخص کہ شہر مین گھر مین اپنے نماز پڑہتا ہے

Marfat.com

اگر اذان اور اقامت دونون ترک کرے اور محلہ مین اذان اور اقامت ہوتی ہو جائز ہے
کیونکہ عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ محلے کی اذان ہمکو کفایت کرتی ہے اور دیہات
مین اگر ایسی مسجد ہے کہ اذان اور اقامت اوسمین ہوتی ہے تو اوسکا حکم شہر کا
سا ہے اور اگر اوسمین ایسی مسجد نہین تو جو شخص اپنے گھر مین نماز پڑھتا ہے اگر اذان
اور اقامت دونون ترک کرے تو مکروہ ہے اور فقط اذان کا ترک کرنا جائز ہے اور
جب تکبیر کہنے والا حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے امام نماز کیواسطے کھڑا ہووے اور
جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہے نماز شروع کرے۔

## نماز کی شرطون کے بیان مین

وہ شرطین پاکی بدن کی ہے نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاکی کپڑے کی اور جاے
نماز کی اور چھپانا عورت کا پانچوین قبلہ کیطرف موںہہ کرنا چھٹے نیت کرنا عورت مرد
کی ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے اور لونڈی کی بھی یہی عورت ہے مگر
پیٹ اور پیٹھہ بھی اوسکی عورت ہے اور عورت آزاد کی عورت تمام بدن ہے
مگر موںہہ اور دونون ہتیلیان اور دونون قدم عورت کے عورت مین داخل نہین جو
عضو کہ عورت مین داخل ہے اوسکی چوتہائی اگر کھل جاوے نماز جائز نہین
ہوتی جیسے چوتہائی پیٹ یا پنڈلی یا ران یا دبر یا ذکر یا فوطہ یا بال عورت کے اور
سر الگ عضو ہے اور بال الگ ایک عضو ہے یعنی بال اوترنے والے جو
سر سے جدا ہین اور فوطے الگ عضو ہین اور جو شخص کہ پاک کپڑا نہین رکھتا اور نجاست
کا زائل کرنیوالا اوسکے پاس موجو نہین ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لیوے اور
پھر اوس کا اعادہ نکرے اور اگر اوسنے ننگی نماز پڑھی ہے اور جو چوتہائی کپڑا اوسکا پاک ہے

Marfat.com

درست نہین ہوئی اور اگر چوتھائی سے کم پاک ہے افضل یہ ہے ننگے پڑہے او تشخص ننگا ہووے نماز اوسکی بیٹھہ کے اشارے سے پڑہنا افضل ہے اور اگر کھڑے ہو کے پڑہیگا تو درست ہے اور اگر قبلہ کیطرف موںہہ کرنے مین کچہہ خوف ہے جس طرف موںہہ کریگا نماز درست ہوجاویگی اور اگر قبلہ اوسے معلوم نہین اور کوئی ایسا نہین جس سے پوچہے سوچ کے پڑہ لیوے تو اگر بعد نماز کے معلوم ہووے کہ اسطرف قبلہ نتہا نماز کو پہر نہ پڑہے اور اگر نماز کے اندر قبلہ اوسکو معلوم ہوگیا یا راے اوسکی بدل گئی نماز ہی مین پہر جاوے اور نماز کو تمام کرے اگر اندہیری رات مین ایک قوم نے نماز پڑہی اور ہر ایک نے اپنے سوچ کے موافق قبلے کیطرف موںہہ کیا اور امام کا حال کوئی نہین جانتا کہ اوسکا موںہہ کدہر ہے لیکن یہ جانتے ہین کہ امام اونکے پیچہے نہیں یعنی نماز جائز ہوگی تو اگر کسی نے جانا کہ امام کا موںہہ اسطرف ہے اور پہر اپنا موںہہ اوطرف کیا یا اوسنے جانا کہ امام اوسکے پیچہے ہی اور پھر وہین کہڑا رہا تو نماز اوسکی جائز نہوگی نماز فرض مین فرض کا معین کرنا نیت مین شرط ہے اور زبان سے کہنا اور دل مین نیت کرنا افضل ہی اور نوافل اور سنت تراویح مین مطلق نیت کافی ہے اور مقتدیکو نیت اپنی نماز کی اور امام کے اقتدا کی کرنا چاہیئے۔

## نماز کی صفت کے بیان مین

فرض نماز کے اندر سات ہین پہلے اللہ اکبر کہنا نماز کے شروع مین اور اوسکو تکبیر تحریمہ کہتے ہین اور ہاتہہ اوٹہانا اوسمین سنت ہے دوسرے کہڑا ہونا یعنے قیام کرنا تیسرے قرات یعنے پڑہنا قران کا چوتھے رکوع پانچوین سجدہ ماتہے اور ناک سے اور فقط ناک سے بہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے لیکن صاحبین

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک درست نہین اور اسی پر فتوی ہے چھٹے اخیر کا قعود یعنی بیٹھنا
آخر نماز مین ساتوین اپنے کام سے نماز سے باہر آنا اور واجبات نماز کے گیارہ
ہین پہلے فاتحہ کا پڑہنا دوسری صورت ملانا تیسرے رعایت ترتیب کی اون کامون
مین جو نماز مین مکرر آتے ہین تو تکبیر تحریمہ اور قاعدہ آخیرہ مین رعایت ترتیب
کی فرض ہے چوتھے قاعدہ اولی یعنی جو بعد دو رکعتو نکے چار رکعتی نماز مین
بیٹھتے ہین پانچوین تشہد دونون قعدون مین اور ذخیرہ مین لکھا ہے کہ پہلا قعدہ
سنت ہے اور اخیر کا قاعدہ واجب ہے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ تشہد کا پڑہنا پہلے
قعدے مین سنت ہے اور دوسرے قعدہ مین واجب ہے لیکن صاحب وقایہ کا
مذہب یہی ہے کہ دونون قعدون مین تشہد پڑہنا واجب ہے چھٹے لفظ سلام کا
کہنا اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ فرض ہے ساتوین وتر مین دعاے
قنوت پڑہنا آٹھوین دونون عیدون کی تکبیرین کہنا نوین قرات کا متعین کرنا
پہلی دو رکعتون مین دسوین ٹھہر ٹھہر کے سب ارکان ادا کرنا اور سکو تعدیل ارکان
کہتے ہین اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
کے نزدیک یہ فرض ہے اور اسیطرح ٹھہرنا رکوع اور
سجدہ مین اور دونون سجدون کے بیچ مین گیارہوین پکار کے پڑہنا یعنی جہر کرنا
جسمین پکار کے پڑہا جاتا ہے اور سر یعنے آہستہ سے پڑہنا جس مین آہستہ
پڑہا جاتا ہے اور سوا ان واجبات اور فرائض کے سب چیزین نماز مین سنت
ہین یا مستحب اور جب نماز مین شروع کرے دونون ہاتھ اوٹھاوے
دونون کانون کی لوتک اور انگوٹھے سے کان کی لو چھوئے اور یہ تکبیر کہے

Marfat.com

یعنے اللہ اکبر اور انگلیون کو نہ بہت ملاوے اور نہ بہت کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چہوڑدے اور عورت دونون مونڈون تک اوٹہاوے اور اللہ اکبر ساتہہ مد الف اللہ کے اور اللہ اکبار ساتہہ ملانے الف کے درمیان بے اور رے کو نکہے اور اگر بجاے تکبیر کے اَللّٰہُ اَجَلُّ یا اَللّٰہُ اَعْظَمُ یا اَلرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے درست ہوجاویگا اور فارسی یا ہندی یا اور کسی زبان مین اگر تکبیر کہے مثلاً یہ کہے اللہ بزرگ ترست یا اللہ بزرگ ہے یا قرأت فارسی مین یا اور کسی زبانمین عذر سے پڑہے یا جانور ذبح کرنیکے وقت فارسی وغیرہ مین کہے تو درست ہے اور اگر دعا کے الفاظ کہے جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اے خدا بخشدی مجکو تو درست نہین اور داہنا ہاتہہ بائین پر رکہے ناف کے نیچے اور قنوت اور نماز جنازے مین بہی ہاتہہ باندہے اور بعد رکوع کے جب کہڑا ہوا اور عیدین کی تکبیرونمین چہوڑے اور ہاتہہ نہ باندہے بعد تحریمہ کے ہاتہہ باندہ کے ثنا پڑہے وہ یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ اور توجیہہ یعنی اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ نہ پڑہے اور بعد ثنا کے تعوذ یعنے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے اور مقتدی تعوذ نہ پڑہے اور مسبوق پڑہے تو تعوذ تابع قرأت کا ہے نہ تابع ثنا کا سو جو شخص قرأت پڑہے وہ تعوذ بہی پڑہے اور جو شخص قرأت نہ پڑہے تعوذ بہی نہ پڑہے اور تکبیرات عیدین کے بعد تعوذ پڑہے اور بعد اوسکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے اور فاتحہ اور سورت کے بیچ مین نہ پڑہے اور ثنا اور تعوذ اور تسمیہ آہستہ کہے اور امام شافعی کے

Marfat.com

نزدیک تسمیہ کو بلند پڑہے اور بہت سی حدیثین صحیح وارد ہوئین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفاے راشدین قرأت کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع کرتے
تہے اور بعد تسمیے کے فاتحہ اور سورت پڑہے اور بعد وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے
آہستہ سے اٰمِیْن کہے اور مقتدی بہی جہری نماز مین آہستہ سے اٰمِیْن کہے بعد
اوسکے تکبیر کہے اور رکوع کرے جہک کے اور دونون ہاتہہ رکوع مین دونون
زانون پر رکہے اور اونگلیون کو کشادہ رکہے اور پیٹہہ کو برابر کرے اور سر کو بہی پیٹہہ کے
برابر رکہے اور تین مرتبہ یا زیادہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے اور اس سے کم نکرے
اور بعد اوسکے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سر کو اوٹہاوے اور مقتدی فقط
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے اور جو اکیلا ہو دونون کو کہے تو جب سیدہا کہڑا ہووے تکبیر
کہے اور سجدے مین جاوے پہلے دونون زانو زمین پر رکہے پہر دونون ہاتہہ برابر دونون
زانون کے بعد اوسکے مونہہ کو دو کف کے بیچ مین اور اونگلیان ملی ہوئی رکہے اور دونون
بازو کو پیٹ سے جدا رکہے اور پیٹ کو ران سے اور اونگلیان دونون پیر کی قبلے کیطرف کرے
اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے یا زیادہ اور اگر پگڑی کے پیچ پر یا فاضل
کپڑے پر یا اوس چیز پر جسکا حجم ہے سجدہ کیا اگر پیشانی قرار پکڑتی ہے تو جائز ہے
ورنہ درست نہین اگر آدمیون کے ہجوم کے سبب سے ایک شخص نے دوسرے کی پیٹہہ
پر سجدہ کیا اگر وہ بہی وہی نماز پڑہتا ہے تو درست ہے اور اگر نماز نہین پڑہتا یا پڑہتا
ہے مگر وہ نماز جو سجدہ کرنیوالا پڑہتا ہے نہین پڑہتا تو سجدہ اوسکا درست نہوویگا
اور عورت پیٹ کو ران سے ملاوے اور بعد سجدہ کیے پہر سر اوٹہاوے
تکبیر کہے اور اطمینان سے بیٹہے اور پہر تکبیر کہے اور سجدہ کرے ٹہر کے اوس

Marfat.com

پہر تکبیر کہے اور اوٹھاوے سر پہر ہاتھہ پہر زانو اور سید ہا کہڑا ہووے بغیر
تکیے کے اور دونون سجدے سے سر اوٹھا کی پہر زمین پر نہ بیٹھے بلکہ فورا کہڑا ہو جاوے
اور امام شافعی کے نزدیک بیٹھے اور اوسکو جلسہ استراحت کہتے ہین اور دوسری رکعت
بہی اسیطرح ہی مگر تعوذ اور ثنا اوسمین نہ پڑہے اور ہاتھہ بہی نہ اوٹہاوے اور جب
دوسری رکعت کو تمام کرے بائین پیر کو بچہا کے اوس پر بیٹھے اور داہنے کو کہڑا
کرے اور اونگلیون کو پیر کی قبلے کیطرف کرے اور دونون ہاتونکو دونون زانون کے اوپر
رکہے اور اونگلیون کو قبلے کیطرف کشادہ رکہے اور امام شافعی کے نزدیک خنصر اور
بنصر کو باندہے اور بیچ کی اور انگوٹھے سے حلقہ کرے اور اشارہ کرے ساتھہ
کلمہ لا کے اونگلی سے وقت شہادتین کے چنانچہ ہمارے علماؤن سے بھی ایسا ہی
منقول ہے اور تشہد پڑہے حضرت عبداللہ بن مسعود کا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ
وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور پہلے قعدے مین اس سے زیادہ نہ پڑھے
اور اخیر کی دو رکعت مین فقط فاتحہ پڑہے اور اگر تسبیح کہے یا چپ کہڑا رہے
درست ہے اور پہر بیٹھے جسطرح کہ پہلے بٹہیا تہا اور امام شافعی کے نزدیک دوسرے
قعدے مین سرین پر بیٹھے اور پیر دونون داہنی طرف نکالدیوے اور عورت دونون قعدے مین
اسیطرح بیٹھے اور بعد تشہد کے درود پڑہے اور دعا مانگے جو قرآن مجید کے مشابہ
یا ماثور کے نہ آدمیون کی باتون سے تو ایسی چیز نہ مانگے جو آدمیون سے خاص
مانگتے ہین پہر سلام کہے داہنی طرف اور نیت کرے اونکی جو اودہر آدمی اور فرشتہ

مین اور بائین طرف بھی ایسے ہی کرے اور مقتدی امام کی بھی نیت کرے امام کی جانب مین اور اگر امام اوسکے سامنے ہے تو دونون جانب مین نیت امام کی کرے اور امام دونون سلامو نمین نیت کرے اور بعض کے نزدیک فقط پہلے سلام مین اور بعض کے نزدیک کسی مین نکرے اور جو اکیلا ہی وہ دونون سلامونمین نیت فرشتونکی کرے

## قراءت کے بیان مین

نماز جمعہ اور نماز فجر اور عشا اور مغرب کی اول دو رکعتون مین امام پکار کے پڑھے اور اکیلے کو ادا مین اختیار ہے اور قضا مین ضرور آہستہ سے پڑھے اور ادنی درجہ جہر کا یہ ہے کہ دوسرا سنے اور سر کا یہ کہ فقط آپ سنے اور یہی صحیح ہے اور بعضون کے نزدیک ادنی درجہ جہر کا یہ ہے کہ آپ سنے اور ادنی سر یہ ہے کہ فقط تصحیح حروف کی ہو تو طلاق اور عتاق اور جو چیزین کہ بولنے سے متعلق مین اگر اسطرح کہے جو اپنے تئین نہ سنائی دیوے واقع نہونگی اگر عشا کی دو رکعتون اول مین سورت نہ پڑھے اخیر کی دو رکعتون مین بعد فاتحہ کے پڑھ لیوے اور فاتحہ اور سورت دونونکا جہر کرے اگر امام ہی اور اگر فاتحہ پہلی دو رکعتونمین چھوڑ دے تو پچھلی دو رکعتونمین نہ پڑھے کیونکہ دوسری رکعتونمین بھی فاتحہ پڑھا جاتا ہے اور پہلی رکعتونکا بھی فاتحہ اوسمین پڑھیگا تو ایک رکعت میں فاتحہ لازم آوینگے اور تکرار فاتحہ کی غیر مشروع ہے اور قرأت فرض ایک آیت ہے اور اتنا پڑھنے والا گنہگار ہوگا بسبب ترک واجب کے اور جو سفر مین جلدی ہو تو فاتحہ اور جو سورت چاہے پڑھے اور اگر امن ہو تو مانند سورہ بروج و انشقت کے پڑھے اور اقامت مین فجر اور ظہر مین حجرات سے بروج تک جو صورت چاہے پڑھے اور عصر اور عشا مین بروج سے لم یکن تک اور مغرب

Marfat.com

مین لم یکن سے آخر تک جو سورت چاہے پڑہے اور جو ضرورت ہو تو جتنا ہو سکے اور کوئی سورت
کا معین نماز مین کرنا مکروہ ہے اور مقتدی چپکا کھڑا رہے اور سنے اور کچھ نہ پڑہے فرمایا اللہ
تعالی نے جب قران پڑہا جاوے تو سنو اور چپ رہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جسکے واسطے امام ہو تو قراءت امام کی کافی ہے اوسکو اور فرمایا کیا ہے واسطے میرے جھگڑا کیا جاتا ہون
قرآن مین یعنی جب لوگ میرے پیچھے قرآن پڑہتے ہین تو خیال اونکی طرف جاکے قراءت قرآن مین خلل پڑتا ہے

## جماعت کے بیان مین

جماعت سنت موکدہ ہے قریب واجب کے اور بہتر امامت کیلئے جو احکام نماز کو خوب جانتا ہو پہر جو قاری
زیادہ ہو پہر جو پرہیزگار زیادہ ہو پہر جو سن مین زیادہ ہو اور نماز غلام اور گنوار اور فاسق اور اندہے
اور بدعتی کی اور ولد الزنا کی پیچھے مکروہ ہے اور جماعت عورتونکی جسمین مرد نہ ہووے مکروہ ہے اور اگر جماعت کی
تو جو عورت امام ہے وہ مقتدیونکی برابر کھڑی ہووے جوان عورتونکو ہر نماز جماعت مین اور بڑہیونکو ظہر اور
عصر مین حاضر ہونا مکروہ ہے اور فجر مغرب عشا مین بڑہیونکا آنا مکروہ نہین متوضی کو تیمم کی پیچھے اور
وضو کرنیوالیکو مسح کرنیوالیکے پیچھے اور سیدہے کھڑے ہونیوالیکو بیٹھے اور کھڑیکے پیچھے اور اشارہ کرنیوالیکو پیچھے
اشارہ سے پڑہنے والیکے اور نفل پڑہنے والیکو فرض پڑہنے والیکے پیچھے اقتدا درست ہے اقتدا مرد کی
ساتھ عورت اور لڑکے اور خنثی کے اور پاک کی ساتھ معذور کے اور قاری کی ساتھ ان پڑہکے اور پہننے والے
کی ساتھ ننگے کے اور اشارہ نکرنیوالے کی ساتھ اشارے کے پڑہنے والے کے اور فرض پڑہنے والیکی ساتھ نفل
پڑہنے والیکے درست نہین اور اسیطرح جو مقتدی اور فرض پڑہتا ہے اور امام دوسری نماز فرض پڑہتا ہے
تو بھی درست نہین مقتدیکی نماز امام قراءت کا طول نکرے اور اسیطرح سے پہلی رکعت مین دوسری سے زیادہ طول
نکرے مگر نماز فجر مین جب مقتدی ایک ہے امام اوسکو داہنی طرف کھڑا کرے اور اگر زیادہ ہون تو امام آگے
بڑہ جاوے اور اونکو حکم تاخیر کا نکرے کیونکہ ایک آدمی کا آگے بڑہنا بہت آدمیون کے ہٹنے سے آسان ہے

Marfat.com

اور اگر امام کی نماز مین فساد معلوم ہو مقتدی ہی پہر پڑہین اور پہلے مرد صف باندہین پہر لڑکے پہر خنثے پہر عورتین تو اگر عورت مرد کے پہلو مین برابر ہوگئی اور بیچ مین کچہہ حائل نہین اور وہ عورت لایق شہوت ہے اور امام نے اوسکی امامت کی نیت کی ہی اور نماز مین دونون شریک ہین مرد کی نماز فاسد ہوجاویگی اور اگر امام نے نیت عورت کی نہین کی ہی نماز عورت کی باطل ہوجاویگی اور نماز کی شرکت کے معنے یہ ہین کہ دونون اپنے تحریمہ کو امام کے تحریمہ پر بنا کرتے ہون اور اون دونون کے واسطے امام ہو اوس نماز مین جو وہ دونون پڑہتے ہین یا حقیقۃً مثلاً دونون مقتدی ہون یا حکماً مثلاً کسی مرد اور عورت کو نماز مین حدث ہوا اور اوسنے اور عورت نے بنا کی اور امام فارغ ہوا اور عورت مرد کے برابر ہوگئی تو نماز فاسد ہوجاوے گی اور مسبوق کی اگر ماسبق کے ادا کرنے مین برابر ہوگئی تو مرد کی نماز فاسد نہوگی یہ جب ہے کہ امام عورتون کی نیت کرے اور اگر نیت نکی تو عورت کی نماز باطل ہوجاوے گی اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر اقتدا کرے ساتہہ امام کے برابر ایک شخص کی تو اقتدا اوسکی صحیح نہوگی مگر یہ کہ امام اوسکی امامت کی نیت کرے اور اگر عورت ملنے برابر مرد کے اقتدا نہین کی ایک روایت مین نیت امام کی شرط ہی اور ایک روایت مین شرط نہین اور تفصیل اسکی شرح وقایہ عربی مین خوب ہے جسکا جی چاہے دیکہہ لے اور اگر امامت کی ان پڑہے نے قاری اور ان پڑہے کی تو سب کی نماز فاسد ہوئی یا امی کو خلیفہ کیا اگرچہ پچہلی دو رکعتون مین ہو سبکی نماز فاسد ہوجاویگی لیکن نماز قاری کے سو اسواسطے کہ اوسنے قرأت باوجود قدرت کے ترک کی اور نماز ان پڑہون کی سو اسواسطے کہ جب اونہون نے رغبت کی جماعت کی تو چاہیے کہ قاری کے ساتہہ اقتدا کرین تاکہ قرأت اوسکی ان لوگون کی قرأت ہوجاوے تو گویا ان لوگون نے بہی قرأت ترک کی اور دوسرے مسئلے مین خلاف امام زفر کا ہے

## حدث مین بیچ نماز کے

مصلی کو اگر نماز مین حدث ہووے وضو کر کے تمام کریوے اور بعد تشہد کے ہو تو
بہی تمام کرے اور صاحبین کے نزدیک تمام ہو جاویگی اور شروع سے پڑہنا
افضل ہے اور اگر امام کو حدث ہووے تو مقتدیون مین سے کسی کو خلیفہ کرد
پہر وضو کرے اور نماز جہان وضو کیا ہے اوسجگہ یا پہلی جگہ پر تمام کرے اور جو
شخص اکیلا ہووے وہ بہی وضو کی جگہ یا پہلی جگہ پر تمام کرے اگر خلیفہ فارغ
ہو جاوے اور اگر فارغ نہین ہوا امام خلیفہ کے پیچہے نماز کو تمام کرے اور مقتدی
بہی ایسا ہی کرے اور اگر کوئی شخص نماز مین مجنون یا بیہوش ہو گیا یا سو گیا اسطرح
کہ وضو نہین جاتا اور اوسکو احتلام ہوا یا قہقہہ کیا یا قصداً حدث کیا یا درہم سے
زیادہ پیشاب یا اور نجاست اوسپر پڑ گئی یا اوسکے زخم سے خون جاری ہوا یا
اوسنے جانا کہ مینے حدث کیا اور مسجد سے یا صفون سے نکل گیا پہر اوسکو معلوم
ہوا کہ حدث نہین ہوا تہا ان سب صورتون مین نماز باطل ہو گئی پہر سرے سے
پڑہے اور اگر مسجد سے یا صفون سے باہر مسجد کے نہین نکلا اور صفون سے بہی متجاوز نہین ہوا
تو بنا کرنا درست ہی اور اگر بعد تشہد کے جان کے حدث یا کوئی اور عمل منافی صلوۃ
کے کیا نماز اوسکی تمام ہو جاوے گی اور بعد تشہد کے اگر تیمم کرنیوالی نے
پانی پر قدرت پائی یا موزہ اوسنے تہوڑے عمل سے جو منافی
نماز نہین اوتار لیا یا مدت موزہ کی تمام ہو گئی یا ان پڑہے کو سورت
یاد آگئی یا ننگے نے کپڑا پایا یا اشارہ کرنے والا رکوع اور سجدے پر
قادر ہو گیا یا ترتیب والے کو نماز قضا یاد آگئی اور اسکا بیان آگے آویگا

Marfat.com

یا امام نے ان پڑہے کو خلیفہ کیا یا نماز فجر مین آفتاب نکل آیا یا نماز جمعہ مین عصر کا وقت آگیا یا عذر والے کا عذر زائل ہوگیا یا پٹی زخم سے تندرستی کے سبب سے گر پڑی ان سب بارہ صورتون مین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہوگئی اور صاحبین کے نزدیک تمام ہوگئی اور اگر بعد تشہد کے امام نے قہقہہ کیا یا قصداً حدث کیا مسبوق کے نماز باطل ہوجاویگی اور اگر بائین کین یا مسجد سے نکل گیا تو جائز ہوگی اور اگر امام قرأت مین رک گیا تو دوسرے کو خلیفہ کرنا درست ہے اگر کم ایک آیت سے پڑہا ہووے تو اگر اتنا پڑہ چکا کہ نماز جائز ہوجاویگی اور پہر خلیفہ کیا نماز فاسد ہوگی اور اگر امام نے مسبوق کو خلیفہ کیا تو درست ہے اور مسبوق نماز کو تمام کرے اور مدرک کو خلیفہ کرے تاکہ وہ سلام پہیرے اور مسبوق باقی نماز اپنی پڑہ لیوے اور جب مسبوق نماز کو امام کی تمام کرے تو پہر اگر اوسکو حدث ہوا کوئی اور عمل منافی صلوۃ اوس نے کیا مانند قہقہہ اور کلام کے اور مسجد سے نکلنے کے فاسد ہوجاوے گی نماز اوسکی اور پہلی امام کے جس نے مسبوق کو خلیفہ کیا تہا مگر جب پہلا امام فارغ ہوجاوے جیسے اوس نے وضو کیا اور پایا خلیفہ کو اسطرح پر کہ کچہہ نماز اوسکی نہ گئی اور تمام کرلی اوس نے نماز پیچہے خلیفہ کے اور مقتدیون کے نماز کسی صورت مین فاسد نہوگی کیونکہ وہ اپنی نماز تمام کرچکے اور اگر رکوع یا سجدہ مین حدث ہوا اور وضو کرکے بنا کیا رکوع اور سجدہ کو پہر دوبارہ کرے اور اگر رکوع یا سجدے مین یاد کیا کہ ایک رکعت کا رکوع اور سجدہ نہین کیا تہا

Marfat.com

اور اوسیوقت اوسکو قضا کیا تو جس رکوع اور سجدے مین یاد کیا تھا اوسکا ہی لوٹانا مستحب ہی اور اگر نہ لوٹایا تو کچھہ حرج نہین اور اگر امام کے ساتھہ ایک ہی مقتدی تھا اور امام کو حدث ہوا تو وہ شخص اوسکا خلیفہ ہوجائے اگرچہ امام خلیفہ نکرے تو اگر وہ مقتدی عورت یا لڑکا ہی امام کی نماز فاسد ہوجاویگی اور بعضون نے کہا ہے کہ فاسد نہوگی کیونکہ اوس نے خلیفہ نہین کیا ہے اور یہ عورت اور لڑکا تو امامت کی صلاحیت نہین رکھتے تو مقتدی بغیر امام کے رہ جاویگا سو نماز ان کی فاسد ہوجاویگی اور امام کی فاسد نہ ہوگی۔

## نماز کے مفسدات اور مکروہات کی بیان مین

مفسدات یعنی جو نماز کو فاسد کرتی ہین بہت سے ہین پہلے کلام کرنا اگرچہ بھولے سے یا خواب مین ہووے دوسرے قصداً سلام کرنا اگر بھولے سے کریگا نماز فاسد نہوگی تیسرے جواب سلام کا کہنا قصداً ہو یا بھولے سے چوتھے آہ یا اوہ یا اُف کہنا پانچوین آواز سے رونا کسی مصیبت یا درد سے چھٹے بغیر عذر کے کھانسنا ساتوین جواب چھینک کا دینا آٹھوین بری چیز کا جواب اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ سے دینا اور خبر خوش کا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے اور خبر عجیب کا سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے نوین سوا امام کے اور کو قرات کا بتانا اور اپنے امام کو بعض مشائخ نے کہا ہی کہ اگر مقدار فرض کے پڑھ چکا ہے یا ایک آیت سے اوس نے دوسری آیت پڑھی اور اوس نے لقمہ دیا بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے لقمہ لیلیا تو اوسکی

بھی نماز فاسد ہوجاوے گی اور بعضون نے کہاہے کہ اگر امام کو بتا دیگا تو
کسی صورت مین نماز نہ جاوے گی اور اسی پر فتویٰ ہے دسوین
مصحف سے دیکھہ کے پڑہنا گیارہوین نجس جگہ پر سجدہ کرنا بارہوین
جو کہ آدمیون سے مانگتے ہین وہ مانگنا جیسے کہے یا اللہ تعالی فلانی
عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجکو ہزار دینار دے تیرہوین کھانا
یا پینا چودھوین عمل کثیر کرنا او عمل کثیر بعضونکے نزدیک وہ کہ جسمین دونون ہاتھون کے
لگانے کی حاجت ہو اور بعضون کے نزدیک عمل کثیر وہ ہے جسکو
مصلی کثیر جانے اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ کے قریب ہے
اور اگر کسی نے ایک رکعت نماز پڑہی اور پہر نیت ابتدا سے
کی اور تکبیر تحریمہ کہی لیکن ہاتھہ نہ اوٹھائے تو اگر دوسری نماز پڑہنا
چاہتا ہے پہلی رکعت اس مین سے محسوب نہوگی اور اگر وہی نماز پڑہتا ہے
تو یہ رکعت اوس مین محسوب ہوگی اور اگر کوئی جنت یا دوزخ کے
ذکر سے نماز مین روئے یا عمل قلیل کرے یا عمل کثیر تک نہ پہونچے
یا عذر سے کہانسی یا کوئی اوسکے سامنے گذر جاوے تو نماز نہین جاتی
اور گذرنیوالا گنہگار ہوتا ہے اگر مقام سجدے مین زمین پر بغیر کسی چیز حائل
کے گذرے اور پوشیدہ نرہے کہ وہ شخص اگر چھوٹی مسجد مین نماز پڑہتا ہی تو جس جگہہ
گذرے گا گنہگار ہوگا اور اگر بڑی مسجد یا جنگل مین پڑہتا ہی تو بعضون کے نزدیک اگر
مقام سجدے مین گذریگا تو گنہگار ہوگا والا نہین ہوگا اور بعضون کے نزدیک جہانتک
اسکی نظر مقام سجدہ دیکہ نظر کرنے مین پہونچتی ہے وہ مقام سجدہ مین داخل ہے

Marfat.com

تو اگر کوئی شخص دکان پر پڑھتا ہے اور نیچے دکان کے کوئی گذرا تو اول روایت
کے موافق گنہگار نہوگا اور دوسری روایت کے موافق اگر گذرنیوالے کے
اور مصلی کے کچھ اعضا مقابل ہو گئے تو گنہگار ہوگا ورنہ گنہگار نہوگا جو شخص جنگل
مین نماز پڑھتا ہے وہ مقام سجدہ مین دونون ابرو مین سے ایک ابرو کے
برابر سترہ کھڑا کرے کہ طول اوسکا ایک گز کا ہووے اور ایک اونگل کا موٹا
اور سترے کو رکھدینا زمین پر یا بجاے سترے کے زمین پر خط کھینچ لینا درست
نہین اور اگر سترہ نہووے اور کوئی شخص گذرنا چاہے یا سترہ اور آدمی کے
بیچ مین گذرے تو اوسکو تسبیح یا اشارہ سے منع کرے اور دونون سے منع کرنا
درست نہین اور امام کا سترہ مقتدیون کو بھی کفایت کرتا ہے اور جو جانے کہ
اس راہ مین کوئی نہ آویگا یا اوسجگہ راہ نہووے تو سترہ کا نہ گاڑنا درست ہے

## مکروہات نماز مین

پہلے سدل کپڑے کا اور وہ یہ ہے کہ چادر کو سر یا کندھے پر ڈالے اور اوسکے
کنارون کو چھوڑ دے اسطرح پر کہ لٹکی رہین اور قبا مین یہ کہ کندھون پر ڈالے
اور دونون آستین کو ہاتھون مین نہ ڈالے اور دونون طرفون کو نہ ملاوے
دوسرے کپڑے کو سمیٹنا خاک اور غبار سے تیسرے کپڑے یا بدن سے
کھیلنا چوتھے سب بالون کا جمع کرنا یا بالون کو لپیٹ کے جڑ مین داخل کرنا
پانچوین اونگلیون کو چٹخانا چھٹے گردن پھیر کے دیکھنا اور آنکھ کے گوشے سے
بغیر گردن پھیرنے کے مکروہ نہین ساتوین کنکریون کا ہٹانا مگر ایکبار سجدے
کے لیے آٹھوین کمر پر ہاتھ رکھنا نوین دونون ہاتھون کا کھینچنا اور سینے کو آگے

کرنا واسطے سستی کے دسوین کتّے کیطرح بیٹھنا اسطرح کہ دونون سرین پر
بیٹھے اور دونون زانون کو کھڑا کرے گیارہوین سجدہ مین دونون بازو کو بچھادینا
بارہوین چارزانون بعذر بیٹھنا تیرہوین اکیلے امام کا کھڑا ہونا مسجد کی محراب مین
یا دکان پر امام کا کھڑا ہونا اور قوم کا نیچے یا قوم کا دکان پر اور امام کا نیچے چودہوین کھڑا
ہونا مصلی کا صف کے پیچھے جس مین جگہ باقی ہے پندرہوین تصویر کا ہونا سر کے
اوپر یا اوسکے آگے یا برابر اور اگر پیچھے یا نیچے قدم کے ہی تو مکروہ نہین سولہوین سر
ننگے نماز پڑہنا سستی اور کاہلی کے سبب سے اور اگر واسطے عاجزی کے پڑہے تو
مکروہ نہین سترہوین برے کپڑون مین جو گھر مین پہنے رہتا ہے اور لوگون کے
پاس اون کپڑون سے نہین جاتا اون کپڑون سے نماز پڑہنا اٹھارہوین
خاک کے دور کرنے کے واسطے نماز مین پیشانی کا زمین پر ملنا اونیسوین
آسمان پر نظر کرنا بیسوین سجدہ پگڑی کے پیچ پر کرنا اکیسوین آیتون کا گننا بائیسوین
کپڑا جسمین تصویر ہی اوسکا پہننا اور مسجد کے اوپر وطی اور پیشاب اور پیخانہ مکروہ ہے
اور دروازہ مسجد کا بند کرنا بھی مکروہ ہی اور مسجد کا نقش کرنا ساتھ گچ اور ساج یا سونیکے پانی کے مکروہ نہین ہے
اور کھڑا ہونا امام کا مسجد مین اور سجدہ کرنا محراب مین مکروہ نہین اور جو شخص کہ بیٹھا باتین
کررہا ہے اوسکے پیچھے نماز پڑہنا مکروہ نہین اور جس فرش پر کہ تصویرین بنی ہین
اگر اوسپر سجدہ نہین کرتا تو نماز پڑہنا وہان مکروہ نہین اور جو صورت اتنی چھوٹی
ہے کہ دکھلائی نہین دیتی یا سوا حیوان کے اور کسی چیز کی تصویر یا حیوان کی
مگر اوسکا سر کٹا ہے تو مکروہ نہین اور مار ڈالنا بچھو اور سانپ کا بھی نماز مین مکروہ نہین اور
جس گھر مین کہ مسجد ہے اوس گھر کی چھت پر پیشاب کرنا مکروہ نہین اسواسطے کہ

Marfat.com

وہ حکم مسجد کا نہین رکھتا کہ پیشاب اوس پر مکروہ ہووے

## وترا ور نوافل کے بیان مین

وتر امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور نزدیک صاحبین اور امام شافعی کے سنت ہے اور وتر کی تین رکعتین ہین ایک سلام سے امام شافعی کے نزدیک دو سلام کرے ہمیشہ تیسری رکعت وترمین قبل رکوع کے دونون ہاتھہ اوٹھا کے تکبیر کہکے دعا قنوت پڑھا کرے اور امام شافعی کے نزدیک پندرہوین رمضان سے آخر مہینے تک قنوت پڑھے اور پھر کبھی وتر مین نہ پڑھے سواے وتر کے اور کسی نماز مین دعاے قنوت پڑھنا درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک فجر کی اخیر رکعت مین بعد رکوع کے بھی قنوت پڑھا کرے اور پڑھے وتر کی ہر رکعت مین فاتحہ اور سورت یعنی تیسری رکعت مین بھی سورت پڑھے اگر شافعی مذہب کے پیچھے حنفی نماز پڑھتا ہے اور وتر مین اس سے قنوت نہ پڑھی حنفی بھی نہ پڑھے اور صبح مین اوسکی تابعداری نکرے بلکہ چپکا کھڑا رہے

## نوافل کے بیان مین

قبل فجر اور بعد ظہر اور عشا اور مغرب کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہین اور قبل ظہر اور جمعہ کے چار رکعتین ایک سلام سے اور چار قبل عصر اور عشا اور بعد عشا کے مستحب ہین اور دن مین چار رکعت سے نفل زیادہ پڑھنا ایک سلام سے مکروہ ہین اور رات کو آٹھہ رکعت سے زیادہ اور چار رکعتین دن رات مین ایک سلام سے پڑھنا افضل ہین فرض کی دو رکعتون مین اور وتر اور نوافل کی سب رکعتون مین قرأت فرض ہے اور جس نفل کو قصداً شروع کر لیا ہووے تمام کرنا اوسکا لازم ہے اگرچہ طلوع

Marfat.com

بلغروب آفتاب کے وقت شروع کیا ہووے تو اگر بھولے سے شروع
کیا ہووے مثلاً اوسکو معلوم ہو کہ ظہر مینے نہین پڑہی اور اوسنے شروع کی اور
بعد اوسکے معلوم ہوا کہ نماز مین پڑہ چکا ہون اور اوس نے نماز توڑ دی قضا
کرنا اوسکا واجب نہین اور اگر چار رکعت نفل شروع کین پہلے دوگانے
مین توڑ دیا ایک دوگانے کی قضا لازم آوے گی اور امام ابی یوسف رحمہ اللہ
کے نزدیک چارون رکعت کی اور اگر دو رکعتون کے بعد بیٹھ کر تیسری
رکعت کیواسطے کہڑا ہوا اور اوسکو توڑ دیا تو فقط دوسرے دوگانے کی
قضا کرے کیونکہ اول دوگانہ تمام ہو چکا اور یہ اس پر مبنی ہی کہ ہر دوگانہ
ایک نماز علیحدہ ہے اگر چار رکعت نفل کی نیت کی اور دونون دوگانہ یا پہلے
دوگانے یا دوسرے مین یا دوسرے دوگانے کی ایک رکعت مین یا
اول دوگانے کی ایک رکعت مین یا اول دوگانے مین اور دوسرے کی ایک
رکعت مین قرأت ترک کی دو رکعتون کی قضا لازم آوے گی اور اگر ہر دوگانے
کی ایک رکعت مین یا دوسرے دوگانے مین اور ایک رکعت مین اول
کے ترک کی تو چارون رکعتون کی قضا لازم آوے گی اور پہلی اور چوتھی صورت
مین امام ابی یوسف کے نزدیک چار رکعتون کی قضا لازم آوے گی اور ساتوین
اور آٹھوین صورت مین امام محمد کے نزدیک دو رکعتون کی قضا واجب ہوگی اور
دوسری اور تیسری اور چوتھی اور پانچوین صورت مین سب کے نزدیک قضا
دو رکعتون کی لازم آوے گی تو امام صاحب کے نزدیک چھ صورتون مین
دو رکعتون کی قضا لازم آوے گی اور دو صورتون مین چار رکعت کی اور امام

Marfat.com

ابی یوسف کے نزدیک چار صورت ہین دو رکعتونکی اور چار صورتین چار رکعتونکی اور امام محمد کے نزدیک سب صورتون مین دو رکعت لازم آوینگی اور سب آٹھہ صورتین ہین اور اگر چار رکعت نفل شروع کیا اور اول دوگانیکی تشہد مین توڑ ڈالا دوسرے دوگانیکی قضا لازم نہ آویگی اور اگر چار رکعتین نفل پڑہین اور بیچ مین اونکے نہ بیٹھا اول دوگانیکی قضا لازم نہ آویگی اور بیٹھہ کے نفل پڑہنا اگرچہ کھڑا ہو سکتا ہو درست ہے اور کھڑے ہوکے شروع کرنا اور پھر بیچ مین بعذر بیٹھہ جانا مکروہ ہے اور نفل باہر شہر کے سواری پر اگرچہ قبلہ کیطرف مونہہ نہو اشارے سے درست ہے تو اگر سواری پر نفل شروع کیا اور پھر اوترا اور تمام کیا جائز ہے اور اگر نیچے شروع کیا اور سواری پر تمام کیا نماز فاسد ہوگی۔

## تراویح کے بیان مین

تراویح رمضان مین قبل وتر کے بعد عشا کے بیس رکعتین سنت ہین اور ہر چار رکعت کے بعد جتنی دیر مین کہ اوسکو پڑہا ہے بیٹھے اور پانچ ترویحے ہوتے ہین اور ترویحہ ہر چار رکعت کو کہتے ہین اور ہر ترویحے مین دو سلام ہین اور ایک ختم رمضان مین سنت ہے اور قوم کی سستی سے ترک نہین کرنا چاہتے اور سوا رمضان کے وتر جماعت سے نہ پڑہین اور رمضان مین وتر جماعت سے پڑہین۔

## نماز خسوف اور کسوف اور استسقا کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ خسوف چاند کے تاریک ہونے کو کہتے ہین اور کسوف آفتاب کے تاریک ہونے کو کہتے ہین اور بعض ایک دوسرے پر اطلاق کرتے ہین اور ہندی مین اوسکو گہن کہتے ہین وقت کسوف کے امام جمعے کا آدمیون کے ساتھہ دو رکعت پڑہے بغیر اذان اور اقامت کے مانند نفل کے اور ہر رکعت

Marfat.com

مین ایک رکوع کرے اور امام شافعی کے نزدیک دو رکوع کرے اور قرأت کا جہر کرے اور طول قرأت کا کرے دونون رکعتون مین اور بعد اوسکے دعا مانگے یہان تک کہ آفتاب روشن ہوجاوے اور جو امام جمعے کا حاضر نہوا کیلے اکیلے پڑھین اور نماز خسوف بھی ایسی ہی ہے مگر اوس مین جماعت نہین اور جب پانی برسنا بند ہوجاوے تو ہر شخص دعا کرین اور استغفار نہ جماعت نہ خطبہ اور اگر اکیلے اکیلے نماز پڑہ لیوین تو درست ہے اور مونہہ قبلے کیطرف کرین اور چادر کو نہ اولٹین اور نہ ذمّی حاضر ہووے۔

## فرض پانے کے بیان مین

جسنے کہ نماز فجر یا مغرب تنہا شروع کی اور پھر تکبیر کہی گئی واسطے جماعت کی نماز توڑے اور جماعت سے پڑہے اگرچہ ایک رکعت پڑہ چکا ہووے اور اگر ایک رکعت سے زیادہ پڑہ چکا ہووے مثلاً دو رکعت تو فجر مین اوسکی نماز تمام ہوچکی اور مغرب مین اکثر نماز ہوگئی اور اکثر کو حکم کل کا ہے اور جس نے عشا یا عصر یا ظہر مین شروع کیا اور پھر تکبیر ہوئی پھر واسطے جماعت کے توڑ دی اور ملجاوے مگر اگر پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا ہو تو دوسری رکعت بھی اوسکے ساتھہ ملا لیوے تاکہ ایک دوگانہ نفل پورا ہوجاوے اور رکعت ضائع نہوجاوے سو فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوٓا اَعْمَالَكُمْ یعنی نہ باطل کرو اپنے عملون کو بعد اوسکے سلام پھیر کے جماعت مین ملے اور بغیر دوسری رکعت ملائے نہ توڑے اور اگر ایک رکعت سے کم پڑہا ہے تو توڑ دیوے اور جماعت مین شریک ہووے اگر چار رکعتی نماز مین تین پڑہ چکا ہے اور تکبیر

Marfat.com

ہوئی نماز کو تمام کرے بعد اوسکے نفل جماعت سے پڑہے مگر عصر مین پہر امام کے ساتھہ
نہ پڑہے کیونکہ نفل بعد عصر کے مکروہ ہین اور اگر مسجد مین اذان ہوگئی تو مسجد سے نکلنا
قبل نماز کے مکروہ ہے اور اگر ظہر یا عشا کے وقت مسجد مین اقامت ہوئی مکروہ
ہے کہ قبل نماز کے وہان سے نکلے اگرچہ آپ نماز پڑہ چکا ہو مگر یہ کہ دوسری جماعت کا
مقیم ہووے اور فجر عصر مغرب مین نکل جاوے تو جائز ہے بغیر کراہت کے اگرچہ
تکبیر ہو چکی ہو کیونکہ اگر جماعت مین شریک ہوجاویگا تو وہ نماز نفل ہوگی اور نفل
بعد فجر اور عصر کے مکروہ ہے اور مغرب مین تین رکعتین ہین اور تین رکعت نفل
مشروع نہین اور جو شخص ڈرتا ہے کہ اگر سنت فجر کی پڑہونگا تو نماز فرض جماعت
سے نہ ملے گی سنت کو ترک کرے اور جو ایک رکعت ملنے کی امید ہو تو ترک
نکرے اور اگر سنت فجر کی بدون فرض کے فوت ہوئی تو قضا نکرے جب تک
کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد آفتاب نکلنے کے بھی شیخین کے نزدیک قضا نکرے
اور امام محمد کے نزدیک زوال تک قضا کرے اور بعد زوال کے نکرے
اور اگر ساتھہ فرض کے فوت ہوئی ہو تو اگر قبل زوال کے قضا کرے تو
دونون کی قضا کرے اور بعض مشائخ کے نزدیک بعد زوال کے بھی
اور بعض کے نزدیک بعد زوال کے فقط فرض کی قضا پڑہے سنت ظہر کی جسکے
خوف ہو جماعت کے جانیکا یا نہو ترک کیجاویگی اور بعد فرض کے قبل دوگانہ
سنت کے پڑہ لیوے اور سوا انکے کوئی سنت قضا نہین کیجاوے گی
اور جس شخص نے ایک رکعت ظہر کی جماعت سے پائی جماعت اوسنے نہین
پڑہی بلکہ فضیلت جماعت کی پائی تو اگر کسی نے قسم کہائی کہ ظہر کی نماز مین جماعت

Marfat.com

سے پڑھونگا اور اوسنے ایک رکعت پائی قسم اوسکی جھوٹی ہوئی کیونکہ
اوسنے جماعت کو نہین پایا بلکہ فضیلت جماعت کو پایا اور جو شخص کہ مسجد
مین آیا اور جماعت اوسمین ہوچکی تھی تو اوسنے چاہا کہ فرض کو تنہا ادا کرے
تو کرخی وغیرہ کے نزدیک سنتین نہ پڑھے اور حسن بن زیاد کے بھی نزدیک
فرض سے شروع کرے لیکن صحیح یہ ہے کہ سنتین پڑھے لیکن جب وقت
تنگ ہو تو ترک کرے اور جس نے کہ اقتدا کی اور امام رکوع مین تھے اور
ٹھیرا یہانتک کہ امام نے سر اوٹھالیا تو وہ رکعت اوسکو نہین ملی اور امام
زفر کے نزدیک ملگئی اگر کسی شخص نے قبل امام کے رکوع کیا اور پھر امام رکوع مین
گیا درست ہوگیا اور امام زفر کے نزدیک درست نہین ہوا

## قضا نمازون کے پڑھنے کے بیان مین

اگر کسی شخص کی ایک دن رات کی نماز یعنی پانچ نمازین اور وتر فوت ہوئے ترتیب سے
پڑھنا فرض ہے اور جب بعض وقتی ہون اور بعض قضا اوسمین بھی ترتیب
فرض ہے اور جس کو یاد ہوا کہ اوسنے رات کو وتر نہین پڑھے ہے فجر کی
نماز اوسکی جائز نہوگی امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک
جائز ہوگی اور اگر اوسکو معلوم ہوا کہ فرض عشا کے بے وضو اوسنے پڑھے
تھے اور سنت اور وتر کو با وضو امام صاحب کے نزدیک فرض اور سنت
کا اعادہ کرے اور وتر کا اعادہ نکرے اور صاحبین کے نزدیک وتر
کا بھی اعادہ کرے اور ترتیب کو ساقط کر دیتی ہے وقت کی تنگی تو مثلاً
عشا و وتر فوت ہوگئی اور فجر کا وقت اتنا باقی ہے کہ پانچ رکعتین پڑھ سکتا ہے صبح کی نماز

Marfat.com

اور وتر پڑھ لیوے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر ظہر اور عصر فوت ہوئین اور
وقت مغرب کا اتنا باقی ہے کہ سات رکعتین پڑھ سکتا ہے ظہر اور مغرب
پڑھ لیوے اور بھول جانا بھی ترتیب کو ساقط کر دیتا ہے مثلاً ادا پڑھنے کے
وقت قضا یاد نرہے اور پانچ نمازون سے زیادہ اگر فوت ہو جاوین تو
بھی ترتیب ساقط ہوتی ہے اگرچہ اگلی ہون یعنی چھہ سے زیادہ ہون یا
حادث ہون یعنی چھہ سے کم ہون یا چھہ ہون اور اگر کسی کی ایک مہینے کی
نمازین قضا ہوئین اور اوس نے نادم ہو کے وقتی نمازین پڑھنا شروع کین
پھر اوس نے ایک نماز چھوڑی اور اوسکو یاد رہی تو اوسکو وقتی پڑھنا بغیر ادا کرنے اوسکے
درست ہے اور اگر اسیطرح سارے مہینے کی نمازون کو پڑھ لیا مگر ایک
یاد فرض باقی رہی ہے تو اوسکو ترتیب فرض نہین کیونکہ ترتیب جب ہی جب
پانچ یا کم قضا ہوئی ہون تو جب سب ادا کر لیگا ترتیب آجاویگی اور بعض
مشائخ کے نزدیک اگرچہ پانچ یا زیادہ اس سے نمازین پڑھ لین اور پانچ یا کم
باقی رہین تو پھر ترتیب فرض ہو جاتی ہے اور پہلا مذہب مختار امام
سرخسی کا ہے اور صاحب محیط نے کہا ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے اور
اگر کسیکی ایک نماز قضا ہو گئی تھی اور اوسکو یاد تھی اور بغیر اوسکے ادا کی پانچ
نمازین پڑھین سب فاسد ہون گی تو اگر ایک نماز اور پڑھ لی سب صحیح
ہو جاوین گی اور اگر قضا بعد پانچ نمازون کے پڑھ لی وہ فرض نمازین سب
نفل ہو جاوینگی نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اونکو پھر پڑھنا پڑیگا اور
امام محمد کے نزدیک نفل بھی نہونگے بلکہ سب باطل ہو جاوین گے

Marfat.com

## سجدہ سہو کے بیان مین

اگر ایک رکن کو دوسرے رکن پر مقدم کیا یا ایک دو بار کیا یا کسی واجب کو بدلدیا
یا بھولے سے چھوڑ دیا جیسے رکوع قبل قراءت کرلیا یا بیچ کے تشہد مین بعد تشہد کے
پھر بیٹھا رہا اور امام صاحب سے مروی ہے کہ اگر ایک حرف تشہد پر سے زیادہ کیا
تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر اللھم صل علی محمد اتنا زیادہ
کہا تو واجب نہوگا مگر جب ایک رکن کے موافق زیادہ ہووے جیسے قیام یا قعود یا
دو بار رکوع کرے یا جہری نماز مین آہستہ سے پڑھے اور آہستہ والی مین پکار
پڑھے یا پہلا قعدہ ترک کردے غرض ترک واجب کا کرے تو ان سب صورتون
مین بعد ایک سلام کے دو سجدے کرے اور پھر تشہد وغیرہ پڑھ کے سلام پھیرے
مقتدی کے سہو سے کسی پر سجدہ لازم نہ آویگا بلکہ امام کے سہو سے اگر سجدہ کرے
اور مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدہ کرے اور بعد اوسکے باقی نماز پڑھ لیوے اور
جو قعدہ اولی کو بھولے اور بیٹھنے کیطرف نزدیک ہی بیٹھ جاوے اور سجدہ سہو
نکرے اور اگر قیام سے نزدیک ہے کھڑا ہوجاوے اور اخیر نماز مین سجدہ کرے
اور جو قعدہ اخیر سے اگر بھول کے کھڑا ہوگیا جب تک اوس رکعت کا سجدہ نہین
کیا اگر یاد ہووے تو بیٹھ جاوے اور سجدہ سہو کرے اور اگر سجدہ کرلیا
تو فرض اوسکے نفل ہوجاوینگے تو اوسکے ساتھ چھٹی رکعت بھی اگر چاہے ملالیوے
اور اگر قعدہ اخیر کرکے بھولے سے کھڑا ہوجاوے تو جب تک پانچوین رکعت کا سجدہ نہین
کیا ہو بیٹھ جاوے اور بعد سجدہ کے چاہے ایک رکعت اور ملالیوے اور
سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے تو چار رکعتین اوسکی فرض ادا ہو جاوینگی اور دو

Marfat.com

نفل ہوجاوین گے تو اگر اونکو توڑ ڈالیگا قضا لازم نہ آویگی اور یہ دو رکعتین سنت
ظہر کے قائم مقام ہونگی اور جو شخص ان دو رکعتون مین امام کی اقتدا کریگا اوسکو پڑہنا لازم
آویگی اور توڑ دیگا تو قضا لازم آویگی اور امام محمد کے نزدیک چھہ رکعتین اوسکو پڑہنا
چاہیی اور اگر توڑ دی تو قضا لازم نہ آویگی جیسے امام قضا نہین کرتا اور اگر دو رکعت
نفل مین سہو ہوا سجدہ کرے اور بعد سجدہ کے بغیر سلام کے دوسرا نفل اوسکے
ساتھہ نہ ملاوے اور اگر ملا لیا تو درست ہوجاویگا اور اگر کسی کو نماز مین سہو ہوا
اور اخیر نماز مین سجدہ سہو کی نیت سے سلام پہیر لیا تو اگر اوس نے بعد سلام
کے سجدہ نکیا تو گویا نماز سے وہ فارغ ہوچکا اور اگر سجدہ کیا تو وہ نماز مین ہے
تو اگر اوس نے سلام کیا اور کسی نے اوسکی ساتھ اقتدا کی پہر اوس نے سجدہ سہو کیا
اقتدا اوسکی صحیح ہوجاوے گی اور اگر نہ کیا تو اقتدا اوسکی باطل ہوجاوے گی
اور اگر سلام کیا اور قہقہہ کیا اور پہر سجدہ سہو کیا وضو اوسکا باطل ہوجاویگا
اور اگر سجدہ نہ کیا تو باقی رہیگا اور اگر سلام پہیرا اور وہ مسافر تہا اوس نے نیت
اقامت کی کی پہر سجدہ سہو کیا تو اب چار رکعتین اوسپر فرض ہوجاوین گی
اور اگر سجدہ نہ کیا تو فرض نہ ہوینگی اور اگر نماز مین سہو ہوا اور اوس نے
توڑنے کی نیت سے سلام پہیرا نیت اوسکی باطل ہوگی اور سجدہ سہو کرنا اوسکو
جائز ہوگا اور اگر نماز مین شک ہوا کہ کتنی رکعتین پڑھی ہین اگر پہلی مرتبہ شک
ہوا ہے اور کبھی نہین ہوا تہا تو نماز پہر شروع سے پڑہے اور اگر کئی بار
شک ہوچکا ہو تو سوچے جو ذہن پر غالب ہو اوسپر عمل کرے اور اگر سوچنے
مین کچھہ نہ معلوم ہووے کم کو اختیار کرے اور جسکو اخیر نماز کا جانے اوسجگہ

Marfat.com

بیٹھہ جاوے تو اگر اوس نے شک کیا کہ تین رکعتین یا چار رکعتین پڑہی ہین اور کچھہ اوسکی ذہن کو معلوم نہو وے تین رکعت کو لیوے لیکن بیٹھکے پھر چوتھی رکعت پڑہے۔

## بیمار کی نماز کے بیان مین

اگر کوئی شخص بیماری کے سبب سے یا کوئی مرض نماز کے اندر حادث ہونے سے یا قبل نماز کے کھڑا نہو سکے تو بیٹھہ کے نماز پڑہے اور سجدہ اور رکوع کرے اور اگر سجدہ اور رکوع پر بھی قادر نہو بیٹھ کے سر سے اشارہ کرے اور سجدے مین رکوع سے زیادہ جھکے اور کوئی اونچی چیز سجدہ کے واسطے نہ رکھے اور اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہو چت لیٹے اور پیر قبلہ کی طرف کرے اور اشارے سے سر کے نماز پڑہے یا کروٹ پر لیٹے مگر مونہہ قبلہ کیطرف کرے اور چت لیٹنا بہتر ہے اور اگر اشارہ بھی متعذر ہو تو نماز کی تاخیر کرے اور آنکھہ اور پلک اور دل سے اشارہ نکرے اگر رکوع اور سجدہ نکر سکے اور بیٹھنا اور کھڑا ہو سکتا ہے بیٹھہ کے اشارے سے پڑہے اور یہ کھڑے ہو کے اشارہ کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص نماز اشارہ سے پڑہتا ہے اور وہ شخص نماز کے اندر اچھا ہو گیا نماز پھر سر سے پڑہے اور جو بیٹھنے والا نماز مین کھڑے ہونے پر قادر ہو گیا باقی نماز کو کھڑے ہو کے پڑہے اور سر سے نہ لوٹاوے اور جو کشتی جاری ہے اوس مین بے عذر بیٹھہ کے نماز پڑہنا درست ہے اور جو بندھی ہے تو درست نہین اور اگر کوئی ایک دن رات تمام دیوانہ یا بیہوش رہا واجب ہے کہ نماز دن کو

Marfat.com

اوس دن کی قضا کرے اور اگر گھڑی بھر بھی اس سے زیادہ بیہوشی رہی یا جنون رہا تو قضا نہ کرے اور امام محمد کے نزدیک اگر پانچ وقتون تک یہ حالت رہی تو قضا لازم آویگی اور جو چھہ وقت نماز تک یا زیادہ تک رہی تو قضا ساقط ہوگی —

## سجدہ تلاوت کے بیان مین

سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہے سب نماز کی شرطون سے دو تکبیرون کے بیچ مین بغیر ہاتھہ اوٹھانے کے اور تشہد اور سلام کے اور سجدہ تلاوت مین جو نماز کے سجدہ مین پڑہتا ہے پڑہے اور چودہ آیتون مین سے جو ان مین سے ایک آیت پڑہے سجدہ واجب ہوتا ہے پہلی آیت سورۂ اعراف کی اخیر کی دوسرے سورۂ رعد کی تیسرے سورۂ نحل کی چوتھے بنی اسرائیل کی پانچوین مریم کی چھٹے پہلی آیت سجدے کی سورۂ حج سے اور امام شافعی کے نزدیک دوسری آیت سجدہ یعنی وَارْكَعُوا وَاسْجُدُوا مین بھی سجدہ کرے ساتوین فرقان کی آٹھوین نمل مین نوین سورۂ سجدہ مین دسوین ص مین گیارہوین حم سجدہ مین بارہوین والنجم مین تیرہوین انشقت مین چودہوین اقرأ مین اور امام شافعی کے نزدیک بھی چودہ سجدے ہین مگر ص مین اونکے نزدیک سجدہ نہین اور سورۂ حج مین دو سجدہ ہین اونکے نزدیک اور حم سجدہ مین شافعی کے نزدیک جب اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ پڑہے تب سجدہ کرے اور ہمارے نزدیک جب وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ پڑہے تب سجدہ کرے اور اگر کوئی شخص آیت سجدہ کی سنے تو سجدہ کرے اگرچہ اوسکا قصد سننے کا نہو اور امام آیت سجدہ کی پڑہے مقتدی بھی اوسکے ساتھہ سجدہ کرے اگرچہ اوس نے نہ سنا ہووے اور اگر مقتدی نے پڑہی امام اور

مقتدی نہ اندر نماز کے اور نہ باہر نماز کے کبھی سجدہ نکرین اور جو کوئی نماز مین
تنہا اوس نے اگر سنا تو وہ سجدہ کرے اور اگر مصلی نے آیت سجدہ کی اوس سے
سنی جو اوس کے ساتھہ نماز مین شریک نہین سجدہ کرے بعد نماز کے اور جو سجدہ
نماز کے اندر کرے تو بعد نماز کے پھر کرے اور نماز کو نہ لوٹاوے اور اگر
کسی نے باہر نماز کے امام سے آیت سجدہ کی سنی اور اوس نے اقتدا انکی
یا اور رکعت مین امام کے ساتھ ملا بعد نماز کے سجدہ کرے اور نماز کے اندر
نکرے اور اگر اوسی رکعت مین قبل سجدہ کے ملا امام کے ساتھہ سجدہ کرے اور
اگر بعد سجدہ کے ملا سجدہ نہ کرے اور جو سجدہ کہ نماز مین واجب ہوا ہے باہر نماز
کے اوسکو قضا نکرینگے اور اگر کسی نے آیت باہر نماز کے پڑہی اور قبل سجدہ
کرنے کے نماز پڑہنے مین مشغول ہوا اور نماز مین پھر اوسی آیت کو پڑھا ایک ہی
سجدہ اوسکو کافی ہی اور اگر آیت پڑھی اور سجدہ کر لیا اور پھر نماز مین اوسی آیت کو پڑھا تو
پھر سجدہ کرے اور اگر ایک مجلس مین آیت سجدہ کو کئی بار پڑھا ایک سجدہ کافی ہی خواہ سب
بار پڑھ کے اخیر مین سجدہ کیا یا ایک آیت پڑھ کے سجدہ کیا اور پھر پڑھا کیا اور اگر ایک رکعت مین
کئی بار پڑھا ایک ہی سجدہ لازم ہی خواہ سب کے بعد ایک ہی سجدہ کرے یا ایک بار پڑھ کے سجدہ
کرے اور پھر کئی بار پڑھے اور اگر ایک رکعت مین آیت سجدہ کو پڑھا اور پھر دوسری رکعت مین
بھی پڑھا امام ابو یوسف کے نزدیک ایک سجدہ لازم آویگا اور امام محمد کے نزدیک دو سجدے اور اگر آیت
سجدہ کو بدل دیا یا مجلس کو تو ایک سجدہ کافی نہوگا مثلا ایک مجلس مین دو آیتین سجدہ کی پڑھین یا دو
مجلس مین ایک آیت اور جولاہا جو تانا تنتا ہی تو آنے جانے مین مجلس اوسکی بدل جاتی ہی اور درخت
پر ایک شاخ سے دوسری شاخ پر چلا جاوے تو بھی مجلس بدل جاویگی اور اگر

Marfat.com

ایک شخص نے ایک مجلس مین کئی بار آیت سجدہ کو پڑہا اور سننے والے کی مجلسین بدل گئین تو او سپر کئے سجدہ واجب ہون گے اور اگر پڑہنے والے کی مجلسین بدلین لیکن سننے والے کی ایک ہی مجلس رہی تو او سپر ایک ہی سجدہ لازم آویگا اور ایک کام سے دوسرے کام کے شروع کرنے مین مجلس بدل جاویگی اور اسیطرح ایک مکان سے دوسرے مکان مین اور کونے گھر یا مسجد کے بمنزلہ ایک مکان کے ہین اور ایک درخت کی شاخین کئی مکان ہین ظاہر روایت مین اور نوادر کی روایت مین ایک مکان اور اگر بیٹھے سے اوٹھہ کھڑا ہوا مجلس نہ بدلے گی اور اگر کسی عورت کو طلاق کا اختیار دیا اور وہ بیٹھے سے کھڑی ہوگئی اوس جگہ مجلس بدل جاوے گی اور اگر کسی نے ساری سورۃ پڑہی اور آیت سجدہ کی نہ پڑہی تو مکروہ ہے اور اگر آیت سجدہ کو پڑہی اور باقی سورۃ چھوڑ دی تو مکروہ نہین اور دو آیتین یا ایک آیت اوسکے ساتھہ ملانا مستحب ہے اور آہستہ سی بھی پڑہنا مستحب ہی تاکہ کوئی نہ سنے اور اوسکو سجدہ بھی لازم آوے اور شاید وہ اوسوقت بے وضو ہووی

## مسافر کی نماز کے بیان مین

جو شخص کہ تین دن یا تین رات کی راہ کا اوسط چال سے ارادہ کرے اور شہر کے گھرون سے نکلجاوے تو وہ مسافر ہے اور اوسط چال خشکی مین اونٹ کی یا پیادے کی ہے اور دریا مین جب ہوا موافق ہو اور پہاڑ مین جو کچھہ کہ پہاڑ کے لایق ہووے مسافر کے واسطے اگرچہ سفر سے اوسکو گناہ کا قصد ہو جب تک کہ اپنے شہر مین نہ داخل ہووے یا آدہے مہینے کے رہنے کی نیت نکرے کسی شہر مین یا گانون مین تب تک اوسکے واسطے رخصت ہی یعنی اجازت ہے

Marfat.com

کہ چار رکعتی نماز کو قصر کرے پھر اگر نیت کی مسافر نے آدھی مہینے سے کم رہنے کی یا
نیت کی اقامت کی مدت کی یعنی آدھے مہینے کے رہنے کی دو جگہ مین یا کسی
شہر مین داخل ہوا مگر اوس ارادے پر کہ وہان سے کل یا پرسون چلا جاونگا اور
اسمین اوسکو دیر ہو گئی تو ان صورتون مین قصر کرے اگر لشکر اسلام دار الحرب مین
داخل ہووے یا دار الحرب کے قلعے کو گھیر لیوے یا باغیون سے کہ تمیمی الاسلام
مین شہر کے باہر گھیر لیا تو ان سب مین اگرچہ وہ سب اقامت کی نیت کرینگے مگر
مقیم نہو نگے نماز کو قصر کرینگے اسواسطے کہ وہ مقیم نہین ہوتے ہین اقامت کی نیت
کرنے سے مگر بنجارے لوگ اپنے خیمون مین اگر آدھے مہینے کی اقامت کی نیت کرینگے
تو وہ مقیم ہو جاوینگے اسواسطے کہ نیت اقامت اونکی باہر شہر کے درست ہے اور جو
بنجارے وغیرہ نہین اونکی نیت اقامت کی جنگل مین صحیح نہین اور اگر مسافر نے چارون
رکعتین پوری پڑہین اور پہلے قاعدہ مین بیٹھا تو فرض اوسکا تمام ہوا مگر گنہگار ہوا سلام
کی تاخیر کرنے کے سبب سے اور اللہ تعالی کا صدقہ نہ قبول کرنے سے اور دو رکعتین
جو زیادہ اوسنے پڑہین ہین دو نفل ہو جاوینگی اور اگر پہلا قعدہ نہین کیا تو نماز اوسکی باطل
ہو جاویگی کیونکہ مسافر پر پہلا قعدہ فرض ہے اور اگر مقیم نے امامت کی مسافر کی نماز چہار
گانی کے وقت مین تو مسافر چار رکعت ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی
امامت نکرے کیونکہ وقت مین مقیم کی تابعداری سے مسافر پر بہی چار رکعت فرض
ہو جاتی ہین اور وقت کے بعد مسافر کا فرض ہرگز نہین بدلتا ہے اور اگر مسافر
امام ہووے اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کرے اور مقیم پوری پڑہے اور مستحب ہے
کہ مسافر کہہ دیوے کہ تم لوگ اپنی نماز پوری پڑہو اور مین تو مسافر ہون اور اگر ایک شخص نے

Marfat.com

اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل ہوجاویگا اور دونون وطن کے درمیان مین مدت سفر کی ہو وے خواہ نہو وے یہان تک کہ اگر وہ اوس پہلی وطن اصلی مین داخل ہوا تو بغیر اقامت کی نیت کے مقیم نہوگا مگر وطن اصلی سفر کرنے سے نہین باطل ہوتا ہی یہانتک کہ اگر مسافر وطن اصلی مین داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوتے ہی مقیم ہوجاویگا اور لیکن وطن اقامت کا یعنی جس مقام مین پندرہ روز رہنے کی نیت کی ہی وہ باطل ہوتا ہی دوسری جگہہ کے وطن اقامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کسی جگہہ پر تھا پھر اوسنے دوسری جگہہ کو وطن اقامت کیا اگرچہ اون دونون کے درمیان مین مدت سفر کی نہین ہی تو اس صورت مین پہلی جگہہ وطن اقامت نہ رہیگی یہانتک کہ اگر وطن اقامت مین پھر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت کے مقیم نہوگا اور اسیطرح سے اگر وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کیطرف جاوے تو وطن اقامت باقی نرہیگا اور وطن اصلی اوسکو کہتے ہین جو اوسکا اصلی مسکن ہووے اور سفر اور حضر دونون قضا نمازونکو نہین بدلتے ہین تو اگر سفر کی قضا نمازونکو حضر مین قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی نمازونکو سفر مین پڑھے تو قصر نکرے اور حضر کہتے ہین اقامت کو۔

## جمعہ کی نماز کے بیان مین

جمعہ کے فرض ہونیکے واسطے کئی شرطین ہین پہلے شہر مین مقیم ہونا مسافر پر جمعہ واجب نہین دوسرے تندرست ہونا بیمار پر جمعہ واجب نہین تیسرے آزاد ہونا غلام پر جمعہ واجب نہین چوتھے مرد ہونا عورت پر واجب نہین پانچوین بالغ ہونا لڑکے پر واجب نہین چھٹے عاقل ہونا دیوانے پر واجب نہین ساتوین آنکھہ کا سلامت ہونا اندھے پر واجب نہین آٹھوین پانوٗنکا سلامت ہونا لنگڑے پر جمعہ واجب نہین اور اگر وہ شخص جس پر جمعہ واجب نہین حاضر ہووے

اور جمعہ ادا کرے تو درست ہے ظہر کا فرض اوسکا ادا ہوجاویگا اور جمعے کے ادا کی
واسطے بھی شرطین ہین پہلی یہ کہ شہر ہووے خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر مین اختلاف
بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے کہ جس جا پر امیر اور قاضی ہووے کہ شرع
کا حکم جاری کرے اور حدون کو قایم کرے اور بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہ ہے
کہ جسوقت وہان کے لوگ جمع ہووین تو اوس جگہ کی بڑی مسجد مین نہ سماوین
اور صاحب وقایہ نے اسیکو اختیار کیا ہی اور شہر کا کنارہ وہ ہے جو مقام شہر کے
متصل ہووے اور شہر کے فائدے کیواسطے مقرر ہو مثلاً گھوڑا دوڑانیکے واسطے
یا لشکر اوترنیکے واسطے یا مردہ دفن کرنیکے لئے یا جنازہ پڑہنے کے واسطے یا اسیطرح
اور کامونکے لئے مقرر ہو اور جمعے کا پڑہنا حج کے موسم مین منا مین خلیفہ کیواسطے
اور امیر حجاز کیواسطے درست ہی اور امیر موسم کیواسطے اور عرفات مین درست نہین
دوسری شرط یہ ہی کہ بادشاہ ہو یا اوسکا نائب تیسرے شرط یہ ہی کہ ظہر کا وقت ہووے
چوتھی شرط یہ ہے کہ نماز کے پہلے خطبہ موافق ایک تسبیح کے وقت ظہر مین ہووے
اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک ذکر طویل یعنی
ایک خطبہ دراز پڑہا جاوے اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبہ ضرور ہین کہ ہر
خطبے مین حمد و دعا اور حکم تقوے کا ہو اور پہلا خطبہ قرأت کے طور پر ہو اور
دوسرا دعا کے طور پر پانچوین شرط یہ ہے کہ جماعت ہووے اور جماعت کی
حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین مرد ہون اور اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے مقتدی
بھاگ جاوین تو اس صورت مین امام ظہر شروع کرے اور اگر مقتدی چلے

Marfat.com

جاوین اور تین مرد رہجاوین یا امام کے سجدہ کرنیکے بعد سب بھاگ جاوین تو ان
دونون صورتونمین امام جمعہ تمام کرے چھٹے شرط یہ ہے کہ اذن عام ہووے یعنی تمام
لوگونکو مسجد مین جانیکا حکم ہووے اور جو شخص کہ جمعے کے سوا سب نمازونمین امامت
کے لایق ہے وہ جمعے مین بھی امامت کے لایق ہی تو اگر مسافر یا بیمار یا غلام جمعے
مین امام ہووے درست ہوجاویگا اور امام زفر کے نزدیک درست نہوگا اور معذور
اور قیدیکی ظہر جماعت کے ساتھ دن جمعے کے شہر مین مکروہ ہے اور امام ابی یوسف
کے نزدیک دو جگہ شہر مین جمعہ درست نہین مگر جب ایسا شہر ہو کہ اوسکی دو جانب
ہون تو دو شہر کا حکم رکھیگا جیسے بغداد اور امام محمد کے نزدیک دو جگہ یا تین جگہ یا زیادہ
جمعہ ایک شہر مین جایز ہی برابر ہے کہ شہر کے دو جانب ہون یا نہون اور اسیپر
فتوی ہے اور جسکو عذر نہین اوسکی بھی نماز الگ ظہر کی مکروہ ہوگی اور جس شخص کو
عذر نہین اوسنے ظہر پڑھی اور جمعے کیواسطے دوڑا جسوقت کہ امام جمعے کا نماز مین
مشغول ہووے ظہر اوسکی باطل ہوجاویگی جمعے کے نماز پاوے یا نہ پاوے یہ
امام صاحب کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک ظہر نہ باطل ہوگی مگر جب کہ نماز
جمعے کی پالیوے اور جو شخص کہ جمعے کی نماز مین تشہد مین یا سہو کے سجدے مین
ملے تو وہ شخص جمعے کی نماز پوری کرے اور ظہر نہ پڑھے اور اوسنے جمعہ پایا اور جب پہلی
اذان ہووے تب لوگ خریدنا بیچنا چھوڑ دین اور جب خطبہ پڑھنے کو امام اوٹھے
نماز اور بات حرام ہوجاتی ہے جب تک کہ تمام کرے خطبے کو اور جب امام منبر پر
بیٹھے تب اذان کہی جاوے دوسرے بار امام کے آگے اور لوگ امام کیطرف
مونھہ کر کے خطبہ سُنتے اور امام باطہارت کھڑا ہو کے دو خطبے پڑھے اور اون

Marfat.com

دونون کے بیچ مین ایک بار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہو جاوے تب اقامت کہی جاوے اور امام لوگون کے ساتھہ دو رکعتین پڑھاوے۔

## عیدین کی نماز کے بیان مین

مستحب ہی کہ عید فطر کے روز نماز کے پہلے کھانا کھاوے اور مسواک کرے اور غسل کرے اور خوشبو ملے اور اپنا اچھا کپڑا پہنے اور صدقہ فطر کا ادا کرے اور مسجد کیطرف تکبیر آہستہ آہستہ کہتا ہوا جاوے اور عید کی نماز کے پہلے نفل نہ پڑھے اور جو شرطین کہ جمعے کیواسطے ہین وہی شرطین عید کے واسطے بھی ہین واجب ہونے اور ادا کرنے کے حق مین مگر خطبہ عیدین مین سنت ہی اور نماز عید کی واجب ہی اور یہی روایت ہی امام ابوحنیفہ سے اور یہی صحیح ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عید کی نماز سنت ہی ہمارے علماؤنکے نزدیک کیونکہ امام محمدؒ نے کہا ہی کہ جب دو عیدین ایک دن مین جمع ہووین تو اول سنت ہی اور ثانی فرض ہی اور اسکا جواب یون دیا ہی کہ سنت سے مراد یہ ہی کہ حدیث سے وجوب انکا ثابت ہوا ہی اور عید کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہی جب آفتاب ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ زوال نہو آفتاب کا اور امام مقتدیون کے ساتھ دو رکعت پڑھاوے اسطرح سے کہ پہلے تکبیر تحریمہ کہے اور پھر ثنا پڑھے بعد اوسکے تین تکبیرین کہے تب فاتحہ اور سورت پڑھے تب رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا اور دوسری رکعت مین پہلے قرآن پڑھنا شروع کرے اور بعد قرارت کے تین تکبیرین کہے اور پھر ایک تکبیر اور کہکے رکوع مین جاوے اور چھہ تکبیرین جو زیادہ ہین اون مین ہاتھ اوٹھاوے اور نماز کے بعد دو خطبے پڑھے اون مین احکام صدقہ فطر کے بتاوے

Marfat.com

اور اگر امام نے نماز عید کی پڑھی اور کسی شخص نے اوسکے ساتھ نماز نہ پڑھی قضا نکرے اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلے روز نہ پڑھی گئی دوسرے دن پڑھی جاوے اور تیسرے دن نہ پڑھی جاوے اور عید اضحی کے احکام عید فطر کے موافق ہین مگر عید قربان مین مستحب ہے کہ جبتک نماز نہ پڑھی جاوے کہانا نہ کہاوے اور نماز کے قبل کہانا مکروہ نہین اور اسی پر فتوی ہی اور عید اضحی مین تکبیر پکار کے راستے مین کہے اور خطبے مین تکبیرات تشریق اور قربانی کے احکام بتلاوے اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ پڑھی گئی تو تین روز تک نماز درست ہی اور بعد اوسکے نہین درست ہی عرفے کے روز واقفون کی مشابہت کے واسطے یعنی اون لوگون کی جو حج مین کھڑے ہوتے مین اور وقوف کرتے ہین جمع ہونا کچھ معتبر چیز نہین ہی کہ اوس سے ثواب ہووے اوسواسطے کہ ایک مکان خاص جسکو عرفات کہتے ہین اوسمین حاضر ہونا حج کے موسم مین فرض اور موجب ثواب ہے اور عرفات کے سوا دوسرے مکان مین نہین اور تکبیرات تشریق کی یعنی اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عرفے کی فجر سے ہر فرض کے بعد جو مردون کی جماعت کے ساتھ پڑھا جاوے شہر کے مقیم پر اور اوس عورت پر جسنے مرد کے ساتھ اقتدا کی اور اوس مسافر پر جو مقیم کا مقتدی ہے امام تشریق کے آخر روز کی عصر تک واجب ہے اور مقتدی تکبیر تشریق کی ترک نکرے اگرچہ امام ترک کرے

## باب خوف کی نماز کے بیان مین

جسوقت کہ دشمن کا خوف زیادہ ہووے تو اوسوقت امام دو گروہ کرے ایک گروہ کو دشمن کی طرف کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اگر مسافر ہی اور دو رکعتین اگر مقیم ہی تب یہ گروہ دشمن کی طرف چلے جاوین اور دوسرا گروہ

Marfat.com

جو دشمن کی طرف تھا آوے اور پڑھے اونکے ساتھ امام جو باقی ہی نماز مین اور
سلام پھیر دیوے امام اکیلا اور چلے جاوین یہ طرف دشمن کے اور پہلا گروہ آوے اور تمام
کرے نماز کو بغیر قرارت کے پھر دوسرا آوے اور وہ ساتھہ قرارت کے نماز تمام کرین
اور فجر کا حکم بھی ایسا ہی ہی اور مغرب کی نماز مین پہلے گروہ کے ساتھہ دو رکعتین پڑھے اور
دوسرے کے ساتھہ ایک رکعت اور اگر زیادہ ہووے خوف کہ گھوڑے سے اوتر نہ سکین تو
اکیلے اکیلے سوار نماز پڑھین اور رکوع اور سجدہ اشارے سے کرین اور اگر قبلے کی
طرف مونھہ نکر سکین تو جس طرف چاہین مونھہ کرین اور باطل کرتا ہی نماز کو لڑائی کرنا
اور چلنا اور سوار ہونا۔

## باب جنازے کے احکام کے بیان مین

جو شخص کہ قریب مرنے کے ہووے اوسکے واسطے سنت ہی کہ مونھہ قبلے کی طرف کیا جاوے
داہنی کروٹ سے اور کلمہ شہادت کا سکھلایا جاوے اور چت لٹانا مختار ہی اور جب مرجاوے
تب اوسکی ڈاڑھی باندھے اور اوسکی آنکھ کو بند کرے اور خوشبو لگ پر رکھے اور اوسکا تخت
اور کفن باسا اور باسنے کا شمار طاق ہووے اور تخت پر رکھا جاوے ننگا کیا جاوے
اور عورت اوسکی چھپائی جاوے اور وضو کرایا جاوے بغیر کلی اور ناک مین پانی
ڈالنے کے اور اوس کے اوپر وہ پانی جاری کرے جسکو بیر کی پتی یا اشنان کھار ڈال
کے جوش کیا ہووے ورنہ خالص پانی کے ساتھہ دھووے اور اوسکا سر اور ڈاڑھی گل خیرو
سے دھووے بعد اوسکے مردے کو بائین کروٹ لٹاکے غسل دیوے اسقدر کہ جو بدن
تخت سے ملا ہووے اوسکو پانی پونہچے پھر داہنی کروٹ لٹاوے اور اسی طرح غسل دیوے اور پہلے
بائین کروٹ لٹانا اسواسطے کہا کہ جسمین داہنی طرف سے غسل شروع ہووے پھر اوسکو

Marfat.com

ٹیکن دے کے بٹھالے اور اوسکے پیٹ کو نرم نرم ملے اور جو کچھہ نکلے اوسکو دھو وے
اور غسل کو نہ دہراوے تب بعد اوسکے ایک کپڑے سے پانی پوچھے اور اوسکے بال ناخن
نہ تراشے اور بال مین کنگھی نکرے اور امام شافعی کے نزدیک کرے اور اوسکی داڑھی
اور سر پر خوشبو ملے اور سجدے کے اعضا پر کافور ملے یعنی پیشانی اور ناک اور دونون
ہاتھہ اور دونون زانو اور دونون قدم پر سنت کفن کی مرد کے واسطے ازار اور کرتہ اور
لفافہ ہی اور لفافہ کہتے ہین اوس چادر کو جو سب کپڑون کے اوپر لپیٹی جاتی ہی او متاخرین
نے عمامہ بھی باندھنا سنت رکھا ہی اور اوسکے واسطے ازار اور لفافہ بھی کفایت ہے
اور عورت کیواسطے پیراہن اور ازار اور دامنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سے اوسکے
پستان باندھے جاوین سنت ہی اور اوسکے واسطے ازار اور لفافہ اور دامنی بھی
کفایت ہی پہلے لفافہ بچھاوے تب اوسکے اوپر ازار تب مرد کو پیراہن پہنا کے ازار
پر رکھے اور ازار کو پہلی بائین طرف سے لپیٹے تب داہنی طرف سے لپیٹے تب بعد اوسکے لفافہ بھی اسی طرح لپیٹے
اور عورت کو پہلے پیراہن پہناوین اور اوسکے سر کے بال کو دو حصہ کرکے اوسکی
چھاتی پر پیراہن کے اوپر رکھدیوے تب اوسکے اوپر دامنی اوڑھاوے تب
اوسکے اوپر لفافہ لپیٹے اور اگر کفن کے کھل جانیکا ڈر ہووے تو اوسکو باندھدیوے نماز پڑھنا
جنازے کی فرض کفایہ ہی یعنی اگر بعض پڑھ لین سب کے ذمے سے ساقط ہوگی اور
اگر کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار ہونگے اور نماز جنازے کی یہ ہی کہ پہلے تکبیر کہے دونون
ہاتھوں کو اوٹھا کے پھر بعد اوسکے ہاتھہ نہ اوٹھاوے اور شافعی کے نزدیک تکبیر مین
اوٹھاوے اور ثنا پڑھے پھر تکبیر کہے اور درود بھیجے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر تیسری
تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اگر مردہ بالغ ہو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا

وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام و
من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اور اگر لڑکا ہو تو اللھم اجعلہ لنا فرطا
اللھم اجعلہ لنا اجرا وذخرا اللھم اجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور اگر لڑکی ہو تو اللھم اجعلھا
لنا فرطا اللھم اجعلھا لنا ذخرا اللھم اجعلھا لنا شافعۃ ومشفعۃ اور پھر
چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیرے اور قراءت اسمین نہین ہی اور شافعیؒ کے نزدیک قراءت
بھی ہی اور جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مردے کے سینے کے برابر کھڑا ہوا اور بہتر ہی امامت
کیواسطے بادشاہ پھر قاضی پھر امام محلے کا پھر ولی میت کا عصبات کی ترتیب سے اور
ولی سے مرنے کے اجازت لیکے غیر کو امامت کرنا درست ہی اور اگر ولی کے سوا دوسرون
نے نماز پڑھ لی ولی کو اختیار ہی کہ نماز کو دوہراوے اور اگر ولی نے پڑھ لی تو اور لوگ نہ
دوہراوین اور جو مردہ بغیر نماز پڑھے ہوئے دفن کیا گیا تو اوسکی قبر پر نماز پڑھی جاوے
جب تک شبہہ سڑنے کا نہووے یعنی تین روز تک اور سواری پر نماز جنازہ درست نہین
اور جس مسجد مین جماعت ہوتی ہو اوسکے اندر مردے کو رکھکے نماز پڑھنا مکروہ ہی
اور اگر مردہ اوسکے باہر ہو تو اوسمین اختلاف ہی بعض کے نزدیک مکروہ نہین اور بعض کے
نزدیک مکروہ ہی اور جو لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رویا ہی تو نام اوسکا رکھا جاوے اور
غسل دیا جاوے اور نماز پڑھی جاوے اور اگر ایک لڑکا قید ہوا اگر اپنے ماباپ کے ساتھ قید
ہوا ہی اور کوئی اونمین سے مسلمان نہین اور نہ وہ خود عاقل تھا نماز اوسپر نہ پڑھی جاویگی اور
اگر کوئی اونمین سے مسلمان ہے تو نماز اوسپر پڑھی جاویگی اور اگر اکیلا قید ہوا تو اوسپر نماز
پڑھی جاویگی یا وہ لڑکا مسلمان ہوا لیکن اوسکو عقل تھی اور اوسکا کوئی ماباپ بھی مسلمان
نہو تو بھی نماز نہ پڑھی جاویگی اور اگر ایک کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان تھا تو اوسکا ولی

Marfat.com

غسل دیوے جس طرح سے نجس چیزین دہوئی جاتی ہین یعنی اوسکو وضو نکرایا جاوے اور داہنی طرف سے شروع نکرے اور ایک کپڑے مین اوسکو لپیٹے اور ایک گڑہا کہودوا کر اوسکو اوسمین ڈالدیوے اور سنت ہے جنازہ کے اوٹھانے مین چار آدمی اسطرح پر کہ اوسکے آگے کے پائے اور پیچھے کے پائے کو اپنے داہنے کاندہے پر رکہین تب اوسکو دوسری طرف کے آگے کے پائے اور پیچھے کے پائے کو اپنے بائین کاندہے پر رکہین اور جلدی جلدی چلین اور دوڑین نہین قبل جنازہ رکہے جانے کے بیٹھنا مکروہ ہے اور جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے قبر کہودے اور لحد بناوے اور مردے کو لحد مین جو قبر سے قبلے کیطرف قریب ہے رکہے اور رکہنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور مردہ کا مونہہ قبلے کیطرف کر دیوے اور جو کفن کے کہلنے کے خوف سے گرہ باندھی تہی کہولدیوے اور کچی اینٹ اور بانس قبر پر رکہے اور دفن کے وقت عورت کی قبر پر پردہ کرے اور مرد کی قبر پر پردہ نکرے اور پختہ اینٹ اور لکڑی قبر پر بچہانا مکروہ ہے پہر مٹی ڈالے اور قبر کو ماہی پشت کردے اور مربع نکرے۔

## شہید کے بیان مین

جو شخص کہ طاہر اور بالغ ہووے اور تیز چیز سے مارا جاوے ظلم کی راہ سے اور اوس مارنے کے بدلے مین مال دینا واجب نہوا ہو یا میدان قتال مین زخمی پایا جاوے تو جسپر غسل واجب ہے جیسے جنب اور حائض و نفسا یا لڑکا ہی تو وہ شہید نہین اور جسکو کہ تیز چیز سے قتل نہین کیا بلکہ بہاری چیز سے تو

وہ بھی شہید نہین مگر اگر باغیون نے مارا ہووے یا مشرکین یا لوٹنے والون نے
کہ اونکا مقتول جس چیز سے چاہین مارین شہید ہے اور جو ظلم سے نہ مارا جاوے
بلکہ حد یا قصاص سے مرے تو بھی شہید نہین اور جس کے مرنے سے
دیت واجب ہووے وہ بھی شہید نہین مگر باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے
تو وہ شہید ہے اور اگر کسی شخص کو میدان مین زخمی نپایا بلکہ اوسکی ناک
پھوٹی ہوئی پائی تو وہ شہید نہین تو اگر کسی مسلمان کو ایک مسلمان نے کہ
وہ باغی اور ڈکیتا نہین مار ڈالا تو اگر لوہے سے مارا ہے تو امام ابوحنیفہ
کے نزدیک شہید ہے اور جو لوہے سے نہین مارا تو شہید نہین اور
صاحبین کے نزدیک کچھ لوہے کی شرط نہین اور جو چیزین کہ مردے سے خاص
نہین جیسے پوستین اور قبا اور ٹوپی اور ہتیار اور موزہ وہ شہید سے اوتار لیجاوینگی
اور اگر کفن مین سے کوئی چیز کم ہو تو زیادہ کرین اور زیادہ ہو تو کم کرین اور
اوسکو غسل نہ دیوین اور نماز پڑہین اور خون بھرا ہوا دفن کر دیا جاوے اور
لڑکے اور حائض اور جنب اور نفسا کو غسل دیا جاوے اور اگر ایک شخص کو
شہر مین مقتول پایا اور قاتل اوسکا معلوم نہین برابر ہے کہ قتل اوسکا لوہے سے یا بڑی
لاٹھی یا چھوٹی لاٹھی سے ہوا ہے غسل اوسکو دیوینگے اگر ایسے موضع مین جہان
دیت اور قسامت لازم آتی ہے جیسے محلہ اور گھر وغیرہ مین پڑا ہووے اور اگر
سڑک یا مسجد جامع مین پڑا ہووے تو اگر معلوم ہوا کہ لوہے سے قتل ہوا ہے
غسل نہ دیا جاویگا کیونکہ وہ شہید ہے اور اگر لوہے سے نہین قتل کیا گیا ہو
بلکہ بڑی لاٹھی سے امام صاحب کے نزدیک غسل دیا جاویگا اور صاحبین کے

نزدیک نہین دیا جاویگا اور اگر چھوٹی لاٹھی سے قتل ہوا ہی سب کے نزدیک غسل دیا جاویگا اور اگر
کچھ نہ معلوم ہو کہ کس سے قتل ہوا ہی تو غسل دیا جاویگا اور اگر کوئی شخص معرکے مین
زخمی ہوا بعد اوسکے سو یا یا کچھ کھایا یا پیا یا اوسکا علاج کیا یا خیمے تک زندہ گیا یا ایک
وقت نماز تک عاقل رہا یا کچھ وصیت کی غسل دیا جاویگا اور نماز پڑھی جاویگی
ان سب صورتون مین اور امام محمدؒ کے نزدیک فقط وصیت سے غسل نہ دینگے
اور اگر باغی یا ڈاکہ ڈالنے والا مارا گیا اوسکو غسل دینگے اور نماز نہین پڑھینگے۔

## باب کعبے مین نماز پڑھنے کے بیان مین

کعبے مین فرض اور نفل پڑھنا درست ہی اور امام شافعی کے نزدیک ہدایہ
مین کہا ہی کہ درست نہین اور اونکی کتابون مین لکھا ہی کہ درست ہی جب متوجہ
ہو طرف دیوار کعبے کے یہان تک کہ اگر مونہہ کیا طرف دروازے کے اور وہ
کھلا ہی اور چوکھٹ بھی برابر اونٹ کے پالان کی لکڑی کے نہین تو نہین جائز
ہوگا اور یہی ہی اونکی کتابون مین کہ اگر معاذ اللہ مثلاً کعبہ گرایا جاوے تو
نماز اوسکے باہر اوس طرف مونہہ کر کے درست ہی اور اوسکے
اندر جائز نہین مگر جب اوسکے سامنے سترہ ہو یا بقیہ ہو دیوار کا
اور اعتراض کیا اوسپر صاحب شرح وقایہ نے کعبے کے اندر
نماز پڑھنا جائز ہے اگرچہ مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف
ہو مگر جسکی پیٹھ امام کے مونہہ کی طرف ہوگی اوسکی نماز درست نہوگی
کیونکہ وہ امام سے آگے ہو گیا اور کعبے کے اوپر نماز پڑھنا مکروہ ہی تعظیم کے
واسطے اور ہدایے مین ہی کہ شافعی کے نزدیک جائز نہین اور اونکی کتابون مین لکھا ہی کہ جب کوئی سترہ

کے کہڑا کریوے تو درست ہے اور بغیر اوسکے جائز نہین اور اگر ایک امام کے ساتھہ لوگون نے اقتدا کیا کعبہ کے گرد حلقہ باندہ کے تو درست ہے مگر کوئی انہین سے اگر اپنے امام سے زیادہ کعبے کیطرف نزدیک ہے مثلا امام دو گز کے فرق پر ہے اور مقتدی ایک گز کے فرق پر ہے تو اس صورت مین اگر وہ شخص اوسطرف ہے جسطرف امام ہے تو نماز اوسکی درست نہوگی اور اگر دوسری طرف مین ہے تو درست ہوگی جاننا چاہیے کہ کعبے کی چار جانب ہین چار دیوار کے حساب سے تو پہر جو شخص کہ اوسطرف کہڑا ہے کہ جسطرف امام ہے تو وہ شخص جسوقت کہ کعبے کیطرف امام سے زیادہ نزدیک ہے تو امام پر آگے ہوجاویگا بخلاف دوسرے تین طرف کہڑے ہونیوالونکے کیونکہ وہ جو شخص کہ اون مین امام سے زیادہ کعبے کے نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہین فقط

## کتاب الزکوة

زکوة چاندی اور سونا اور سوایم اور تجارت کے مالو نمین اگر حاجت اصلی سے زیادہ ہون اور نصاب کے موافق ہون اور تصرف مین مالک آزاد اور عاقل بالغ مسلمان کے ہوین بعد ایک سال گذرنیکے ان چیزون پر واجب ہوتی ہے اور جو مال نصاب یا زائد حاجت اصلی سے نہووے جیسے غلام واسطے خدمت کے اور غلہ واسطے کہانیکے اور کپڑے پہننے کے اور اسباب خانگی اور جانور سواری کے اور ہتیار کہ اونکو استعمال کرتا ہے اور مزدوری کے ہتیار اور کتابین پڑہنے کی تو زکوة واجب نہین اور نیت تجارت کی بہی ضرور ہے مثلا غلام اوسکی خدمت سے زیادہ ہون یا گہر اوسکے رہنے

Marfat.com

کے سوا اور ہون تو اگر نیت تجارت کی نہوگی زکوۃ واجب نہوگی اور مکاتب پر زکوۃ واجب نہین اور جو شخص کہ قرضدار ہے بقدر قرض اوسکی زکوۃ اوس پر واجب نہوگی یہ جب ہے کہ قرض کسی شخص کا آتا ہوا اور اگر قرض خدا کا ہو جیسے نذر یا کفارہ تو زکوۃ واجب ہوگی اور مال ضمار یعنی اوس مال مین کہ مالک سے غائب ہے اور امید اوسکے ملنے کی نہین ہے جیسے مال گما ہوا یا دریا مین ڈوبا ہوا یا غصب کیا ہوا تو اوسپر کوئی گناہ نہین یا جنگل مین مثلاً گاڑا اور پہر جگہ اوسکی بہول گیا یا جو قرض کہ لینے والے نے اوسکا انکار کیا برسون پہر اقرار کیا لوگون کے سامنے بعد برسون کے یا جو ظالم نے مال لے لیا اور پہر بعد برسون کے ملگیا تو ان سب صورتون مین زکوۃ اون برسونکی لازم نہ آویگی اور امام شافعی کے نزدیک لازم آوے گی اور جو قرض کہ مفلس یا غنی پر ہووے اور وہ اقرار کرتا ہو یا قرضدار انکار کرتا ہو لیکن گواہ اوسکے لینے پر موجود ہون یا قاضی اوس سے واقف ہو تو یہ مال اوسکو اگر مل جاویگی زکوۃ اون گذرے دنونکی واجب ہوگی اور اگر کسی چیز کو تجارت کی نیت سے خریدا بعد اوسکے نیت خدمت کی کی زکوۃ اوسمین واجب نہوگی اگرچہ پہر نیت تجارت کی کرے جب تک اوسے بیچ نہ ڈالے اور جو شخص کسی مال کا سوا چاندی اور سونے اور سوایم کے ہبہ یا وصیت یا نکاح یا خلع یا دیت سے مالک ہو جاوے اور وقت ملک کے نیت تجارت کی ہووے تو امام ابو یوسف کے نزدیک واسطے تجارت کے ہوگا اور زکوۃ واجب ہوگی اور نزدیک امام محمدؒ کے واجب نہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ ابو یوسفؒ کے نزدیک واجب نہوگی اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب ہوگی

Marfat.com

اور اگر ملک کے وقت نیت تجارت کی نہو اگرچہ پھر نیت تجارت کی ہو جاوے زکوۃ واجب نہوگی جب تک اوسکو بیچ نہ ڈالے یہ جب ہے کہ سبب ملک کا اختیاری ہو اور اگر اختیاری نہو جیسے ورثہ وغیرہ زکوۃ واجب نہوگی اور زکوۃ مسکین کو دینے کے وقت نیت زکوۃ کی چاہیے یا مال زکوۃ کو جدا کرے تو اگر کوئی شخص ہزارون کا مال بانٹ ڈالے بغیر نیت زکوۃ کے وقت بانٹنے یا جدا کرنے کے تو وہ مال زکوۃ سے محسوب نہوگا اور اگر سب مال کوئی شخص اللہ کی راہ مین دیدے تو زکوۃ ساقط ہوگی اور اگر تھوڑا مال دیوے تو جتنے کا مال دیا ہے اوسکی زکوۃ امام محمدؒ کے نزدیک ساقط ہوگی اور ابو یوسفؒ کے نزدیک نہین ہوگی مثلاً اگر اوسکے پاس دوسو درم تھے اوسنے سوا اونمین سے سو دیدیے امام محمدؒ کے نزدیک زکوۃ اون سو کی ادا ہو جاویگی اور ابو یوسفؒ کے نزدیک ادا نہوگی۔

## باب مالون کی زکوۃ کے بیان مین

نصاب اونٹ کی پانچ ہین اور گاے کی تیس اور بکری کی چالیس تو جب اونٹ پانچ سے یا گاے تیس سے یا بکریان چالیس سے کم ہون زکوۃ واجب نہوگی ہر پانچ مین اونٹ کے بختی ہون یا عربی ایک بکری واجب ہے تو دس مین دو بکریان اور پندرہ مین تین اور بیس مین چار واجب ہونگی اور جب پچیس اونٹ ہو جاوین ایک بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی کہ دوسرے برس مین لگی ہو پینتیس تک اور جب چھتیس ہو جاوین تو ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اونٹنی کہ تیسرے برس مین لگی ہو اور جب چھیالیس ہون تو ایک حقہ یعنی تین برس کی کہ چوتھے مین لگی ہو اور جب اکسٹھ ہون تو ایک جذعہ کہ چار برس کی پانچوین مین لگی ہو اور جب چھہتر ہون تو دو بنت لبون اور جب اکانوے ہون تو ایک سو بیس تک دو حقہ پھر اسی طرح ہر پانچ مین ایک بکری پھر ایک سو پینتالیس مین ایک بنت مخاض یا دو حقہ

Marfat.com

اور ڈیڑھ سی مین تین حقّے واجب ہونگے پھر ہر پنجے مین ایک بکری پھر ہر پچیس مین
ایک بنت مخاض اور ہر چھتیس مین ایک بنت لبون پھر ایک سو چھیانوے مین
دو سو تک چار حقّے واجب ہونگے پھر بعد دوسو کے پنجے سے شروع کیا جاویگا جیسا
کہ بعد ڈیڑھ سو کے شروع کیا گیا تھا اور جب تیس گائے ہون یا بھینس تو ایک تبیع یعنی
ایک سال کا دیوے اور جب چالیس ہون تو ایک مُسنہ یعنی دو برس کا بچھڑا یا پڑوا اور پھر ساٹھ تک
حساب لگا کر دے تو جب ساٹھ ہون دو تبیعے دے انہتر تک پھر جب ستّر ہون ایک مُسنہ
اور ایک تبیعہ دے پھر جب اسّی ہون تو دو مُسنے اور جب نوّے ہون تو تین تبیعے اور جب سو
ہون دو تبیعے اور ایک مُسنہ اور جب ایک سو دس ہون تو ایک تبیعہ اور دو مُسنے پھر جب سو
اور بیس ہون چار تبیعے یا تین مُسنے دیوے اسی طور سے ہر ایک تیس مین تبیعہ اور ہر
چالیس مین مُسنہ دیا کریگا اور چالیس بکریان یا بھیڑ ہون تو ایک بکری ہی پھر ایک سو
اکیس مین دو بکریان پھر جب دو سو اور ایک بکری ہو تو تین بکریان دے پھر جب چار سو ہون تو چار
بکریان دے پھر اسی طرح ہر سیکڑے مین ایک بکری دیا کرے اور جو خچّر یا گدھے تجارت
کے نہین ہین اونمین زکوٰة واجب نہین مگر یہ کہ تجارت کے لیے ہون اور اونٹ گائے
بکری اگر گھر مین سے اونکو کھلایا جاتا ہووے اور چارہ دیا جاتا ہو تو اونمین زکوٰة واجب نہین
اور یہ جو زکوٰة تین گندرین جب ہین کہ وہ جانور سوائم یعنی جنگل سے چرائے جاتے ہون
اکثر مدت مین سال کی اور جو جانور کہ کام کے لیے ہین جیسے بیل ہل جوتنے کے یا بوجھ
لادنے کے لیے تو اونمین بھی زکوٰة واجب نہین بکری کے اور اونٹ کے اور گائے کے
بچون مین جتنے چاہے ہون زکوٰة نہین ہی مگر بڑے کی تبعیت مین مثلاً چالیس بچے مین
بکریون کے اور پانچ مین اونٹون کے اور تیس مین گایون کے اگر ایک بھی بڑا ہوگا تو

زکوۃ واجب ہوگی اور نرے اگر نر گھوڑے ہون تو زکوۃ واجب نہین اور نری مادہ ہون تو
بھی ایک روایت مین واجب نہین اور اگر نر مادہ ملے جُلے ہون ہر گھوڑے مین ایک دینار
لازم آویگا یا اونکی قیمت لگا کے اگر نصاب ہووے چالیسوان حصہ لازم آویگا زکوۃ اور کفارہ
اور نذر اور عشر مین قیمت کا بھی دینا درست ہے اور جو مصدق یعنی صدقہ لیتا ہو حاکم
کی طرف سے اوسکو چاہیے کہ اوسط مال لیوے تو اگر اوسط نہ ملے ادنی لیوے اور کمی لیوے
یا اعلی لیوے اور جو بڑھے دیوے اور جو مال کہ بیچ سال مین بڑھ جاوے اصل نصاب سے اپنی
قسم مین مل جاویگا مثلا اوسکے پاس اول سال مین دوسو درم تھے اور بیچ سال مین سو اور بڑھ گئے
تو یہ سو بھی اون دوسو کے ساتھ ملائے جاوینگے تو تین سو کی زکوۃ لازم آویگی اگرچہ اِس سو
پر پورا سال نہین گذرا ہے اور زکوۃ نصاب سے متعلق ہوتی ہے اور جو کچھ عفو ہے اوسکا حساب
نہین مثلا جو کوئی چھتیس اونٹ کا مالک ہووے تو واجب ایک بنت مخاض ہے پچیس
مین اور جو زیادہ ہین وہ معاف ہین یہان تک کہ اگر اِس سال مین دس ہلاک ہو جاوین زکوۃ
ویسی ہی واجب ہوگی اور اگر بعد ایک سال کے تمام نصاب ہلاک ہو جاوے زکوۃ ساقط ہوگی
اور اگر بعض ہلاک ہووے تو جتنا ہلاک ہوا ہے اوسکی زکوۃ ساقط ہوگی اور پہلے جو کچھ نصاب سے
ہلاک ہووے اوسکو عفو مین صرف کرینگے بعد اوسکے اوس نصاب مین جو عفو سے متصل ہے
بعد اوسکے اوس نصاب مین سے کہ اوس سے متصل ہے مثلا اگر ساٹھ بکریون
مین بیس بکریان ہلاک ہو جاوین یا چھ اونٹ سے ایک اونٹ بعد سال
کے تو چالیس بکریون پر اور پانچ اونٹ پر ایک بکری باقی رہیگی اوسی طرح
اگر چالیس اونٹ سے پندرہ ہلاک ہو جاوین چار کو عفو
مین صرف کرین اور گیارہ کو چھتیس مین کہ اوس سے متصل ہے

Marfat.com

تو پچیس اونٹ رہ جاوینگے اور اونمین ایک بنت مخاض لازم آویگی اور اگر
چالیس اونٹ سے بیس ہلاک ہوئی تو چار عفو مین صرف کیے جاوینگے اور گیارہ
اوس نصاب مین جو عفو کے قریب ہے اور پانچ اوس نصاب مین جو اوس
نصاب سے قریب ہے یہان تک کہ بیس اونٹ مین چار بکریان باقی
رہجاوینگی اور جو پچیس ہلاک ہون پندرہ رہجاوینگی تو تین بکریان لازم آوینگی
اور جو تیس ہلاک ہون دس رہجاوینگی تو دو بکریان لازم آوین گی اور جو
پینتیس ہلاک ہوجاوین پانچ رہجاوینگی تو ایک بکری لازم آویگی یہانتک کہ نصاب
بھی نہ رہیگا اور جاننا چاہئے کہ لینا خراج کا امام کو پہونچتا ہے اور اسیطرح دسوان
حصہ خارج کا اور زکوۃ سوائم اور زکوۃ مالون تجارت کی سب امام لیویگا تو اگر
باغیون نے خراج لے لیا تو مالکون سے دوسری بار نہ لیا جاویگا کیونکہ خراج
حق لڑنیوالون کا ہے اور وہ کافرون سے لڑتے ہین اور اگر زکوۃ مال تجارت
کے لیے لے اور زکوۃ کے مصارف مین صرف کیا تو بھی مالکون سے دوبارہ
لیا جاویگا اور اگر اونھون نے اوسکے مصرفون مین صرف نہین کیا تو اون
لوگون کو چاہیے کہ چپکے سے دوبارہ زکوۃ دیوین اور اسی پر فتوی ہے اور
بعضون کے نزدیک اونکو پھر دینا لازم نہین اور بعضون کے نزدیک اگر اونکو
دیتے وقت نیت تصدق کی کرینگے تو زکوۃ اون سے ساقط ہوجاویگی اور
شیخ ابو منصور ماتریدی نے اسکو قبول نہین کیا اور جو لڑکا تغلبی ہو تو اوسکے
مال سے جزیہ نلیا جاویگا اور عورت تغلبی کے مال سے مثل اونکے مردون کے
لیا جاویگا جاننا چاہیے کہ تغلبی منسوب ہے طرف بنو تغلب کے کہ ایک قوم تھی

مشرکین سے حضرت عمرؓ نے اوس سے جزیہ طلب کیا اونہون نے انکار کیا اور کہا
کہ ہم صدقہ دونا دیوینگے تو اس بات پر صلح ہوئی اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہی جزیہ ہے
تمپر جو تم چاہو اپنے یہان نام رکھہ لو اسکا تو جب اون سے زکوٰۃ کے دونے پر صلح
ہوگئی اونکے لڑکون سے نہین لیا جاویگا اور عورتون سے لیا جاویگا اور جو صاحب
نصاب کا ہے اوسکو ایک سال کے پہلے یا زیادہ زکوٰۃ کا دینا اور بہی اوسکو کئی نصابون
کی زکوٰۃ کا دیدینا درست ہے مثلاً اوسکے پاس دوسو درہم تہے اور اوسنے کئی
نصابون کی زکوٰۃ اوسمین سے اداکی اور بعد اوسکے وہ نصاب اوسکو ملے پہلی زکوٰۃ
اوس سے بہی کافی ہوگی اور جو پوری ایک نصاب کا مالک نہین اور پیشتر کئی نصابونکی زکوٰۃ
دے تو درست نہین نصاب سونیکا بیس مثقال ہے اور چاندی کا دوسے درم
کہ ہر دس درم سات مثقال کے ہون اور اس وزن کو وزن سبعہ کہتے ہین تو ایک
درم آدہا اور پانچوان حصہ مثقال کا ہووے گا تو دس درم سات مثقال کے ہونگے
اور مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور درہم چودہ قیراط کا اور قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے سونا یا
چاندی مین سکہ دار اور معمول ہو یا ڈلا ہو چالیسوان حصہ زکوٰۃ مین واجب ہوتا ہے
اور ایسا ہی اسباب تجارت مین بہی چالیسوان حصہ دیا جاویگا اور چالیسوان حصہ
درہم سے کرینگے اگر اوسمین فقیرون کو نفع ہووے یا دینار سے کرینگے اگر اوسمین زیادہ
نفع ہو اور جب نصاب پر پانچوان حصہ بڑہ جاویگا تو اوسمین بہی حساب سے زکوٰۃ واجب
ہوگی جیسے دوسو درہم مین چالیس بڑہ جاوین تو ایک درہم اور زکوٰۃ مین دینا پڑیگا
اور جو اسی بڑہین دو بڑہ جاوینگے اگر پانچوین حصہ نصاب سے کم بڑہین تو کچہہ لازم نہین
آتا اور اگر درم مین کچہہ خلل ہو تو اگر چاندی زیادہ ہے اوسی کا اعتبار ہوگا اور اگر غش

Marfat.com

یعنی تانبا وغیرہ زائد ہی تو اونکی قیمت لگائی جاویگی اور اگر نصاب کا بیچ سال مین نقصان ہو جاوے اور پھر آخر سال مین پورا ہو جاوے زکوۃ واجب ہوگی مثلاً اگر اوسکے پاس اوس سال مین نصاب یعنی بیس دینار موجود تھے پھر سال کے درمیان مین کم ہوگیا اور پھر اخیر سال مین بیس دینار ہوگئے زکوۃ ویسی ہی واجب ہوگی اور سونا چاندی کی طرف ملایا جاویگا اور اسباب دونون کی طرف ملایا جاویگا مثلاً اگر اوسکے پاس دس دینار اور نوے درہم تھے کہ قیمت اوسکی دس دینار ہین زکوۃ امام صاحب کے نزدیک واجب ہوگی اور صاحبین کے نزدیک نہین واجب ہوگی اور جب اوسکے پاس دس دینار اور سو درہم تھے سبکے نزدیک زکوۃ ہوگی

## عاشر کے بیان مین

عاشر اوس شخص کو کہتے ہین جسکو بادشاہ نے راہ گذر پر تاجرون کے صدقہ لینے کے لئے مقرر کیا ہو اور اگر کسی تاجر نے عاشر سے کہا کہ تمام سال ابھی نہین گذرا ہے یا قرض سے مین فارغ نہین ہون یا سوا سوائم کے اور مال مین کہا کہ شہر مین فقیرونکو دے چکا ہون تو عاشر اوسکے قول کو بغیر قسم کے قبول نکرے اور اگر کہے سوائم مین کہ فقیر کو دیچکا ہون تو اوسکا قول سچ نجانے کیونکہ سوائم مین فقیر کو دینا درست نہین بلکہ بادشاہ کو دینا چاہیے کہ وہ اوسکو مصرف مین اوسکے صرف کرے اور اگر دعوی کیا کہ زکوۃ اس سال کی مین دوسرے عاشر کو دیچکا ہون اگر وہ عاشر اوس سال کا عاشر تھا تو قول اوسکا ساتھ قسم کے مان لینگے اور اوس عاشر سے نہ پوچھا جاویگا اور جسمین قول مسلمان کا اعتبار کیا جاتا ہے ذمی کا بھی اعتبار کیا جاوے گا نہ حربی کا مگر حربی اگر اپنی لونڈی ہین کہے کہ میری ام ولد ہے تو سچ جانا جاویگا اور اوس سے کچھہ نہ لیا جاویگا اور مسلمان سے عاشر چالیسوان حصہ لیوے اور ذمے سے بیسوان اور حربی سے دسوان حصہ اگر ملل

Marfat.com

اوسکا نصاب کو پہونچ جاوے اور جتنا کہ کافر ہمارے تاجرون سے لیتے ہین
معلوم نہوے اور اگر معلوم ہوجاوے تو اوتنا ہی ہم بہی اون سے لیوینگے اگر
کل مال وہ نہ لیتے ہون تو اگر اہل حرب ہمارا کل مال لیلیوین تو ہمارا عاشر حربی سے
کل مال نہ لیویگا اور اگر نصاب سے کم ہے تو اون سے نہ لیا جاویگا اگرچہ اوس نے
اقرار کیا باقی نصاب کا گہر مین ہے اور اگر اہل حرب ہم لوگون سے کچہہ نہین لیتے
تو ہم بہی اون سے کچہہ نہ لیوینگے اور اگر حربی سے عشر لے لیا اور پہر قبل سال
گذرنے کے پہر عاشر پاس سے گذرا اگر دار الحرب سے آیا ہے تو اوس سے دوبارہ
دسوان حصہ لیا جاویگا اور اگر لوٹ کے اپنے وطن جاتا ہے تو نلیا جاویگا اور جو
ذمی شراب لیکے گذرے تو بیسوان حصہ لیا جاویگا اور سور مین کچہہ نلیا جاویگا فقط
شراب یا سور کو یا دونون کو لیجاوے یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور امام شافعی کے
نزدیک کسیکا بیسوان حصہ نہ لیا جاویگا اور نزدیک امام زفر کے دونون کا لیا جاویگا اور
ابو یوسف کے نزدیک اگر دونون کو لیکے گذرے تو دونو کا بیسوان حصہ لیا جاویگا اور
اگر فقط شراب لیکے گذرے تو شراب کا بیسوان حصہ لیا جاویگا اور اگر فقط سور
لاوے تو کچہہ نلیا جاوے گا اور اگر کوئی شخص مال بضاعت یا مال مضاربت سے
گذرے جائز نہین ہے کہ اوس مال سے عاشر کچہہ لیوے اسواسطے کہ وہ مال اوسکی
پاس امانت سے ہے مگر یہ کہ مال مضاربت مین اگر اوسکا حصہ نصاب کو پونہچے تو اوسکے
حصے کے موافق اوس سے لیا جاوے اور اگر کوئی غلام ماذون گذرے تو اگر قرضدار
ہو تو کچہہ نلیوے اور اگر قرضدار نہو تو اگر مولی اوسکا اوسکے ساتہہ ہے تو لیوے
اور اگر ساتہہ نہین تو نہ لیوے۔

Marfat.com

## رکاز کے بیان مین

رکاز اوس مال کو کہتے ہین کہ زمین کے نیچے پیدا ہوا ہو یا رکھا گیا ہو تو کان پیدا ہوئی ہی اور خزانہ رکھا جاتا ہے کان سونے کی اور مثل اوسکے زمین خراجی یا عشری مین ہو پانچوان حصہ واجب ہوتا ہے اور باقی سب پانیوالون کا ہے اگر اوس زمین کا کوئی مالک نہین ہے اور اگر وہ زمین کسیکی ملک سے ہے تو باقی مالک کو ہے اور اگر کسیکے گہر مین کچھہ نکلا تو اوسمین کچھہ واجب نہین ہوتا اور اگر اپنی زمین مین پایا تو اوسمین ایک روایت مین کچھہ لازم نہین آتا اور ایک مین لازم آتا ہے اور موتیون اور عنبر اور فیروزے مین اگرچہ پہاڑ مین ملین تو زکوۃ اونمین واجب نہین جو خزانہ کہ سکہ اوسکا اسلام کا ہے اگر پاوے تو اوسکو لوگون سے پہچنواے جیسے لقطہ یعنی پڑی چیز کا حکم ہی اور اگر سکہ کفر کا ہے تو پانچوان حصہ لازم آویگا اور باقی پانیوالیکا و اگر وہ زمین اوسکی ملک نہین اونہین تو جو مالک اول اسلام کی فتح کا ہے اوسکو ملیگا اور اگر تاجر ہمارا امن لیکے دار الحرب مین گیا اور وہان رکاز پائی سب اوسکی ہے اور اگر کسی حربی کے گہر مین پائی تو گہر کے مالک کی ہی اور اگر زمین مین دار الحرب کے جو کسی کی ملک نہین ہے پائی پانچوان حصہ اوس کا نہین اور باقی سب اوس کا ہے

## زکوۃ خارج کے بیان مین

زمین عشری کے شہد مین اور پہاڑ کے شہد مین اور میوے مین اور زمین مین نکلنے والی چیز و نمین برابر ہے کہ اوسکو پانی جاری یا مینھہ نے سینچا ہو اگرچہ پانچ وسق نہون یا برس بہر باقی نرہتا ہو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دسوان حصہ لازم آویگا اور صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک پانچ وسق سے کم مین کچھہ لازم نہ آویگا

اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع آٹھہ رطل یعنی چار سیر کا ہوتا ہے اور سبزون
وغیرہ مین یا جو چیزین کہ برس بہر نہین رہتین صاحبین اور شافعی کے نزدیک صدقہ
نہین اور امام صاحب کے نزدیک واجب ہے کہ مالک سبزون وغیرہ کا فقیر کو صدقہ دیوے
نہ کہ بادشاہ اوسکو لیوے ایسا لکہا ہے اسرار مین قاضی امام ابوزید دبوسی کے
اور لکڑی وغیرہ جیسے نرکل یا گہانس مین صدقہ واجب نہین اور جو کہ زمین سے نکلے
اور ڈول یا دولاب سے پانی دیا جاوے تو اوسمین بیسوان حصہ دیا جاویگا
تو پہلے صدقہ دے لین اور بعد اوسکے کاٹنے وغیرہ کی مزدوری نکالین اور
جو زمین عشری تغلبی کی ہے اوسمین سے جو نکلے تو پانچوان حصہ لازم آویگا
لڑکا اور مرد اور عورت سب اونکے برابر ہین اگرچہ وہ مسلمان ہووے یا اوسکو
مسلمان یا ذمی خرید لیوے کیونکہ دسوان حصہ لازم آتا ہے ہمارے
لڑکون پر تو اونکے لڑکون پر اوسکا دونا لازم آویگا اگرچہ مسلمان ہوجاوین طرفین
کے نزدیک اور ابو یوسف کے نزدیک اگر مسلمان ہوجاوین تو دسوان حصہ لازم
آویگا اور عشری زمین کو ذمی نے خریدا تو وہ خراجی ہوجاویگی اور اگر پہر اوسکو
مسلمان نے لے لیا تو پہر عشری ہوجاوے گی اگر اپنی زمین کو ذمی نے
باغ بنایا خراجی ہوجاویگا اور اگر اوسکو مسلمان نے بنایا تو اگر اوسکو خراج
کے پانی سے سینچا ہے تو خراجی ہے اور اگر عشر کے پانی سے تو عشری ہی
اور پانی آسمان کا اور کنوئین کا اور چشمے کا عشری ہے اور پانی اون نہرونکا
جنکو عجمیون نے کہودا ہے جیسے نہر یزدجرد کی خراجی ہے اور سیحون اور
جیحون اور دجلہ اور فرات امام ابو یوسف کے نزدیک ان نہرونکا پانی عشری ہے اور امام

محمد کے نزدیک خراجی ہے اور رقیہ اور لفظ کے چشمے مین اگر زمین عشری مین ہے تو کچھ نہین اور اگر زمین خراجی مین ہے تو اگر دو چشمے کی کہیتی ہو سکتی ہے تو خراج اوسمین لازم ہوگا اور جو نہین ہو سکتی تو لازم نہین

## مصارف زکوۃ کے بیان مین

مصارف زکوۃ کے سات ہین ایک فقیر یعنی جو شخص کہ مالک نصاب کا نہووے دوسرا مسکین جسکے پاس کچھ نہین تیسرے عامل صدقے کا اوسکو اپنے عمل کے موافق دیا جاوے گا چوتھے مکاتب تو اوسکی آزادگی مین مال زکوۃ سے مدد کیجاوے گی پانچوین قرضدار جو شخص کہ فاضل اپنے قرض سے نصاب کا مالک نہین چھٹے فی سبیل اللہ یعنی جو شخص کہ جہاد سے بسبب نہونے خرچ کے رک گیا ہو امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یا جو شخص کہ حج سے رک جاوے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساتوین مسافر کہ اوسکے پاس مال ہے لیکن بالفعل سفر مین اوسکے پاس موجود نہین اور مالک نصاب کو درست ہے کہ زکوۃ اپنے مال کی ان سب مصارف کو دیوے یا بعض کو اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب ہے کہ سب مصارف مین صرف کرے اور ہر مصرف مین تین شخصون کو دیوے اور مال زکوۃ سے مسجد بنانا میت کے کفن مین دینا یا قرض میت کا ادا کرنا یا غلام لیکے اوسکو آزاد کرنا درست نہین اور درست نہین کہ مال زکوۃ کو اپنے باپ دادا یا نانی نانا اصول سے یا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی فروع سے اور خاوند جورو کو اور جورو خاوند کو دیوے اور بہی مولی کا دینا اپنے غلام کو اگرچہ کچھہ آزاد ہو چکا ہو درست نہین اور درست نہین کہ زکوۃ مالدار کو یا مالدار کے غلام کو یا لڑکے کو دیوے اور مکاتب کو مالدار کے دینا درست ہے زکوۃ بنی ہاشم کو یعنی حضرت علیؓ اور عباسؓ اور جعفرؓ اور عقیلؓ اور

Marfat.com

حارثؓ کی اولادکو اور اون کے غلامون آزاد کو دینا درست نہین ذمی کو زکوۃ
کے سوا اور چیزین دینا جیسے صدقہ وغیرہ درست ہے اور اگر مالک نصاب نے
کسی کو زکوۃ دیدی اور پہر معلوم ہوا کہ وہ مصرف نہین جیسے وہ غلام یا مکاتب اوسکا
نکلا پہر لوٹا وے زکوۃ کو اور اگر معلوم ہوا کہ اوسکا باپ یا لڑکا ہے یا غنی یا ذمی
یا ہاشمی نکلا تو پہر نہ لوٹا وے زکوۃ کو اور امام ابویوسف کے نزدیک پہر لوٹا وے
اور مستحب ہے زکوۃ دینی اتنی کہ ایک دن کو اوسکے سوال سے بے پروا کرے
اور سارا نصاب دیدینا ایک فقیر کو مثلاً دوسے درہم جبکہ وہ قرضدار نہین مکروہ ہے
اور مال زکوۃ کا دوسرے شہر مین بہیجنا مکروہ ہے مگر اپنے عزیزون کو یا اونکو جو
اپنے شہر سے زیادہ محتاج ہین۔

## صدقہ فطر کے بیان مین

صدقہ فطر کا گیہون یا اوسکے آٹے یا اوسکے ستو یا سوکہے انگور سے آدہا صاع اور
خرما یا جو سے ایک صاع اور وہ صاع جسمین آٹھ رطل ماش یا مسور سما وے
اور مراد صاع سے صاع عراقی چار من کا ہوتا ہے اور من چالیس استار کا ہوتا ہے
اور استار ساڑہے چار مثقال کا تو اس حساب سے من ایک سو اسّی مثقال کا
ٹہیرا اور امام شافعی کے نزدیک مراد صاع حجازی ہے اور اگر صدقہ فطر مین دو سیر
گیہون دیدے بغیر اسکے کہ گیہون کو کیل سے ناپے درست ہے اور امام محمد
رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر کیل کے درست نہین اور گیہون دینا مستحب ہے
جہان کہ چیزون کو گیہون سے خریدتے ہین اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک
درہمون کا دینا ہر جگہ مستحب ہے اور صدقہ فطر کا واجب ہی اوس شخص پر جو حر

یعنی آزاد ہووے اور مسلمان ہو اور وہ شخص مالک ہو نصاب زکوٰۃ کا کہ زیادہ
حاجت اصلی سے تو سونے اور چاندی اور مال تجارت مین صدقہ واجب ہے
اگرچہ سال پورا نہ گذرے اور اگر سوا ان مالون کے ہووے جیسے گھر ہے نہ رہنے
کے لئے اور نہ تجارت کے لئے اور قیمت اوسکی انصاب کو پہونچتی ہے صدقہ
فطر اوس سے واجب ہوگا اور زکوٰۃ واجب نہوگی جس پر صدقہ فطر واجب ہے
صدقہ زکوٰۃ سے وہ محروم ہوگا اور زکوٰۃ اوسپر حرام ہے صدقہ فطر دے اپنی جانکے
واسطے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے اگر فقیر ہو اور اپنے غلام اور لونڈی
کیطرف سے جو خدمت کیواسطے ہین اگرچہ مدبر یا کافر یا ام ولد ہو اور اپنی جورو کیطرف سے
اور بڑے لڑکے کی طرف سے صدقہ ندیوی اور اپنے چھوٹے لڑکیکی طرف سے
بھی جو مالک نصاب کا یعنی غنی ہے بلکہ اوسکے مال سے دیوے اور مکاتب
کیطرف سے اور اوس غلام کی طرف سے جو تجارت کیواسطے ہے اور اوس غلام
کی طرف سے جو بھاگنے والا ہے نہ دیوے مگر جب وہ بعد بھاگنے کے پھر آیا ہو
تو اوسکی طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا دو غلام دو شریک کے بیچ مین ہوین
تو اون غلامون کیطرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہوگا نزدیک امام صاحب
کے اور نزدیک صاحبین کے دونون پر واجب ہے اور اگر ایک کے اختیار سے
بیچا گیا تو جسکا ہوا عید الفطر کی صبح مین اوس پر صدقہ لازم آویگا اور صدقہ واجب
ہوتا ہے عید الفطر کے صبح ہونے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا
عید الفطر کے صبح ہونے کے پہلے تو اوسکے لیئے واجب ہوگا اور امام شافعی
کے نزدیک آفتاب کے ڈوبنے سے واجب ہوتا ہے تو جو اسلام لایا ہوگا یا پیدا

Marfat.com

ہوگا رات کو عید کے اوس پر واجب نہوگا نزدیک انکے اور جو شخص کہ عید کی
رات مین مرجاوے ہمارے نزدیک صدقہ اوسکی طرف سے واجب نہین
اور شافعی کے نزدیک واجب ہے اور اگر اسلام لایا یا پیدا ہوا بعد طلوع فجر کے تو صدقہ
کسیکے نزدیک واجب نہوگا اور اگر صدقہ پہلے سے دیوے تو درست ہے اور
مستحب ہے صدقہ فطر کا صبح ہونیکے بعد جلدی دینا اور اگر تاخیر کرے دینے مین
تو اوسکے ذمہ سے بغیر دیے ہوئے ساقط نہوگا۔

## کتاب الصوم

کہانا پینا جماع ترک کرنا فجر سے آفتاب ڈوبنے تک ساتھہ نیت کے اسی کو روزہ
کہتے ہین اور روزہ رمضان کا فرض ہے ہر مسلمان عاقل بالغ پر اور ادا کرنا بھی اوسکا
فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہو جاوے تو قضا بھی فرض ہے اور روزہ نذر
اور کفارے کا واجب ہے اور اوسکے سواے باقی سب نفل ہین اور ہدایہ مین
لکہا ہے کہ روزہ رمضان کا فرض ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کُتِبَ
عَلَیکُمُ الصِّیَامُ یعنے فرض کیا گیا تمپر روزہ اور اوسکے فرض ہونے پر اجماع
ہے تو اسیواسطے انکار کرنیوالا اوسکا کافر ہے اور نذر کا بھی روزہ ایسا ہی واجب ہے کیونکہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَلْیُوفُوا نُذُورَھُم یعنے پوری کرین نذرین
اپنی اور باقی تفصیل اسکی اصل مین مذکور ہے اور رمضان کے روزے اور نذر
معین کے روزے کی نیت کرنا رات سے دوپہر کے قبل تک درست ہے
اور دوپہر کو درست نہین اور قدوری مین ہے کہ زوال تک درست ہے اور
صحیح اول ہے اور اگر نیت فقط روزے کی کرے کہ مین روزہ اللہ کا کل رکھونگا

Marfat.com

اور معین نکرے یا نیت نفل کی کی تو روزہ رمضان کا درست ہو جاوے گا اور
اگر رمضان کے مہینے مین دوسری واجب کی نیت کی تو رمضان کا روزہ اوسی
نیت سے بھی ادا ہو جاویگا اور اگر مریض یا مسافر رمضان مین دوسرے واجب
کی نیت کریگا تو وہ ہی روزہ ادا ہوگا اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنے کی
نذر کی یعنی کہا کہ مین فلانے روز روزہ رکھونگا اور اوس روز دوسرے واجب
کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت کی خواہ مسافر ہو خواہ مقیم تندرست
ہو یا مریض اور نفل کا روزہ ادا ہوتا ہے نفل کی نیت سے اور صرف نیت سے
اور نیت قبل دوپہر کے کرے اور دوپہر کے بعد نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر
غیر معین کیواسطے شرط ہے رات سے نیت کرنا اگر رات شک کی ابر ہو جیسے
تیسوین رات مین شعبان کی اوسکے بعد دن کو روزہ نرکھین گے مگر نفل اور
اگر دوسرے واجب کا روزہ اوس دن رکھا تو مکروہ ہے اور ادا ہو جاویگا واجب جیسے
صحیح مذہب مین اگر معلوم نہوا کہ یہ رمضان کا دن تھا اور اگر معلوم ہوا کہ رمضان کا دن تھا تو
وہ روزہ رمضان کا ہو جاویگا اور دن شک کے نفل روزہ رکھنا مستحب ہے سب کے نزدیک اگر وہ دن اوسکے روزہ
رکھنے کا ہوا اور نہین تو خاص لوگ جیسے قاضی اور مفتی روزہ رکھین اور عوام لوگ
بعد زوال کے افطار کرین اور اگر رات مین شک کی نیت کی کہ اگر کل کا دن
رمضان سے ہے تو روزہ میرا رمضان کا ہے ورنہ روزہ نہین رکھتا ہون
تو ین روزہ اوسکا درست نہوگا اور مکروہ ہے یہ کہ نیت کرے کہ اگر کل کا دن
رمضان سے ہے تو روزہ میرا رمضان کا ہے اور نہین تو دوسرے واجب
کا ہے یا نہین تو دوسرے نفل کا ہے لیکن اگر کل کا دن رمضان کا نکلا تو وہ روزہ

رمضان کا ہوجاوے گا اور باقی دو صورتون مین نفل ہوجاویگا اور جس شخص نے
رمضان کا یا عید کا چاند اکیلے آپ ہی دیکھا تو روزہ رکھے دونون صورتون مین اگرچہ
اوسکا قول قبول نہوگا اور اگر افطار کرے تو قضا کا روزہ رکھے اور کفارہ اوسپر نہین
اور امام شافعی کے نزدیک کفارہ بھی لازم ہوگا اگر آسمان مین بدلی یا غبار ہووے
تو رمضان کے مہینے مین ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہے اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت
ہو یا زنا کی تہمت کسیکو لگائی ہو اور اوسکے بدلے مین وہ درّے مارا گیا ہو اور
پہر اوسنے توبہ کی ہو اور شوال اور ذیحجہ مین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین خبر
دین کہ ہمنے چاند دیکھا یعنی گواہی دین اور جب کوئی آسمان مین علت نہو اور
اور مطلع صاف ہووے تو شرط ہے کہ تینون مہینونکے واسطے بہت سے آدمی ہون
تو اونکا قول قبول کیا جاوے یعنی اتنا گروہ ہے کہ اونکے سچ ہونے پر عقل
گواہی دے اور اگر ایک شخص عادل نے رمضان کے چاند کی گواہی دی اور آسمان
مین کچھ علت نہی تو سب آدمیون نے تیس دن روزے رکھے اور تیسویں روز
پہر ابر ہوا تو ایک شخص کی گواہی سے افطار نکرینگے جب تک کہ دو شخص عادل نہون
اور امام محمدؒ کے نزدیک ایک شخص کی گواہی سے بہی افطار درست ہوجاوے گا

## روزے کے فاسد ہونیکے بیان مین اور اوسکی قضا اور کفارے کے حال مین

جو شخص کہ قصداً جماع کرے یا جماع کیجاوے قُبُل یا دُبُر مین یا کچھ کہا دے یا پیوے
غذا کیواسطے ہو یا دوا کے لیے یا پچھنا لگاوے اور معلوم ہوا اوسکو کہ میرا روزہ
افطار ہوگیا تو پہر قصداً کہالیوے تو ان صورتون مین قضا روزے کی کرے اور
کفارہ دیوے جیسے ظہار کا کفارہ ہوتا ہے اور کفارہ فقط رمضان کے

Marfat.com

روزہ قصداً توڑنے مین ہے اور دوسرے روزے کے واسطے نہین اگر
خطاسے روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تہا اور کلی کرنے لگا تب اوسکی
حلق مین بغیر قصد کیئے ہوئے پانی چلا گیا یا کسی نے اوسکو زبردستی افطار
کرا دیا یا حقنہ لیا یا ناک یا کان مین دوائی ڈالی یا سر کے زخم مین دوا لگائی اور دماغ
مین گئی یا پیٹ کے زخم مین لگائی اور اوسکے پیٹ مین دوا گئی یا اوس نے سنگریزہ
نگلا یا پہر مونہہ اپنی خواہش سے قے کی یا سحر کہایا یا افطار کیا اس شبہے سے
کہ رات ہے اور وہ دن تہا یا بہولے سے کچھ کہا لیا اور شبہہ کیا کہ میرا روزہ
افطار ہو گیا تب پہر قصداً کہایا یا عورت سوتی تہی اور جماع اوس سے کیا گیا یا
رمضان کے تمام مہینے مین نہ روزہ رکہنے کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک نیت
نہ کیے ہوئے تہا اور پہر کہایا تو ان سب صورتون مین قضا روزہ رکہے
فقط اور اگر کہایا یا پیا یا جماع کیا اور اوسکو روزہ یاد نہ تہا یا سویا اور اوسکو احتلام
ہوا یا کسیطرف نظر کی پہر انزال ہوا یا تیل ملا یا سرمہ لگایا یا کسیکی غیبت کی یا اوسپر
قے غالب ہوئی اور اوس نے قے کی یا جنب تہا اور صبح ہو گئی یا اپنے ذکر کی
سوراخ مین تیل ڈالا یا غبار یا دہوان یا مکہی اوسکے حلق مین داخل ہوئی
توان سب صورتونمین روزہ نگیا اور اگر مینہہ برستا ہے یا برف پڑتی ہے اور
اوسکی مونہہ مین جاوی تو اوسکا روزہ فاسد ہوگا صحیح مذہب مین اور اگر وطی کی مردے یا چارپائے
سے یا فرج کے سوا اور مقامونمین جسطرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتونمین
اگر انزال ہو تو قضا کرے اور اگر انزال نہو تو قضا نکرے ایک شخص نے وہ گوشت کہایا
جو اوس کے دانت مین چنے کے برابر رہا تہا تو قضا کرے فقط اور اگر چنے سے کم ہے تو قضا

Marfat.com

لازم نہین ہے مگر جسوقت کہ اوس گوشت کو منہ سی نکالے اور ہاتہ مین لیوی اور پہر کہالے تو اگر چنے سے کم ہو تو قضا کری اور اگر کسی نے ایک تل نگلا تو اوسکا روزہ فاسد ہوا مگر اوسکو جب چباویگا تو روزہ نہین جاویگا اور پہر مونہہ قی آکے پہر پیٹ مین چلی جاوی یا وہ خود آپسے پیٹ مین نگلے روزہ فاسد ہوگا اور تہوڑی سی قی سے دونون حالت مین فاسد نہوگا اور امام محمد رحمۃ اللہ نے کہا کہ اگر قی کو آپسے پہیرے اگرچہ تہوڑی سی ہو تو فاسد ہوگا اور خود پہر جانے مین اگرچہ بہت سی ہو روزہ فاسد نہین ہوتا تو بہت سی قی سکے آپ پہیرنے مین سب کے نزدیک روزہ فاسد ہوگا اور تہوڑی سی قی پہر جانے مین سبکے نزدیک فاسد نہوگا اور تہوڑی سی قے کے پہیرنے مین ابو یوسف کے نزدیک فاسد نہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد ہوگا اور بہت سی قی لوٹ جاوی تو ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک نہین فاسد ہوگا

## روزیکے مکروہات کے بیان مین

مکروہ ہے روزہ دار کو چکہنا کسی چیز کا اور چبانا مگر لڑکے کیواسطے وقت ضرورت کے اور مکروہ ہے بوسہ لینا اگر امن جماع سے نہووے سرمہ لگانا اور موچہہ مین تیل لگانا اور مسواک کرنا اگرچہ زوال کے بعد ہووے مکروہ نہین اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے بڈہا ضعیف اگر روزہ رکہنی سی عاجز ہو تو وہ روزہ نرکہے اور ہر روزیکی بدلے ہر مسکین کو کہانا دیوے جتنا کہ صدقہ فطر دیا جاتا ہے اور جب بڈہی کو روزہ رکہنے کی طاقت ہو تو اوسکی قضا کرے عورت حاملہ اور عورت دودہ پلانیوالی جسوقت کہ اپنی جان یا بچے کی جانکا خوف کرے یا مریض ہووے اور زیادتی مرض کا اوسکو خوف ہووے یا مسافر ہو تو یہ سب افطار کرین اور پہر جب عذر انکا جاوے تو قضا ادا کرین بغیر صدقے کے اور جیسی

مسافر کو کچھ روزے سے نقصان نہوتا ہو تو اوسکو سفر مین روزہ رکھنا مستحب ہے تو اگر وہ سفر مین یا مرض مین مر گیا تو اوسکے روزیکے بدلے مین صدقہ ندیا جاویگا اور اگر بیمار تھا اور اچھا ہوا تب مرا یا مسافر تھا اور مقیم ہوا تب مرا تو اوسکے روزے کے بدلے مین اوسکا ولی صدقہ دیوے اسطرحپر کہ اگر وہ شخص صحت اور اقامت کے بعد اوسکے جتنے روزے فوت ہوئے تھے اوتنے روز جی کے مرا ہووے تو اوسکے سب روزنکی بدلے صدقہ دیوے اور اگر اوتنے روز نہین جیا تو جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اوتنے دنونکا صدقہ دیوے مثلاً اوسکے دس دن فوت ہوئے تھے سو وہ بعد رمضان کے پانچ دن تک مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو پانچ دن کا اوسکا ولی صدقہ دیوے اور صدقہ دینے کے واسطے یہ بھی شرط ہی کہ مرتے وقت وہ شخص وصیت کر گیا ہو یعنی کہہ گیا ہو کہ میرے بعد میرے روزے کی طرف سے صدقہ دینا تو اوسنے جتنا مال چھوڑا ہی اوسکے تیسرے حصہ مین ادا کیا جاویگا صدقہ ایکوقت کی نماز کا ایک روزیکے صدقے کے برابر ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضون کے نزدیک فدیہ پانچ نمازونکا یعنی ایکدن کی نمازونکا مانند فدیے ایکدن کے روزیکے ہے اور رمضان کی قضا لگاتار چاہے ادا کرے اور چاہے تھوڑی تھوڑی کرکے ادا کرے اور اگر دوسرا رمضان آجاوے تو قضا کے روزے نرکھے بلکہ اوس رمضان کو رکھے تب بعد رمضان کے پھر اوسی قضا کے روزے رکھے اور صدقہ ہر روزے کیطرف سے نہ دیوے اور امام شافعی صاحب کے نزدیک صدقہ

Marfat.com

بہی واجب ہوگا مرد یکا ولی مردے کے روزے کے بدلے روزہ نرکہے اور اوسکی نماز کے بدلے نماز نہ پڑہے اور نفل کا روزہ جب کوئی شخص شروع کرے تو اوسپر تمام کرنا اوسکا لازم آتا ہے تو اگر اوسکو توڑ ڈالیگا تو قضا اوسکی ادا کرے مگر جس ایام مین کہ روزہ رکہنا منع ہے اومین اگر شروع کریگا تو تمام کرنا اوسکا لازم نہ آویگا اور وہ پانچ دن ہین ایک عید الفطر کا دن اور دوسرے بقرعید کا دن ورتین دن اوسکے بعد یعنی گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین ذیحجہ کی اور نفل کا روزہ بے عذر نہ توڑے ایک روایت مین اور ایک روایت مین جائز ہے کیونکہ قضا اوسکے قایمقام ہے اور ضیافت کی عذر سے نفل کا روزہ توڑنا درست ہے اور یہ حکم ضیافت کرنیوالے اور کہانیوالے دونون کے واسطے ہے اور اگر رمضان مین دن کو ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اوس روز باقی روز مین کچہہ نکہاوے اور نہ پیوے رمضان کی بزرگی کے سبب اور اوس روزے کی قضا ادا نکرے اگرچہ نیت روزے کی ان دونون نے کی اور پہر کہا لیا تب بہی قضا نہین کرے اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا مسافر اپنے گہر آیا تو یہ دونون باقی روز کچہہ نکہاوین اور نہ پیوین اور اوس روز کے روزے کی قضا ادا کرین اور اگر ایک مسافر نے افطار کی نیت کی بعد اوسکے اپنے گہر آیا تب نفل روزے کی نیت کی اور نیت کرنے کا وقت تہا یعنی دوپہر کے پہلے تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا مہینا تہا تو اوسپر اوس روز کا پورا کرنا واجب ہوگیا یا مقیم نے اوس دن سفر کیا تو اوسکا بہی یہی حکم ہے اور اون دونون نے

Marfat.com

اگر افطار کیا تو کفارہ نہین ہے جن دنون مین بیہوش رہا اونکی قضا ادا کرے مگر جسدن بیہوشی شروع ہوئی ہے اور وہ نیت روزے کی کرچکا ہے یا اوسدن کی رات کو بیہوشی تہی تو اونکی قضا نکرے غرض یہ ہے کہ اگر نیت کرچکا ہے تو روزہ صحیح ہوجاویگا اور جو نہین نیت کی تو ہرگز صحیح نہوگا اور اگر سارے رمضان بہر مجنون رہا قضا نکرے اور اگر بعض دن کہ رمضان مین دیوانہ رہا تو جتنے روز گذرے ہین اونکی قضا کرے تو اگر وہ مثلاً بالغ ملا عاقل نتہا اور حالت جنون مین بالغ عاقل ہوا تو بہی یہی حکم ہے ظاہر روایت مین اور محمد بن حسن شیبانی کے نزدیک اگر حالت جنون مین بالغ ہوا تو روزے اوسپر واجب نہونگے باوجود اسکے کہ سارے رمضان دیوانہ نرہا اور دلیل اسکی شرح عربی مین مذکور ہے اور اگر اون پانچ دنمین جن مین روزہ رکہنا حرام ہے روزے کی نذر کی یا پوری سال بہر کے روزے کی نیت کی تو اون دنون کی قضا ادا کرے اگر روزہ رکہہ لیگا تو پہر قضا نہین مگر گنہگار ہوگا تو اگر کچہہ نیت نکی یا کچہہ نیت فقط نذر کی کی یا نیت کی نذر کی اور یہ نیت کہ قسم نہین ہے تو ان صورتون مین نذر ہوگی اور اگر نیت کی قسم کی اور نیت کی کہ نذر نہین ہے تو قسم ہوگی اور اگر افطار کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اور اگر دونون کی نیت کی یا قسم کی اور یہ ذکر نہ کیا کہ نذر نہین ہے یا ہے تو ان دونون صورتون مین نذر اور قسم دونون ہووینگی اور اگر افطار کریگا تو قضا نذر کی اور کفارہ قسم کا لازم آویگا اور امام ابویوسف کے نزدیک دونون کی نیت مین نذر ہوگی اور فقط قسم کی نیت مین قسم ہوگی اور باقی تفصیل اسکی شرح عربی مین مذکور ہے شش عید یعنی

Marfat.com

چھ روزے جو شوال مین رکھتے ہین تو اونکو جدا جدا رکھنا مستحب ہے اگا تار
رکھے تو مکروہ ہوگا اور مشابہت نصاریٰ سے نہ لازم آوے گی۔

## اعتکاف کے بیان مین

اعتکاف سنت موکدہ ہے اور اعتکاف کے معنی یہ ہین کہ دیر تک رہنا
روزہ دار کا مسجد مین بہ نیت عبادت جسمین جماعت ہوتی ہے لیکن سنت
موکدہ ہونا تو فقط عشرۂ اخیرہ مین ہے کیونکہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے عشرۂ اخیرہ مین رمضان کے یہانتک کہ اوٹھالیا اونکو
اللہ تعالےٰ نے پھر اعتکاف کیا بعد اونکے اونکی ازواج مطہرات نے تو یہ مواظبت دلالت
کرتی ہے سنت ہونے اعتکاف پر اور ایک اعتکاف واجب ہے وہ یہ کہ نذر کرے اعتکاف کی اور
ایک مستحب وہ یہ کہ سوا ان دس دنون مین اخیر رمضان کے اور دنون مین اعتکاف کرنا اور ان
دنونمین مواظبت ثابت نہین ہوئی بیان کیا اوسکو شیخ ابن الہمام نے اور دیر تک رہنا یہ رکن
ہے اعتکاف کا اور نیت شرط ہے اوسکی اور روزہ بھی شرط ہے اور امام شافعی کے نزدیک شرط نہین
اور کم مدت اوسکی ایکدن ہے تو جو اعتکاف شروع کرے اور ایک روز تمام ہونیکے پہلے
چھوڑ دیوے تو اوس پر قضا ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک کم مدت ایک ساعت
ہے اور وہ ہوگئی تو قضا نہین اور معتکف مسجد مین سے باہر نہ نکلے مگر
حاجت انسانی جیسے پیشاب یا جاضرور کیواسطے یا جمعے کے واسطے آفتاب
ڈھلے نکلے اور جسکا مکان جامع مسجد سے دور ہووے تو وہ ایسے وقت
نکلے کہ جمعہ پالیوے اور سنتین پڑھے چار جمعے کے پہلے اور ایک روایت
مین چھ رکعتین چار سنت اور دو تحیۃ المسجد کی اور بعد جمعے کے چار امام

Marfat.com

صاحب کے نزدیک اور چہ صاحبین کے نزدیک اور اسقدر سے زیادہ
دیر لگانا معتکف کو جامع مسجد مین اعتکاف کو فاسد نہین کرتا اور اگر بغیر
عذر کے مسجد سے ایک ساعت بھی نکلے تو فاسد ہوگا اور صاحبین
کے نزدیک نہین فاسد ہوگا مگر جب آدھا دن برابر نکلا رہے اور یہی مستحسن ہے معتکف
کھاوے اور پیوے اور سووے اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہوتی تھی کوئی
جگہ اعتکاف مین مگر درمیان مسجد کے اور بیچے اور خریدے مسجد مین بغیر سودا حاضر کرنیکے
اور سوا معتکف کے اور کوئی شخص مسجد مین یہ کام نکرے روایت کیا اصحاب سنن نے
عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اور
خریدنے سے مسجد مین آخر حدیث تک اور چپ نرہے یعنی ایسا نکرے کہ بالکل بات کرنے کو
موقوف کرے بلکہ بہتر اور نیک باتین کرے اور اعتکاف کو جماع باطل کرتا ہے کیونکہ
فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ یعنی نہ مباشرت کرو عورتوں کی
جب تم اعتکاف کرنیوالے ہو مسجد مین اگرچہ رات کو ہووے یا بھولے سے اور اگر سوا
فرج کے اور جگہ وطی کرے یا بوسہ لیوے یا چھوئے تو اگر انزال ہوا اعتکاف باطل ہوگا
اور اگر انزال نہوا تو باطل نہوگا اگرچہ یہ کام اعتکاف مین حرام ہین اور
عورت اپنے گھر مین اعتکاف کرے اور اگر کچھہ روزون کے اعتکاف
کی نذر کی تو اون روزون کی رات مین بھی اوسکو اعتکاف کرنا واجب ہوگا
برابر لگاتار اگرچہ اوس نے ایسی نیت نہ کی ہووے اور جو دو روزون
کی نیت کی تو دونون روز کی رات بھی داخل ہوجاوے گی اور
فقط دن کی نیت صحیح ہوجاوے گی فقط الحمد للہ کہ کتاب الصوم تمام ہوئی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کتاب احکام الحج والعمرۃ

جان تو کہ حج فرض ہی اور منکر اوسکا کافر ہی **فائدہ** او رفرضیت اوسکی قرآن شریف سے ثابت ہی فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے وللہ علی الناس حج البیت یعنی اللہ کے واسطے لوگونکے ذمہ پر ہی حج خانہ کعبہ کا اور عمر بھر مین ایکبار فرض ہے روایت کیا احمد نے مسند مین او ردارقطنی نے سنن مین او رحاکم نے مستدرک مین اور کہا صحیح ہی اوپر شرط شیخین کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے لوگو فرض کیا اللہ نے تم پر حج کو سو کھڑے ہوئے اقرع بن حابس رض اور کہا کہ ای رسول اللہ کیا ہر سال مین فرمایا آپ نے اگر مین کہتا ہان البتہ واجب ہوتا ہر سال مین اور تم اوسکی قدرت نہ رکھتے حج ایکبار ہی اور جو زیادہ ہو وہ نفل ہی روایت کیا مسلم نے صحیح مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اسکے ہر آزاد مسلمان مکلف تندرست آنکھ والے پر جب اوسکے واسطے توشہ اور سواری ہو فاضل ضروری خرچ اور عیال کے نفقے سے لوٹنے تک اور راہ کا امن ہووے عورت کو بغیر محرم او رخاوند کے حج درست نہین اگر اوس عورت سے مکے تک مدت سفر کے برابر راہ ہووے عمر مین ایکبار فرض ہی جسوقت قدرت ہووے فی الفور فرض ہو ویگا یہ مذہب امام ابی یوسف کا ہی اور امام محمد کے نزدیک فی الفور واجب نہین ہوتا تو اگر اوس سال مین حج کیا اور دوسرے یا تیسرے سال مین ادا کیا سبکے نزدیک ادا ہو جاویگا اور اگر ادا نہین کیا اور مر گیا تو سبکے نزدیک گنہگار ہوگا تو اگر پہلے سال سے تاخیر کی امام ابی یوسف کے نزدیک گنہگار ہوگا اور محمد کے نزدیک نہین ہوگا اور اگر لڑکے نے احرام باندھا اور بالغ ہوگیا یا غلام نے اور آزاد ہوگیا اور حج کیے گیے

Marfat.com

فرض اون کا ادا نہو گا تو اگر لڑکے نے احرام پھر باندھا اور پھر وقوف کیا فرض
اوس سے ادا ہو جاویگا اور غلام کا نہو گا فرض حج کے تین ہین اٹ احرام باندھنا
اور عرفات مین کھڑے ہونا اور طواف کرنا زیارت کا اور واجب پانچ ہین مزدلفہ
مین کھڑا ہونا اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ مین اور کنکریان پھینکنا
اور طواف صدر کا یعنی اخیر کا طواف وقت رخصت کے واسطے افاقی کے اور
منڈانا سر کا اور ان آٹھہ کے سوا باقی سنت یا مستحب ہین مہینے حج کے شوال
اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ہین اور انکے قبل احرام باندھنا مکروہ ہے عمرہ
سنت ہی اور عمرہ طواف اور سعی یعنی دوڑنے کو درمیان صفا اور مروہ کی کہتی ہین اور
وقوف یعنی کھڑا ہونا اوسمین نہین ہے اور ساری برس مین جب چاہے
درست ہے اور مکروہ ہے دن عرفے کے اور چار دنین بعد عرفی کے
میقات مدینے کے رہنے والے کا ذوالحلیفہ ہے اور عراق والون کا ذات
عرق اور شام والون کا جحفہ اور نجد والون کا قرن اور یمن والون کا یلیلم ان
مقامون سے آگے بڑھنا بغیر احرام کے حرام ہے جسکا قصد مکے مین داخل
ہونیکا ہو اور قبل پہونچنے کے ان مکانون مین اگر پہلے سے احرام باندھ
لے تو درست ہے اور جو ان مقامون کے رہنے والے ہین اونکو مکے مین
بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے تو اونکی میقات حل ہی جو مکے
کا رہنے والا ہے وہ احرام حج کے لئے حرم سے باندھے اور عمرے کے
لئے حل سے جو شخص ارادہ احرام کا کرے وضو کرے اور غسل کرنا اچھا ہے
اور ایک ازار اور چادر پاک پہنے اور خوشبو لگاوے اور ایک دوگانہ نفل

پڑہے تو اگر حج مفرد یعنی فقط حج کرتا ہے تو کہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی معنی اے اللہ مین ارادہ کرتا ہون حج کا تو آسان کر تو اوسکو میری واسطے اور قبول کر اوسکو میرے طرف سے پہر لبیک کہے بعد نماز کے اور نیت حج کی کرے اور وہ یہ ہے اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک لاشریک لک اور اس سے کم نکرے اور اگر زیادہ کرے تو درست ہی اور جب لبیک نیت کر کے کہہ لے احرام اوسکا بندہ چکا تو جماع اور فحش کلام موقوف کرے اور ذکر کرنے کو جماع سے عورتون کے سامنے روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباس نے جب یہ شعر پڑہا وھن یمشین بنا ھمیسا + ان تصدق الطیر ننک لمیسا معنی اردو اوسکی یہ ہین کہ اونٹ چلتے ہین ہمارے ساتھہ درانحالیکہ اونکے موزونکی نعل سے آواز آتی ہے اگر فال سچ ہو تو ہم لمبیں کہ ایک عورت سے ہے اوس سے جو ہماراجی چاہیگا کرینگے تو لوگون نے کہا کہ آپ رفث کرتے ہین احرام مین تو فرمایا کہ رفث اوسکو کہتے ہین جسمین عورتین مخاطب ہون اور بچے فسوق اور گناہون سے اور جدال سے اور وہ یہ کہ اپنے رفیق سے لڑے یا مشرکون سے حج کی تقدیم اور تاخیر مین اور نہ شکار کرے خشکی کا احرام مین اور دریا کا شکار منع نہین اور شکار کے جانور کو کسیکو نہ بتلاوے اور نہ اوسکی طرف اشارہ کرے اور پرہیز کرے خوشبو لگانی سے اور ناخن کاٹنے سے اور مونہہ ڈہانپنے سے اور سر ڈہانپنے سے اور سر دہولے سے

Marfat.com

اور ڈاڑہی دہونے سے ساتہہ خطمی کے اور ڈاڑہی کترتی سے اور سر منڈانے
سے اور بال بدن کے مونڈنے سے اور کرتا پہنے اور سراویل اور قبا و عمامہ
اور ٹوپی اور موزون کے پہننے سے اور اوس کپڑے سے جو خوشبودار رنگ
مین رنگا ہووے مگر بعد زائل ہوجانے خوشبو کے اور حمام مین جانا اور سایہ لینا گہر
سے اور محمل سے یعنی کجاوہ سے جائز ہے اور ہمیانیکا باندھنا جائز ہے کمر مین اور
زیادہ کہے لبیک کو جب نماز پڑہ چکے یا کسی اونچی جگہ پر چڑہے یا نیچی جگہ مین
اوترے یا سوارون سے ملاقات ہو اور جب صبح کا وقت ہو اور جب داخل
ہووے مکے مین پہلے جاوے مسجد حرام مین اور جب دیکہے خانہ کعبہ کو
تکبیر اور تہلیل کہے پہر سامنے جاوے حجر اسود کے اور تکبیر کہے اور تہلیل کہہ
اور اوٹہاوے دونون ہاتہہ مانند نماز کے اور چوم لیوے اوسکو مونہہ لگاکے
اور اگر چومنا نہو سکے تو پہلے اوسکو ہاتہہ سے چہوکے پہر ہاتہہ چوم لیوے
اور اگر یہ بہی بوجہہ ہجوم کے نہو سکے تو سامنے اوسکے جاوے اور تکبیر اور
تہلیل کہے اور تعریف کرے اللہ تعالی کی اور درود بہیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم پر اور طواف کرے خانہ کعبہ کا طواف قدوم اور سنت ہے یہ طواف
واسطے آفاقی کے پہر اضطباع کئے ہوئے داہنی طرف کو چلے اور طواف
کو حجر اسود سے شروع کرے اور طواف مین حطیم کو بہی شامل کر لیوے
اور اضطباع اوسکو کہتے ہین کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کرکے دونون کنارے
اوسکے بائین کندہے پر ڈالے اور سات پہیرے اسیطرح کرے اور پہلے
تین پہیرون مین رمل کرے اور ایک پہیر اتمام ہوتا ہے حجر اسود سے

Marfat.com

حجر اسود تک اور رمل اوسکو کہتے ہین کہ دونون کندہون کو ہلاتے ہوئے
اکڑتے ہوئے جلدی جلدی چلنا جیسے سپاہی معرکے ہین کرتے ہین
اور سبب اسکا شجاعت د کہلانا تہا مشرکین کو کیونکہ کہا تہا اونہون نے واسطے
صحابہ کے ضعیف کیا اونکو یثرب یعنی مدینے کے بخار نے پہر باقی رہا یہ حکم اپنے
حال پر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جب حجر اسود پر گذرے بوسہ دے
اسیطرح ہر پہیرے مین اور بوسہ دیوے رکن یمانی کو اور وہ مستحب ہے پہر ختم کرے
طواف کو ساتہہ بوسہ لینے حجر اسود کے پہر پڑہے دو رکعت اور دو رکعتین پڑہنا
واجب ہین ہر طواف مین سات پہیرون کے بعد مقام ابراہیم مین یا جس جگہ
میسر ہو جاوے مسجد مین سے پہر لوٹ آوے اور چومے حجر اسود کو اور نکلے اور چڑہے
صفا پہاڑ پر اور موہنہ کرے طرف خانہ کعبہ کے اور تکبیر کہے اور تہلیل کہے
اور درود بہیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اوٹہاوے دونون ہاتہہ اور دعا مانگے
جو جی چاہے پہر چلے طرف مروہ پہاڑ کے دوڑتا ہوا درمیان دو میلون سبز
اور سرخ کے اور چڑہ جاوے اوس پر اور کرے جیسا کیا تہا صفا پر اسیطرح
کرے سات بار شروع کرے صفا سے اور ختم کرے مروہ پر اور ایک پہیرا صفا سے
مروہ تک کا ہوتا ہے پہر مروہ سے صفا تک دوسرا پہیرا تو شروع کرے دوڑنے کو
صفا سے اور ختم کرے اوسکو ساتوین بار مین مروہ پر اور روایت طحاوی کی
مین ہے کہ سعی صفا سے مروہ تک ہے پہر مروہ سے صفا تک ایک
پہیرا ہے حاصل یہ کہ صفا سے جانا اور پہر صفا پر آنا یہ ایک پہیرا ہے
تو اس حساب سے چودہ پہیرے ہونگے اور ختم صفا پر ہوگا اور صحیح

Marfat.com

اول مذہب ہے رہے مکے مین اور احرام باندہے رہے اور طواف کرے خانہ کعبہ
کا نفل جتنا چاہے اور خطبہ پڑہے امام مکے مین ساتوین تاریخ اور سکہاے اوس دین
طریقے حج کے مثلاً نکلنا طرف منیٰ کے اور نماز اور کہڑا ہونا عرفات مین اور
افاضہ یعنی لوٹنا اوس جگہ سے انکے سبکے طریقے تبلاوے اور دوسرا خطبہ
نوین تاریخ دن عرفات کے اور تیسرا خطبہ گیارہوین تاریخ منیٰ مین تو ہر خطبے مین
ایک دن کا فاصلہ چاہیے پہر نکلے صبح کے وقت دن ترویہ کے یعنی اٹہوین
تاریخ ذیحجہ کے اور ترویہ کے معنی سیراب کرنے کے ہین اور عرب لوگ
آج کے دن مین اونٹون کو سیراب کرتے ہین منیٰ کیطرف اور ٹہیرے وہان
روز عرفے کے فجر تک پہر وہان سے عرفات کو جاوے اور عرفات مین
جہان چاہے ٹہرے مگر بطن عرفہ مین کہ ایک مقام ہے اوس جگہ نہ ٹہیرے
اور جب زوال ہو آفتاب کا خطبہ پڑہے امام دو خطبہ مانند جمعے کے اور سکہاوے
اوسمین طریقے حج کے مثلاً کہڑا ہونا عرفے مین اور مزدلفہ مین اور رمی جمار
اور نحر اور حلق اور طواف زیارت اور پڑہے اونکے ساتہہ ظہر اور عصر کو وقت
ظہر مین ساتہہ ایک اذان اور دو اقامتون کے اور شرط ہے اسکی واسطے
یہ کہ امام ہو اور احرام سے ہو دونون نمازون مین تو نہین جائز ہوگی
عصر اوسکی جسنے نہین پڑہی ظہر ساتہہ جماعت کے اور جسنے احرام نہین
باندہا اور جس شخص نے کہ ظہر کی نماز جماعت سے پڑہی اور پہر احرام
باندہا تو نہین جائز عصر اوسکو پڑہنا ساتہہ امام کے مگر وقت عصر مین
پہر جاوے طرف موقف کے اور غسل کرنا اوس وقت سنت ہے اور

Marfat.com

کہڑا ہوا امام اونٹ پر قریب جبل رحمت کے مونہہ قبلے کی طرف کرکے اور
دعا مانگے خوب کوشش اور عجز وزاری سے اور سکہاسے طریقے حج
کے اور کہڑے ہووین لوگ پیچہے امام کے نزدیک اور مونہہ سبکا قبلے
کی طرف ہووے اور امام کے کلام کو سنین اور جب غروب ہوجاوے
آفتاب دن عرفے کے آوے مزدلفہ مین اور جہان چاہے وقوف
کرے مگر وادی محسر مین اور اوترے نزدیک جبل قزح کے اور پڑہے
مغرب اور عشا کو ساتھہ اذان اور اقامت کے وقت مین عشا کی مغرب
کو بہی پڑہے اور اس مقام مین جمع کرے اور جسنے مغرب کی نماز راستے مین
پڑہ لی پہر دوہراوے یا عرفات مین پڑہ لی توبہی اعادہ کرے جب تک
فجر نہ طلوع ہووے کیونکہ اوسنے اگر نماز پڑہی مغرب کی قبل وقت عشا کی
نہین جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور محمدؒ کے تو واجب ہے اعادہ
اوسکا جب تک کہ فجر طلوع نہووے اور پڑہے صبح کی نماز تاریکی مین
پہر وقوف کرے اور دعا مانگے اور یہ وقوف ہمارے نزدیک واجب ہے
اور رکن حج کا نہین اور جب کہ فجر روشن ہوجاوے آوے منی مین اور
رمی کرے جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے سات بار اونگلیون سے اور
تکبیر کہے ساتھہ ہر کنکری کے اور موقوف کرے لبیک کو جب اول کنکر
رمی کرے پہر ذبح کرے اگر چاہے پہر قصر کرے اور حلق افضل ہے
اور اب حلال ہوئین اوسکے واسطے سب چیزین مگر عورتین پہر طواف
کرے زیارت کا کسی دن مین ایام نحر کے سات بار بغیر رمل اور سعی

Marfat.com

کے اگر پیشتر رمل و سعی کر چکا ہو ورنہ رمل اور سعی بھی کرے اور اول وقت اوسکا بعد طلوع
فجر کے ہی دن نحر کے اور اوسیدن یہ طواف کرنا افضل ہے اور حلال ہین اب اوسکے
واسطے عورتین تو اگر تاخیر کی طواف کی ایام نحر سے مکروہ ہے اور واجب
ہوتی ہی قربانی پھر آئے منی مین اور جب دوسرا دن نحر کا ہو تو بعد زوال
آفتاب کے رمی کرے تین جمروں کی شروع کرے اوس جمرے سے
جو نزدیک ہے مسجد خیف کے پھر جو اوس کے نزدیک ہی پھر جمرۃ العقبہ پر سات
سات بار اور تکبیر کہے ساتھ ہر کنکری کے اور وقوف کرے بعد پہلی رمی
اور دوسرے رمی کے نہ بعد تیسری رمی کے اور نہ بعد رمی کی دن نحر کے
اور دعا مانگے پھر دوسرے دن ایسا ہی کرے پھر بعد اوسکے ایسا ہی اگر ٹھہرے
اور یہ اچھا ہے اور اگر پہلے کیا رمی کو چوتھے دن زوال پر جائز ہے اور
درست ہے اوسکو وہان سے چلا جانا قبل فجر ہونے چوتھے دن کے نہ
بعد طلوع فجر کے اور اگر ٹھہرا طلوع فجر تک تو واجب ہوگیا اوسپر رمی کرنا اور جائز ہی رمی کرنا
سوار ہو کے اور رمی جمرہ اولی کی جو مسجد خیف کے پاس ہی اور جمرہ الوسطے
کی جو اوسکے بعد ہے بغیر سوار ہوئے کرنا افضل ہے جمرہ عقبہ کی سوار ہو کے
افضل ہے اور اگر اسباب اپنا مکے مین بھیجدیا اور اقامت کی منی مین
واسطے رمی کے مکروہ ہے اور جب کوچ کرے مکے کو اوترے محصب
مین پھر طواف کرے طواف صدر کا سات پھیرے بغیر رمل اور سعی کے اور یہ
طواف واجب ہے مگر اہل مکہ پر پھر پیوے پانی زمزم کا پھر بوسہ دیوے
چوکھٹ کو اور رکھے سینہ اپنا اور مونھہ اپنا ملتزم پر اور ملتزم درمیان حجر اسود اور

Marfat.com

دروازے کے بیچ اور پردہ کعبے کا ہاتھہ مین پکڑکر روتا ہوا دعا مانگے بحالت
عجز وزاری کے اور وہان سے حسرت کرتا ہوا روتا ہوا کعبے کی مفارقت
اور جدائی مین اولٹے پاؤن لوٹے یعنی پشت اوسطرف کرکے نہ لوٹے اور ساقط
ہوگا طواف قدوم اوس شخص سے جسنے وقوف کیا عرفے مین قبل جانے
مکے کے اور اوسکے ترک کرنے سے کچھہ اوسپر واجب نہین اسواسطے کہ یہ طواف
سنت ہے اور سنت کی ترک سے کچھہ واجب نہین ہوتا اور جسنے وقوف کیا
عرفات مین ایک ساعت بہی بعد زوال آفتاب کے نوین تاریخ کو دسوین
تاریخ کے طلوع آفتاب تک تو پایا اوسنے حج کو اور جو شخص عرفات سے
گذر گیا اور وہ سوتا تہا یا بیہوش تہا اور احلال کیا اوس سے اوسکے رفیق
نے یا معلوم نہوا اوسکو کہ یہ عرفہ ہے صحیح ہوا حج اوسکا اور جسنے نہین وقوف
کیا عرفات کا فوت ہوا حج اوسکا سو طواف کرے اور سعی کرے اور حلال ہو جاوے
اور قضا کرے حج کی اگلی سال یہ اوس شخص مین سے کہ احرام باندہ چکا
ہو حج کا اور عورت بہی سب کامون مین مثل مرد کے ہے لیکن وہ نکہولے اپنا
بلکہ کہولے مونہہ اپنا اور اگر مونہہ پر کوئی کپڑا ڈال لیوے اور مونہہ سے جدا
رہے تو درست ہے اور لبیک بہی جہر سے نکرے اور نہ سعی کرے درمیان دو
میلون کے اور نہ حلق کرے بلکہ قصر کرے اور پہنے سیے ہوئے کپڑے کو اور نہ قریب ہو
حجر اسود کے ازدحام مین اور اگر عورت حائضہ ہو تو سب کام حج کے کرے
سوا طواف کے اور اگر کسی عورت کو بعد وقوف عرفات کے اور طواف
الزیارۃ کے حیض ہوا تو ساقط ہو جاویگا اوس سے طواف رخصت کا یعنی

Marfat.com

طواف صدر اور احرام جیسے لبیک کہنے سے ہوتا ہی اسیطرح بدنہ ہیجنے سے بھی احرام
ہوجاتا ہے تو جس شخص نے تقلید کی بدنہ کی نفل کے طور پر یا نذر کی تہی یا
بدلہ تہا شکار کا احرام مین یا مانند اسکے مثل قربانیون کے بسبب جنایت کے
جو اگلے سال مین اوس سے واقع ہوئی تہی اور وہ ارادہ کرتا ہے حج کا یا قربانی
بہیجے اسواسطے کہ وہ تمتع کا ارادہ رکہتا ہے اور متوجہہ ہوا ساتہہ اوس قربانی کے
مکہ شریف کا سو وہ محرم یعنی احرام سے ہوگیا جیسا لبیک کہنے سے محرم ہوجاتا ہی
اور اگر اشعار کیا یعنی ایک طرف سے اونٹ کی کوہان مین بائین طرف چیر دیا تا
معلوم ہو کہ یہ ہدی ہے یا اوسکی پیٹہہ پر جہول کو ڈالا یا تقلید کی بکری کی محرم نہوگا
اور اگر بدنہ بہیجا تو محرم نہوگا جبتک نہ دوڑ کر مل جاوے اور ساتہہ نہو بدنہ کے بلکہ فقط اوسکو
بہیجدیا محرم نہوگا اور جب ملجاویگا محرم ہوجاویگا اور بدنہ اونٹ اور بیل اور گای کو کہتے ہین

## قران اور تمتع کے بیان مین

قران افضل ہے حج مفرد اور تمتع سے اور قران اوسکو کہتے ہین کہ لبیک کہنا
ساتہہ حج اور عمرے کے ایک بار مین میقات سے اور کہے قران مین بعد نماز
کے یعنی بعد اوس دوگانے کے جو احرام باندہ کے پڑہتے ہین اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ اے اللہ
ارادہ کرتا ہون حج اور عمرے کا سو آسان کر تو اون دونون کو میرے واسطے
اور قبول کر اونکو مجہسے اور طواف کرے واسطے عمرے کے سات پہیرے
رمل کرے اول کے تین پہیرون مین اور سعی کرے اور سر نہ منڈاوے
پہر حج کرے جیسا کہ گذرا سو اگر اوسنے دو طواف کیے اور دو بار سعی کی

مکروہ ہے یعنی چودہ پہیرے طواف کے کیے سات واسطے عمرے کے اور سات طواف قدوم کے حج کے لیے
پہر سعی کرے دونون کے واسطے اور قربانی کرے قران مین بعد رمی کے
دن نحر کے اور اگر عاجز ہو قربانی سے تین روزے رکہے کہ اخیر روزہ اونکا
عرفے کے دن ہو یعنی ساتوین تاریخ سے روزہ رکہنا شروع کرے اور سات
روزے بعد حج کے رکہے جہان چاہے یعنی بعد ایام تشریق کے کہ اندنون
مین روزہ رکہنا حرام ہے تو اگر فوت ہوئے یہ تین روزے مقرر ہوئی قربانی
اور قارن اگر مکے مین نہ گیا بلکہ پہلے ہی سے وقوف کیا عرفات مین باطل
ہوا عمرہ اوسکا اور واجب ہوئی اوس پر قربانی عمرے کے ترک سے
اور ساقط ہوئی قربانی قران کی اور تمتع بہتر ہے حج مفرد سے اور تمتع یہ ہے
کہ احرام باندہے عمرے کے لئے میقات سے حج کے مہینونمین اور طواف کرے
اور سعی کرے اور حلق کرے یا قصر کرے اور موقوف کرے لبیک کو اول طواف
مین عمرے کے پہر احرام باندہے حج کا دن ترویہ کے اور قبل اوسکے افضل
ہے اور حج کرے مفرد کے مانند جیسا کہ گذرا مگر فرق یہ ہے کہ رمل کرے طواف
زیارت مین اور سعی کرے بعد اوسکے اگر متمتع نے قبل جانے منی کے
بعد احرام کے طواف کیا اور سعی کی تو اب طواف زیارت مین رمل نکرے
اور سعی کرے بعد اوسکے اسواسطے کہ وہ ایک بار دونون کو کر چکا اور
اوس پر لازم ہے ذبح کرنا اور نہ کافی ہو ویگی اس سے قربانی دن نحر کے اور
اگر عاجز ہو اس سے روزہ رکہنے مانند قران کے اور یہ تین روزے رکہنا
جائز ہین بعد احرام کے نہ قبل احرام کے اور تاخیر انکی مستحب ہے یعنی تین

Marfat.com

روزے جو رکھے جاتے ہین حج مین جسکو قربانی میسر نہو وے تو اوسکو بعد احرام
کے حج کے مہینون مین رکھنا اونکا درست ہے اور افضل یہ ہے کہ تاخیر کرے اس
طرح پر کہ تین روزے پے در پے رکھے اور اخیر روزہ عرفے
کے دن پڑے اور اگر متمتع قربانی کو ہانکنا چاہے اور یہ افضل ہے احرام باندہے
اور اپنی ہدی کو چلاوے اور سوق یعنی پیچھے سے ہدی کو ہانکنا افضل ہے اوسکو
آگے چل کے کہینچنے سے اور اوسکو قود کہتے ہین اور تقلید کرے بدنہ کی اور یہ
اولی ہے تجلیل سے اور تجلیل سے محرم نہین ہوتا جب تک لبیک نہ کہے اور
تقلید سے ہو جاتا ہے اور مکروہ ہے اشعار یعنی چیر دینا کوہان اونٹ کا بائین
طرف سے اور اگر کرے تو بائین طرف سے اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نیزہ مارا اوسکی بائین طرف مین قصداً اور داہنی طرف مین اتفاقاً اور امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مکروہ رکہا اوسکو کیونکہ مشابہ ہے مثلہ کے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اسواسطے کیا تہا کہ مشرکین تعرض کرتے تہے ہدایا سے
مگر جب اشعار کرتے تہے تو باز رہتے تہے اوس سے اور بعضون نے کہا ہے
کہ مکروہ رکہا امام ابو حنیفہ نے اشعار کو اپنے زمانے کے لوگون کے واسطے
کیونکہ وہ اوسمین مبالغہ کرتے تہے یہان تک کہ خوف ہوتا اوس سے سرایت
زخم کا اور بعضون نے کہا کہ اختیار کرنا اوسکا تقلید پر مکروہ ہے اور عمرہ کرے اور نہ
کہولے احرام عمرے کا یہانتک کہ احرام باندہے حج کا دن ترویہ کے اور قبل
اوسکے افضل ہے اور احرام نہ کہولے عمرے کا جب سوق کیا ہو ہدی کا اور اگر نہین
سوق کیا ہدی کا تو حلال ہو جاوے احرام عمرے سے جسطرح گذرا اور حلق کرے دن نحر کے اور حلال ہو جاوے

دونون احرام سے اور جو شخص سکے کا رہنے والا ہے وہ افراد کرے اور قران اور
تمتع نکرے اور جسنے عمرہ کیا اور نہ سوق کیا ہدی کا اور لوٹ آیا اپنے گھر مین
تو اوسکو اب احرام کھولنا صحیح ہے اور المام اوسکا کامل ہوگیا اور تمتع باطل ہوجاویگا
اور جسنے سوق کیا ہدی کا تو لوٹنا اوسکو واسطے حج کے واجب ہوگا تو اب لمام اوسکا
فاسد رہیگا اور جب لوٹ آیا اور احرام باندہا حج کا تمتع اوسکا صحیح رہیگا اور جسنے
احرام باندہا قبل حج کے مہینون کے اور طواف کیا اوسمین کم چار پہیرون سے
اور پہر جب حج کے مہینے آئے اور تمام کرلیا اوس طواف کو اور حج کیا تو تمتع
اوسکا درست ہوا اور اگر چار پہیرے کرلے قبل حج کے مہینون کے تو متمتع
نہوگا اور ایک شخص کوفے کا رہنے والا ہے اور حلال ہوا عمرے سے حج کے
مہینون مین اور سکونت کی اوسنے مکہ مین یا بصرے مین اور حج کیا تو وہ متمتع ہے
اور اگر آیا واسطے عمرے کے اور توڑ ڈالا اوسکو اور قصر کیا پہر بصرے سے لوٹ
آیا اور پہر عمرے کی قضا کی حج کے مہینون مین اور حج کیا اوسی سال مین تو متمتع
نہوگا مگر جب کہ لوٹ آیا اپنے گھر مین اور پہر عمرہ کیا حج کے مہینو نمین اور اوسی
سال حج کیا تو متمتع ہوگا اور جسنے عمرہ کیا حج کے مہینون مین اور اوسی
سال حج کیا تو جو اون مین سے فاسد ہوگیا اوسکو کرتا چلا جاوے اور
ساقط ہوگا دم تمتع کا۔

## باب جنایات کے بیان مین

اگر خوشبو لگائی محرم نے کسی عضو کو یا خضاب کیا سر کا ساتہہ مہندی کے یا تیل ڈالا

یعنی لگایا تیل کو کسی عضو مین اور تیل خالص ہے زیتون کا یا تل کا تو واجب ہوگا دم نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک اگر تیل کو بالون مین استعمال کیا تو واجب ہوگا دم اور اگر استعمال کیا اوسکو اور جگہ مین تو اوسپر کچھ نہین اور اگر تیل خوشبودار ہے جیسے تیل بنفشہ کا تو واجب ہوگا دم بالاتفاق بسبب خوشبو کے یا سیے ہوئے کپڑے کو پہنا یا چھپایا سر کو ایک دن تک یا منڈا یا چوتھائی سر کو یا پچھنے لگانے کی جگہہ کے بال مونڈے یا ایک بغل کے بال یا دونون کے یا بال زیر ناف کے دور کیے یا ناخون ہاتھون کے کاٹے یا پیرون کے ایک مجلس مین یا ایک ہاتھ یا ایک پیر کے یا طواف قدوم کیا یا طواف صدر کیا اور وہ جنب تھا یا فرض طواف بیوضو کیا یا لوٹا عرفات سے قبل امام کے یا ترک کیا طواف زیارت مین ایک پھیرا یا دو پھیری یا تین پھیرے کیونکہ اگر تین پھیرے سے زیادہ ترک کیا تو محرم رہیگا یہانتک کہ طواف کرے یا ترک کیا طواف صدر کا یا چار پھیرے اسکے ترک کئے یا سعی کو ترک کیا یا وقوف مزدلفہ کو یا سب رمی کو یا ایکدن کی رمی کو یا پہلی رمی کو اور وہ رمی ہے جمرۂ عقبہ کی دن نحر کے یا اکثر کو اوسکے ترک کیا مثلاً چار کنکریان پھیکنا ترک کین اور باقی پھیکین یا حلق کیا زمین حل مین واسطے حج کے یا عمرے کے اسواسطے کہ حلق چاہیے منی مین اور وہ حرم مین داخل ہے اور جو عمرہ کرنیوالا نکل گیا حرم سے قبل حلال ہونے کے اور پھر آیا حرم مین تو اوس پر کچھ نہین اور حج کرنیوالے نے اگر ایسا کیا تو اوپر دم لازم آویگا یا بوسہ لیا یا چھوا شہوت سے انزال ہو یا نہو یا تاخیر کی حلق کی یا فرض

طواف کی ایام نحر سے یا ایک فعل کو دوسرے پر مقدم کیا مثلاً حلق کیا قبل رمی
کے یا قربانی کی قران کرنیوالے نے قبل رمی کے یا حلق قبل ذبح کی تو ان
سب صورتون مین اوس پر دم لازم ہے اور قارن پر دو دم لازم
آوینگے اگر حلق کیا اوسنے قبل ذبح کے ایک دم تو حلق کا قبل اوسکے وقت
کے اور ایک دم ذبح کی تاخیر کا حلق سے اور نزدیک صاحبین کے ایک دم
لازم آویگا اور اگر خوشبو لگائی کم ایک عضو سے یا چھپایا سر اپنا یا سیا ہوا کپڑا پہنا
ایک دن سے کم مین یا مونڈا سر کم چوتھائی سر سے یا کترے ناخون کم پانچ سے
یا پانچ متفرق یا طواف قدوم اور صدر کا بیوضو کیا یا سات پھیرون مین سے
طواف صدر کے تین پھیرے ترک کیے یا تین جمرون میں سے ایک کی رمی ترک کی یا مونڈا دوسرے
شخص کا سر صدقہ دیوے نصف صاع گیہون سے اور اگر خوشبو لگائی یا
سر مونڈا عذر سے ذبح کرے یا صدقہ دیوے تین صاع طعام کے چھہ مسکینون
پر یا تین روزے رکھے اور اگر اوسنے وطی کی اگرچہ بھولے سے ہو قبل وقوف
عرفات کے جو فرض ہے باطل ہوجاویگا حج اوسکا اور حج کرتا چلا جاوے
اور ذبح کرے اور پھر قضا کرے حج کی اور یہ لازم نہین کہ عورت کو چھوڑ دے
حج کی قضا مین اور نزدیک امام مالک کے چھوڑ دے اوسکو جب نکلین دونون
اور امام زفر کے نزدیک جب احرام باندھین اور امام شافعی کے نزدیک جب
اور اوس مقام کو پہونچے جہان جماع کیا تھا اوس سے چھوڑ دے اوسکو اور
اگر وطی کے بعد وقوف کے تو نہ فاسد ہوگا حج اوسکا اور واجب ہوگا بدنہ اور
وطی مین بعد حلق کے ایک بکری لازم آتی ہے اور عمرے مین اگر اوسنے چار پھیرے

طواف سے کر لیے اور بعد اوسکے جماع کیا تو فاسد نہوگا اور واجب ہوگا ذبح اور
اگر قبل اسکے کیا عمرہ فاسد ہوگا تو کرتا چلا جاوے اور ذبح کرے اور پھر قضا کرے
تو اگر قتل کیا محرم نے صید کو یا بتایا اوسکے قاتل کو اول بار یا دوسرے بار بھولے
سے یا قصد سے تو اوس پر اوسکی جزا لازم ہوئی اگرچہ وہ جانور درندہ ہو یا انسیت
رکھتا ہو آدمی کے ساتھہ یا کبوتر ہے ایسا کہ اڑ نہین سکتا یا محرم لاچار ہے
اوسکے کہانیکے لیے تو ان سب صورتون مین جزا لازم آویگی اور جزا اوسکی وہ ہے
جو قیمت مقرر کردین اوسکی دو شخص عادل جس جگہہ پر وہ جانور قتل ہوا ہے یا اوسکے
قریب یعنے قیمت اوس جانور کی اوسی حساب سے لگائی جاوے گی جہان
وہ جانور قتل ہوا ہے اور اگر اوسکی اوس جا پر قیمت نہین تو اوسکے قریب مکانمین
قیمت اوسکی لگائی جاویگی لیکن اگر درندہ جانور ہے تو جزا اوسکی ایک بکری پر زائد
نہوگی پھر جائز ہے واسطے قاتل کے کہ اوس قیمت سے ہدی کو خرید کرے
اور ذبح کرے اوسکو مکے مین یا قیمت مین طعام لے اور مسکینون پر تصدق
کرے ہر مسکین پر نصف صاع گیہون سے یا ایک صاع کھجور سے یا جو سے
اور اس سے کم نہ دیوے یا ہر مسکین کے طعام سے ایک ایک روزہ رکھے اور اگر
فاضل ہو مسکین کے طعام سے صدقہ دیوے اوسکا یا ایک روز روزہ رکھے اور یہ مذہب
امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک اگر اوس
جانور کے مثال دوسرا جانور پیدا ہو تو واجب ہے وہی جانور مثلا ہرن مین
اور ضبع مین بکری ہے اور خرگوش مین بکری ہے چھوٹے بچے اور یربوع مین
جفرہ یعنی چار مہینے کی بکری اور شتر مرغ مین بدنہ اور حمار وحشی مین گائے اور کبوتر

مین بکری اور اگر کسی جانور کو زخمی کیا یا بال اوسکے اوکھاڑ لئے یا اوسکا کوئی
عضو کاٹ ڈالا تو جو اوسمین نقصان ہوا ہو اوسقدر دینا پڑیگا اور اگر پر کسی طائر کے
کے اوکھاڑ لیے یا اوسکے پیر کاٹ ڈالے یا بیضہ توڑ ڈالا یا اوسکو توڑا اور اوسمین سے
بچہ مردہ نکلا تو اس صورت مین قیمت دینا پڑے گی اور پیر کاٹنے مین سارے
جانور کی قیمت لازم آویگی اسواسطے کہ اوسکو بیکار کر دیا اور انڈے توڑنے
مین اوسکی قیمت دیوے اور اگر بچہ بھی مردہ اوسمین سے نکلے تو زندہ بچے
کی قیمت دیوے جو شخص احرام سے نہین ہے وہ بھی اگر حرم کے جانور کو
شکار کرے یا اوسکا دودھ لیوے یا وہانکی گھانس کاٹے اور درخت کو وہان
کے جو کسیکی ملک نہین ہے اور نہ آدمی اوسکو بوتے ہین تو قیمت اوسکی لازم
آوے گی مگر جو گھانس خشک ہوگئی ہو یا درخت خشک ہوگیا ہو اور ان چار چیزونمین فرق نہین ہے
اور نہ چراوے وہان کی گھانس اور نہ کاٹے مگر اذخر کو اور حسینی جون یا ٹیڑی کو
قتل کیا صدقہ دے جو چاہے اگرچہ کم ہو مثلاً ایک کف طعام سے اور اگر کوے
اور چیل اور سانپ اور چوہا اور کتا کاٹنے والا ان چیزونکو قتل کیا تو کچھ نہین
لازم ہے اور اسیطرح مچھر اور پسو اور چچڑی اور کچھوا اور درندہ حملہ کرنیوالا اگر
قتل کرے انکو کچھ نہین لازم آتا اور جائز ہے واسطے محرم کے ذبح کرنا بکری اور
گائے اور اونٹ اور مرغی اور بطخ جو پلی ہوئی ہے اور محرم کو کھانا اوس جانور
کا جسکو حلال نے یعنی جو شخص محرم نہین اوسنے شکار کیا ہے اور ذبح کیا ہے
اوسکو درست ہے جبکہ محرم نے نہ بتایا ہو اوس جانور کو اور نہ حکم کیا ہو اوسکی شکار
کا اور جو شخص داخل ہووے حرم مین اور اوسکے پاس صید ہو تو اوسکو چھوڑ دے

جب اوسکے ہاتھہ مین ہووے اور جو کسی کے ہاتھہ بیچ چکا ہو تو اوسکو پہیر لے
جب وہ جانور خریدنیوالیکے ہاتھہ مین ہووے اور اگر نہو تو اوس پر جزا لازم ہے
اور اگر کسی محرم نے صید کو بیچا تو اوسکو پہیر لیوے اگر وہ جانور اوسکے ہاتھہ
مین یعنی خریدنیوالے کے موجود ہو اور اگر نہو تو جزا دے اوسکی برابر ہے کہ
جسکے ہاتھہ بیچا ہو وہ احرام سے ہو یا نہو اور جس شخص نے احرام باندہا اور
اوسکے گہر مین یا پنجرے مین جو اوسکے ساتھہ ہے ایک صید ہے تو اوسپر
چہوڑنا اوسکا لازم نہین بخلاف اوسکے جو حرم مین صید لیکے داخل ہو تو
اوس پر چہوڑنا اوسکا واجب ہے اور جو کوئی شخص محرم نہ تہا اور اوسنے صید
پکڑا پہر احرام باندہا اور اوسکے ہاتھہ سے دوسرے نے لیکے اوسکو چہوڑ
دیا تو چہوڑنیوالے پر اوسکی قیمت لازم آویگی اور اگر محرم نے کوئی صید پکڑا
اور کسی نے اوسکے ہاتھہ سے لیکے چہوڑ دیا تو اوسکو قیمت دینا لازم
نہین اور جو کسی محرم نے دوسرے محرم کا شکار کیا اوسنے احرام مین اوسکو
پکڑا تہا مار ڈالا تو دونون پر اوسکی جزا لازم ہی اور پکڑنیوالا قاتل سے اوسکی
قیمت لے لیوے اور جس چیز سے مفرد حج کرنیوالے پر ایک دم ہے
تو قارن پر اوس چیز مین دو دم ہین ایک دم حج کا اور ایک دم عمرے کا مگر جس
صورت مین قارن نے میقات سے تجاوز کیا بغیر احرام کے تو اوس پر ایک
ہی دم لازم ہے کیونکہ جب وہ میقات پر پونہچا تو ایک احرام اوس پر واجب
ہے اور ایک واجب کی تاخیر سے ایک ہی دم لازم ہے اور جو دو شخصون نے
کہ دونون محرم ہین ایک صید کو قتل کیا تو ہر ایک پر کامل جزا لازم ہے اور اگر

Marfat.com

ایک صید کو حرم مین دو شخصون نے کہ دونون حلال ہین اور احرام سے نہین
ہین مارا تو اون دونون پر ایک جزا نصف نصف لازم ہے اور اگر بیچا محرم
نے کسی صید کو یا خریدا اوسکو تو بیع باطل ہے اور اگر ذبح کیا اوسکو تو کہانا اوسکا
حرام ہے اور اگر اوسمین سے کچھہ کہا لیا اوسکو موافق اوسکے جتنا کہایا
ہے قیمت دینی پڑے گی اور جو اوسکو ذبح کیا ہے کسی اور محرم نے اور
کہایا اوسکو دوسرے محرم نے تو نہین لازم آوے گی کہانیوالے کو قیمت
اوسکی لیکن اوس پر کہانا اوسکا حرام تہا اور اگر کسی نے ایک ہرنی کو حرم سے نکالدیا
اور اوسنے ایک بچہ جنا اور بچہ بھی مر گیا اور ہرنی بھی مر گئی تو نکالنے والے پر دونون کی جزا لازم ہی
اور اگر اوسکی جزا دے دی اور پہر بچہ ہوا اوسکا تو نہین لازم ہے اوسپر جزا بچے کی

## میقات سے آگے جانے مین بغیر احرام کے

ایک آفاقی سے کہ ارادہ رکہتا ہے حج کا یا عمرے کا اور تجاوز کیا اوسنے میقات
سے بغیر احرام کے لازم آویگا اوس پر دم اور جو لوٹ آیا طرف میقات کے
اور احرام باندہا تو ساقط ہو جائیگا اوس سے دم بالاتفاق یا وہ احرام باندہ چکا تہا اور کوئی
عمل حج کا بجا نہین لایا تہا اور آیا طرف میقات کے اور لبیک کہی تو ساقط ہوگا اوس سے دم نزدیک
ہمارے اور امام زفر کے نزدیک نہین ساقط ہوگا اور جو کوئی عمل حج کا کیا مثلاً طواف شروع کر چکا تہا
یا بوسہ لیا تہا حجر اسود کا پہر آیا طرف میقات کے لبیک کہتا ہوا تو نہین ساقط ہوگا اوس سے دم اجماعاً
اور لبیک کی قید اسواسطے ہی کہ اگر لوٹ آیا طرف میقات کے اور لبیک نہ پکارا تو امام صاحب کے
نزدیک دم نہین ساقط ہوگا اور صاحبین کے نزدیک ساقط ہو جائیگا اور اسی طرح
مکے کا رہنے والا جو ارادہ رکہتا ہی حج کا اور متمتع جو فارغ ہوا عمرے سے اور نکل

Marfat.com

گئی دونون حرم سے اور احرام باندہا انھون نے تو لازم آویگا دم اون دونون پر
اسواسطے کہ میقات ان دونونکا حرم ہے اور اگر کوئی کوفے کا رہنے والا بستان
مین داخل ہوا کسی حاجت کے واسطے تو اوسکے لئے داخل ہونا مکے مین بغیر
احرام کے جائز ہے اور میقات اوس کا بستان سے باندہ اوسکے جو بستان
مین رہتا ہے اور بستان بنی عامر کا ایک مقام ہے داخل میقات کے اور
خارج ہے حرم سے تو اگر کسی شخص نے جو بستان کا رہنے والا ہے یا اوسمین
داخل ہوا تھا احرام باندہا انھون لئے حل سے اور وقوف کیا عرفے مین تو
کچھہ حرج نہین اسواسطے کہ احرام باندہا انہون نے اپنے میقات سے اور جو شخص
داخل ہوا مکے مین بغیر احرام کے لازم ہوا اوس پر حج یا عمرہ تو جب داخل ہوا
مکے مین بغیر احرام کے پہر لوٹ آیا طرف میقات کے اوسی سال اور احرام
باندہا حج کا اور سبب سے جیسے نذر کی تھی اوسنے حج کی تو ساقط ہوا اوس پر جو
واجب ہوا تھا اوس پر داخل ہونے مکے مین بغیر احرام کے اور وہ حج تھا یا
عمرہ تو یہ حج کافی ہو جاویگا اوس سے اور اگر بعد اوس سال کے آیا طرف میقات
کے تو یہ حج کافی نہوگا اور جسنے تجاوز کیا اپنی میقات سے اور احرام باندہا عمرے
کا اور فاسد کر دیا اوسکو عمرہ کرتا چلا جاوے اور پہر قضا کرے اور نہین ہے
دم اوس پر بسبب ترک کرنے احرام کے میقات مین اور جو مکے کا رہنیوالا
ہے اور طواف کیا اوسنے واسطے عمرے کے اور ابہی ایک پہیر اکیا تہا احرام
باندہا حج کا ترک کرے حج کو اور لازم ہے اوس پر دم اور حج اور عمرہ اور یہ مذہب
امام ابو حنیفہ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک ترک کرے عمرے کو اور اگر

چار پھیرے کر لیے تو ترک کرے حج کے احرام کو سب کے نزدیک تو اگر تمام کر لیا اون دونون کو یعنی عمرے اور حج کو تو صحیح ہوا اور ذبح کرے قربانی اور جسنے احرام باندھا حج کا اور حج کیا پھر احرام باندھا دن نحر کے دوسرے حج کا اگلے سال مین تو اگر حلق کیا واسطے اول حج کے قبل اس احرام کے لازم ہوگا اوسکو دوسرا حج بغیر دم کے اور اگر نہ حلق کیا لازم ہوگا اوسکو دوسرا ساتھہ دم کے برابر ہے کہ حلق کرے یا نکرے دم لازم آویگا اور جس شخص نے عمرہ ادا کیا مگر حلق نہین کیا اور احرام باندھا دوسرے عمرے کا ذبح کرے ایک آفاقی نے احرام باندھا حج کا پھر عمرے کا لازم ہوے اوسپر دونون اور عمرہ باطل ہوجاتا ہی ساتھ وقوف کے عرفات مین قبل افعال عمرے کے اور اگر فقط توجہ کرے طرف عرفات کے تو باطل نہین ہوتا تو اگر طواف کیا حج کا پھر احرام باندھا عمرے کا اور عمرہ کرتا چلا گیا ذبح کرے اور مستحب ہے ترک کرنا عمرے کا تو اگر ترک کرے قضا کرے عمرے کی اور اوس پر دم لازم ہے اور جسنے حج کیا اور اہلال کیا عمرے کا دن نحر کے یا اون تین دنون مین جو دن نحر کے متصل ہین یعنی ایام تشریق مین تو لازم آویگا اوسپر عمرہ اور ترک کرے اوسکو اور قضا کرے اور دم بھی اوسپر لازم ہے تو اگر عمرہ کرتا چلا گیا صحیح ہوا اور لازم ہوا اوسپر دم اور جسکو فوت ہوا حج پھر احرام باندھا حج یا عمرے کا تو وہ ترک کرے اونکو اسواسطے کہ جسکا حج فوت ہوا ہو لازم ہے اوسپر کہ حلال ہوجاوے عمرے کے افعال کر کر اور قضا کرے اور ذبح کرے

## احصار کے بیان مین

اگر محرم کو کسی دشمن نے روکا یا مرض کے سبب سے رک گیا تو جو شخص حج

مفرد کرتا تھا وہ ایک دم بھیجے اور قارن دو دم اور مقرر کر دے ایک دن ذبح کا
اگرچہ قبل دن نحر کے ہووے یہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور صاحبین کے
نزدیک اگر عمرے سے روکا ہے تو اسطرح کرے اور اگر حج سے رکگیا ہی
تو نہین جائز ہے ذبح مگر دن نحر کے اور حل نہین اوسکا ذبح کرنا جائز نہین اور
جب ذبح ہوگئی قربانی اوسکی تو وہ حلال ہو جاویگا قبل حلق اور قصر کے اور
لازم ہی اوپر کہ اگر حلال ہوا حج سے تو اوس پر حج اور عمرہ لازم ہے
اور عمرے سے تو عمرہ لازم ہے اور قران سے ایک حج اور دو عمرے چاہیئے
اور جب احصار اوسکا مٹ جاوے اور ممکن ہو اوسکو ہدی اور حج کا پانا تو
جاوے اور اگر دونون ملنا ممکن نہوں مثلا حج ملنا ممکن ہو اور قربانی ملنا
ممکن نہو یا قربانی ملنا ممکن ہو اور حج کا ملنا ممکن نہو تو جائز ہے اوسکے واسطے
کہ حلال ہو جاوے اوسی جگہ یا چلا جاوے اور جو شخص وقوف اور طواف
سے مکے مین دونون سے منع کیا گیا ہے تو احصار اوسکا ثابت ہے اور
اگر ایک سے ان دونون مین سے روکا گیا تو احصار اوسکا ثابت نہین اور
جو شخص عاجز ہو حج سے اور حج کیا جاوے اوسکی طرف سے تو صحیح ہوگا اور
اوسکا حج ادا ہو جاویگا اگر عجز اوسکا موت تک باقی رہا اور نیت کی حج مین
اوسکی طرف سے اور اگر کسیکو دو شخص نے حکم حج کا دیا اپنے طرف سے
اور خرچ دیا اون دونون نے اور حج کیا اوسنے دونون کی طرف سے
تو وہ حج اوس کرنیوالیکا ہوگا اور اون دونون کا مال دینا پڑیگا اور نہین
جائز ہے اوسکو کہ کرے اوس حج کو اون دونون مین سے ایک کی طرف

Marfat.com

اور اگر حج کیا ہے اپنے مان باپ سے تو درست ہے اوسکو کہ کری اوس
حج کو باپ سے یا مان کیطرف سے اور جو کسی نے ایک شخص کو حکم دیا حج کا
اور اوسکو احصار ہوا تو دم احصار کا حکم کرنیوالے پر ہے اور دم قران اور
جنایت کا حج کرنیوالے پر ہے یعنی اگر کسی نے حکم دیا کہ میری طرف سے
قران کرنا تو دم قران کا حکم کرنیوالے پر نہین حج کرنیوالے پر ہے اور اگر
حج کرنیوالے نے جماع کیا قبل وقوف عرفات کے تو باطل ہوا حج اوسکا
سو دینا پڑیگا نفقہ اوس شخص کا جسنے حکم کیا تھا اوسکو حج کا اور اگر بعد وقوف
کے جماع کیا تو نہ لازم آویگا اوسکو پھیر دینا نفقہ کا کیونکہ صحیح ہو گیا حج اوس کا
اور اگر کسی شخص نے وصیت کی کہ میری طرف سے حج کرا دینا اور لوگون نے
بعد اوسکے ایک شخص کو واسطے حج کے مقرر کیا اور خرچ حج کا اوسکو دیدیا
اور وہ راستے مین مرگیا تو جو خرچ دیکے مال باقی رہا ہے اوسکے ثلث مین
سے پھر حج کرایا جاویگا اور امام ابو یوسف کی نزدیک کل مال کے ثلث سے
حج کرایا جاویگا اور نزدیک امام محمد کے اگر اوس مال مین سے جو پہلے شخص کو
واسطے حج کی دیا تھا کچھ باقی ہے حج کرایا جاوے گا اور جو کچھ باقی نہین رہا باطل
ہو گی وصیت اوسکی اور ہدی چاہے اونٹ کی ہو اور چاہے بکری ہو یا گائے کی
اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بکری ہو اور نہین واجب ہے لیجانا اوسکا عرفات
مین اور ہدی مین اوسی قسم کا جانور جائز ہے جیسا دن نحر کے قربانی مین
جائز ہوتا ہے اور جو اوسمین جائز نہین اسمین بھی جائز نہین اور جائز ہے بکری جسنے مین کل
جب طواف زیارت جنابت کی حالت مین کر لیا یا وطی کی بعد وقوف کے

توان دونون صورتون مین بدنہ یعنی اونٹ یا گائے کی قربانی لازم ہوگی
اور جو ہدی نفل ہو اوسمین سے کہا لیوے اور تمتع اور قران کی بہی ہدی
سے کہاوے اور سوا انکے اور کسی مین نہ کہاوے اور تمتع اور قران کی ہدی
دن نحر کے ذبح کرے اور باقی جس روز چاہے ذبح کرے اور ذبح کی جگہ
حرم ہی اور صدقہ دینا قربانی مین سے حرم کے فقیرونکو اور جسکو چاہے فقیر و نمین سے درست ہی
اور صدقہ مین دیوے اوسکی جہول اور نکیل اور نہ دیوے قصاب کی اجرت
مین اوسکو اور نہ سوار ہو ہدی پر مگر واسطے ضرورت کے اور نہ لگا لے
اوسکا دودہ اور موقوف کرے دودہ کو اسطرح پر کہ پستان کو اوسکے سرد پانی
سے دہووے اور جسنے ہانکا ہدی کو اور وہ قریب ہوئی کہ ہلاک ہوجاوے تو
اگر نفل ہے تو اوسپر دوسرے ہدی لینا ضرور نہین اور اگر واجب ہے
تو اوسکی جگہہ پر دوسری مقرر کرے اور اگر اوسمین نہایت عیب ہی مثلا
تہائی حصے سے زیادہ اوسکی دم یا کان یا آنکہہ جاتی رہی تو اوسکو بہی بدلے
اور عیب والے ہدی مالک کی ہے جو چاہے اوسکو کرے اور اگر مرنے
لگے ہدی راستے مین اور وہ نفل تہی تو نحر کرے اوسکو اور نعل کو جو اوسکے
گلے مین ہی اوسکے خون مین رنگ دیوے اور اوسکو لیکے اوسکے کوہان پر مار دیوے تاکہ
اوسمین سے فقیر کہاوے اور غنی نہ کہاوے اور اگر وقوف کیا لوگون نے
اور گواہی دی ایک قوم نے کہ یہ دن نحر کا تہا اور عرفے کا دن گذر گیا تو
نہین قبول کیجاویگی شہادت اونکی اور اگر قبل وقت وقوف کے گواہی
دی کہ آج کا دن ترویہ کا تہا اور کل عرفہ ہے تو قبول کیجاویگی شہادت

اونکی اور اگر رمی کی جمرۂ وسطی اور تیسرے جمرہ کی
کی تو اگر رمی کرلے پہر سکی تو اچھا ہے اور اگر فقط جمرۂ ا
قضا کی تو جائز ہے اور اگر نذر کی کسی شخص نے کہ حج پیدل کرے
کرے طواف زیارت تک اور بعد طواف زیارت کے جائز ہے اوسکا
سوار ہونا اور اگر ایک لونڈی کو خریدا اور وہ محرم تھی اپنے مالک کی اذن
سے تو جائز ہے خریدنیوالے کو کہ حلال کرے اوسکو اسطرح پر کہ بال اوسکے
کاٹے یا ناخون کترے پہر جماع کرے اوس سے اور یہ اولی ہے
اس سے کہ حلال کرے اوسکو ساتھ جماع کے اور اگر جماع سے حلال
کیا اوسکو تو درست ہے خدا کا شکر ہی کہ کتاب الحج بھی تمام ہوئی خدا
تعالی اسکو اپنے فضل سے قبول فرماوے آمین یارب العالمین

## تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ شرح وقایہ اردو حسب ایما سے جناب منشی محمد عنایت اللہ
صاحب مہتمم مساجد و وظائف ریاست بھوپال باہتمام امیدوار مغفرت
ایزد منان محمد ابو سعید خان خلف محمد عبد الرحمن خان مرحوم واقع مطبع نظامی
کانپور میں بفرمایش منشی رضا حسین خوشنویس تاجر کتب بھوپال کے مطبوع ہوا

### وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب
چھپی ہوئی مطبع نظامی واقع کانپور کی ہے
مہر اور دستخط صاحب مطبع کی آخیر میں ثبت کی گئی

Marfat.com

## فہرست مطالب خلاصہ شرح وقایہ اردو


| صفحہ | مطلب | صفحہ | مطلب |
|---|---|---|---|
| ۳ | وضو مین چار فرض ہین | ۳۴ | نفاس کے بیان مین |
| 〃 | سنت وضو مین چودہ ہین | 〃 | نجاستونکے بیان مین |
| 〃 | ناقض وضو کے بارہ ہین | ۳۵ | نجاست خفیفہ و غلیظہ کے بیان مین |
| ۶ | غسل مین تین فرض ہین | ۳۷ | استنجے کے بیان مین |
| ۷ | غسل مین پانچ سنتین ہین | 〃 | نماز کے وقتونکے بیان مین |
| ۸ | موجب غسل کے چار ہین | ۴۱ | نماز کی شرطونکے بیان مین |
| ۹ | بیان اوس پانیکا جس سے | ۴۲ | نماز کی صفت کے بیانمین |
| | وضو جائز ہی اور جس سے ناجائز ہے | ۴۷ | قرارت کے بیان مین |
| ۱۱ | پانی مستعمل کے بیان مین | ۴۸ | جماعت کے بیان مین |
| ۱۲ | دباغت کے بیان مین | ۵۰ | حدث بیچ نماز کے |
| ۱۳ | کوئین کے بیان مین | ۵۲ | مفسدات نماز کے بیان مین |
| ۱۴ | تیمم کے بیان مین | ۵۴ | مکروہات نماز کے بیان مین |
| ۲۲ | مسح موزہ کے بیان مین | ۵۶ | نماز وتر اور نوافل کے بیانمین |
| ۲۶ | پٹی پر مسح کرنیکے بیان مین | 〃 | نوافل کے بیان مین |
| ۲۸ | حیض کے بیان مین | ۵۸ | تراویح کے بیان مین |
| ۳۳ | استحاضہ کے بیان مین | 〃 | نماز کسوف خسوف استسقاکی بیانمین |


Marfat.com

| صفحہ | مطلب | صفحہ | مطلب |
|---|---|---|---|
| ۵۹ | فرض پانی کے بیان مین | ۹۰ | عاشر کے بیان مین |
| ۶۱ | قضا نمازنکے بیان مین | ۹۲ | رکاز کے بیان مین |
| ۶۳ | سجدہ سہو کے بیان مین | ؍؍ | زکوۃ خارج کے بیان مین |
| ۶۵ | بیمار کی نماز کے بیان مین | ۹۳ | مصارف کی زکوۃ کے بیان مین |
| ۶۶ | سجدۂ تلاوت کے بیانمین | ۹۴ | صدقہ فطر کے بیان مین |
| ۶۸ | مسافر کی نماز کے بیان مین | ۹۶ | کتاب الصوم |
| ۷۰ | جمعہ کی نماز کے بیان مین | ۹۸ | روزہ کے فاسد ہونیکے بیانمین |
| ۷۳ | عیدین کی نماز کے بیان مین | | اوراوسکی قضا اور کفارہ کے بیانمین |
| ۷۴ | خوف کی نماز کے بیان مین | ۱۰۰ | روزہ کے مکروہات کی بیانمین |
| ۷۵ | باب جنازہ کے احکام مین | ۱۰۴ | اعتکاف کے بیان مین |
| ۷۸ | شہید کے بیان مین | ۱۰۵ | کتاب الحج |
| ۸۰ | کعبہ مین نماز پڑھنے کے بیانمین | ۱۱۴ | قرآن اور تمتع کے بیانمین |
| ۸۱ | کتاب الزکوۃ | ۱۱۷ | جنایات کے بیان مین |
| ۸۳ | مالونکی زکوۃ کے بیانمین | ۱۲۳ | میقات سے آگے جانے مین |
| ۸۴ | اونٹونکی زکوۃ کا بیان | | بغیر احرام کے |
| ؍؍ | گائے بھینسونکی زکوۃ کا بیان | ۱۲۵ | احصار کے بیان مین |


تمت

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش منشی محمد عنایت اللہ صاحب مہتمم مساجد ریاست بھوپال

# خلاصۃ الفرائض

برای تعلیم ملازمان مساجد ریاست بھوپال باہتمام عاجز محمد ابو سعید عفی عنہ

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

Marfat.com